

Vol. I  
No. 14.

Thursday  
19th March, 1953.



## HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

### Official Report

#### CONTENTS

	PAGES
Starred Questions and Answers	977—984
Unstarred Questions and Answers	985—998
Business of the House	999—999
General Budget—Demands for Grants	994—1020



# THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Thursday, 19th March, 1953.

The House met at Five Minutes Past Five of the Clock.

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR].

## Starred Questions and Answers

Mr. Speaker : Let us proceed with questions.

### COLLECTION OF REVENUE IN OLD JAGIRS

\*139 (42) Smt. S. Laxmi Bai (Banswada) : Will the hon. Minister for Revenue be pleased to state :

(a) Whether it is a fact that the revenue is being collected at the old Jagir rates, in Nizampet, Chillergi, Sindoor villages of Banswada taluq, Nizamabad district ?

(b) If so, the reasons for not bringing the Jagir rates to the level of Diwani areas in spite of the amalgamation of the above villages ?

چیف منسٹر ( شری بی۔ رام کشن داؤ ) - آئے - ہاں -

بی - سوال میں جن مواضعات کا ذکر کیا گیا ہے وہ نواب شہاب جنگ کی جا گیر تھے جو پہلے تعلقہ بلا ریڈی میں شامل تھے - انضام جا گیرات کے بعد جب تھے تعلقوں کی گروپ بندی ہوئی تو انہیں بانسواڑہ تعلقہ میں شریک کیا گیا - اس میں کوئی شک نہیں کہ وہاں کے موجودہ روپنیوریش ( Revenue Rates ) زیادہ ہیں - جو روپنیوریش کے پڑے جیکہ یہ مواضعات تعلقہ بلا ریڈی میں شریک تھے وصول کئے جائے تھے وہی روپنیوریش آج یہ مواضعات بانسواڑہ میں شریک کئے جائے کے بعد بھی وصول کئے جا رہے ہیں - سالمانٹ کمشنر نے ان روپنیوریش کے موجودہ روپنیوریش کے لئے تحریک پیش کی ہے - انہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ خشک زیستی کے تحت سے جوسراہیل کلیسیفیکیشن ( Soil classification ) ہوا ہے وہ غلط ہے - بہ تحریک روپنیوریش کے پاس آچکی ہے - تحریک منظور توہو جاہیں گے - لیکن اس میں کچھ دیر لگے گے -

بھیلمتی سانگام لکھنؤیاڑی :- اب تک جو جیयادا وسول کیا گیا ہے کیا گلکنڈ بخسے کا اکھ کھیڑی ؟

شری بی - رام کشن راؤ - ایسا تو طریقہ نہیں - برلنے ریش کے لحاظ سے جو کچھ عمل ہوا ہے وہ تو ہو چکا - آئندہ جو ریش مقرر کئے جائینگے ان پر عمل ہو گا -

شری وی - ڈیسپانڈ میں - (ابا گوہا) - یہ تحریک گورنمنٹ کے پاس کب آئی؟

شری بی - رام کشن راؤ - مجھے تاریخ یاد نہیں - لیکن عنقریب (شائد ایک سہیں) ہی آئی ہے -

شری داجی شنکر (عادل آباد) - کیا لندن موضعات کے ریش میں کمی ہو گی؟

شری بی - رام کشن راؤ - نئے ریش میں کبھی ضرور کہ جائیگی - جو ریونیو یرانے ریش کے تحت وصول نیا گیا ہے اس میں اب نئے ریش کے تحت جو کمی ہوتے والی ہے اسکے تحت واس ٹھیں کیا جائیگا -

شری وی - ڈی - ڈیسپانڈ میں - سٹبلمنٹ (Settlement) کے بارے میں مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ باوجہ دار اکبر کے وہاں سٹبلمنٹ نہیں ہو رہا ہے -

شری بی - رام کشن راؤ - یہ صحیح نہیں ہے - سٹبلمنٹ کا کام شروع ہو چکا ہے جو مختلف اسٹیجس سے گذر رہا ہے - کہیں کاغذی کام کی تکمیل کی جا چکی ہے - کہیں پہاڑیں ہو رہی ہے وغیرہ - یہ تفصیلات میں نئے کبت موشنس اور اس سے قبل بجٹ پر جزو گسکشن کیم سسلہ میں عرض کی ہیں - میں اور زیادہ تفصیلات ہاؤں کے نیلی ہر رکھنے کے لئے تیار ہوں - آنریلی پیدر آف دی ایونیشن نے پیدر کا ذکر کیا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ وہاں بھی بہت سے موضعات کی حد تک اعلان ہو چکا ہے - شائد ۱۱ موضعات کی حد تک کام ہو چکا ہے اور دوسرے موضعات میں کام جاری ہے - غرض یہ کہ مختلف موضعات میں کام مختلف اسٹیجس پر ہے -

شری وی - ڈی - ڈیسپانڈ میں - سٹبلمنٹ کا ارڈر دینے کے بعد کام کی تکمیل کے لئے کتنی مدت درکار ہوتی ہے؟

شری بی - رام کشن راؤ - یہ بات ایثار کی تعداد اور وہاں کے حالات پر منحصر ہے - کام کی تکمیل کے لئے کبھی چھ سو ہفتے کبھی ایک یا دو سالہ بھی درکار ہوتے ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ پیدر میں ۸ - ۹ سو ہفتے سے کام ہو رہا ہے اور کچھ دیا موضعات کا کام ختم بھی کیا جا چکا ہے -

بڑی ایضاً جو راست گذرا ہے۔ (پرہمنی) : - کماں چیز میں اسٹبلمنٹ ساحاب یہ بڑا سکلتے ہیں کہ بڑے سے بڑے جیسا میں ۲۵ پرسنٹ ٹینپریٹر رکھ دیا گیا ہے۔

شری بی - رام کشن راؤ - ۲۰ فیصدی کا تمپری ریلیف (Temporary Relief) جن جن علاقوں کو حکومت نے دیا ہے وہاں پر وہ لاگو ہو چکا ہے -

بڑی ایضاً جو راست گذرا ہے۔ - کماں پورے کیسٹر کا پار مدارجیساٹ کے لیکے یہ بڑا سکلتا جاتا ہے۔

شری بی - رام کشن راؤ - حکوم حاضر علاقوں کی حملہ کے جہاں سنبھالتے - سب سے زندگی کے رسم رہا ہیں یہ عمل ہو رہا ہے - جن حلافوں کے پارے سب سے سس سے سفارس ہی کی وجہاں یہ عمل ہیں ہو رہا ہے -

شری نارائے راؤ نر سنگ راؤ - (ملولی) لما وحہ ہے کہ مرہٹاڑہ کے علاقوں میں تیری ریف اس دیا گا ہے ؟

شری بی - رام کشن راؤ - من نہیں حاصل کی آئیں میر کس ضلع سے معلوں معلومات چاہئے ہیں -

شری نارائے راؤ نر سنگ راؤ - صحیح نادیدھ ملکہ ..... .

*Mr. Speaker :* This question pertains to Nizamabad district. Let us proceed with the next question.

Shri Ch. Venkatram Rao—Question No. 140 (89).

†(Shri Ch. Venkatram Rao was not present in the House).

شری وی - ڈی - دشپاتھی ہے - سٹر اسیکرس - بس فل ہو گئی ہے اسے ہت سے آریل میرس دیر سے آنسکے - انکے آنے کے بعد موقع دیا جائے -

*Mr. Speaker :* We shall see afterwards. Next question.  
Shri G. Hanumantha Rao.

#### REVENUE IN JAGIR VILLAGES

\*141 (121) *Shri G. Hanumantha Rao (Mulug)* : Will the hon. Minister for Revenue be pleased to state :

(a) The maximum and minimum rates of Revenue assessment in the former Jagir villages ?

(b) Whether there is any difference between the assessment rates of Jagir villages and the adjacent Diwani villages ?

(c) Whether any reduction was effected in the land revenue rates at the time of or after the abolition of Jagirs ?

(d) Whether Government would review the whole position of revenue assessment of the former Jagir villages in the light of the compensation paid to the Jagirdars on the basis of their 'net income' ?

شری بی - رام کشن راؤ - اے - ریٹس حسب دیل ہیں -

خشک زمینات کے اپنے سیکنڈ ریٹس (Maximum Rates) ۰ روپے ۱۸ باغات روپیہ آنہ قری زمین ۳۱ روپیہ آنہ

†Answer to \*140 (89) under Unstarred Questions and Answers.

منیم ریشن ( ) خشکی ۱ روپیہ م آنہ Minimum Rates

باغات ۵ روپیہ -

تری ۱۰ روپیہ -

بی - ہاں ، فرق ہے جسکو دور کرنیکی حکومت کو شان ہے ۔ ۸۸۹۶ جاگیری موضعات ہیں جنکے متعلق عام طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ ریشن میں فرق ہے ۔ علاقہ دیوانی - اور جاگیرات کے ریشن یہ ہیں ۔

علاقہ دیوانی - خشک	منیم ریشن علاقہ دیوانی خشک
جاگیرات خشک	تری
علاقہ دیوانی باغات	باغات
جاگیرات باغات	باگات
علاقہ دیوانی تری	جاگیرات تری
جاگیرات تری	خشک
	منیم ریشن علاقہ جاگیرات خشک
	تری
	باگات
	باگات
	تری

ان تفصیلات سے ظاہر ہو گا کہ ریشن میں تفاوت ہے ۔ اور ریشن علاقہ جاگیرات کے مقابلہ میں علاقہ دیوانی میں کم ہیں ۔

میں سمجھتا ہوں کہ اسبارے میں کئی مرتبہ تفصیلات پیش کی جا چکی ہیں ۔ ابھی جیسا کہ میں نے ایک آنریل مسیر کے جواب میں عرض کیا ایک ضخیم واری تختہ ہاؤس کے ٹیبل پر رکھ دیا جائیگا تاکہ ضخیم واری تفصیلات آنریل مسیر کو معروف ہو سکیں ۔ مختصرًا جواب یہ ہے کہ ۸۸۹۶ موضعات کے منجھے ۳۱۱ میں موضعات میں میں دیوانی ریشن لاگو کر دئے گئے ہیں ۔ باقی ۵۳۸۱ موضعات میں ابھی لاگو کرنا ہے ۔

ڈی - میں نے اس جزو کا مطلب نہیں سمجھا ۔ اگر سوال کا منشا یہ ہے کہ جاگیر داروں کو جو کمپنیشن دیا جا رہا ہے وہ ریونینیو اسمنٹ کو پڑھا کر اسکے لحاظ سے دیا جا رہا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ایسا نہیں ہے ۔ ریونینیو اسمنٹ (Revenue Assessment) کو کم یا زیادہ نکلنے کا سوال یوں فرمائی

(Uniformity) اور اکوائیٹی (Equality) کے اصولوں پر مختص ہے ۔ وہ دوسری پنیادوں پر رکھا گیا ہے ۔ اس لئے اس کا کمپنیشن کئی بسیندھ (Sewind) نہیں ۔

شری وی۔ ڈی۔ دشپانڈے میں آریل جف مسٹر کے سوال کے آخری جزو کی جانب ہے، دلائ جو ہا ہوں کہ جاگیری مراقبات کے ریشن دیوانی کے مقابلہ میں دو سن گئے زیادہ ہیں۔ اس لحاظ سے کیا یہ مناسب نہیں تصور کیا جانا کہ ان جاگیری مراقبات کے جو معاوضے جاگیر داروں کو دئے جا رہے ہیں اون میں اسی مناسب سے کسی کی حاجت ہے؟

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ جاگیر داروں کی جو معاوضہ دیا جا رہا ہے اس کا کیا لکسیشن (Calculation) اس طرح کما گا ہے کہ انکم میں سے کچھ ارسٹچ کم کر کے ہی یہ معاوضہ دیا جا رہا ہے۔ اسلئے میں نہیں سمجھتا کہ محض اس وجہ سے کہ جاگیری مراقبات کے دھارے دیوانی سے زیادہ ہیں لہذا مزید کسی کی جانی جائز ہے۔ ایسا ہر سکا ہے یا کام کیز نک، یہ لیجسٹیشن (Legislation) کو چینچ کرنے کا معاملہ ہے۔

شری وی۔ ڈی۔ دشپانڈے۔ میرا کہنا یہ ہے کہ جو انکم جاگیر داروں کو مل رہی ہے اس میں کی تی جاسکتی ہے۔

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ جاگیرات بحال ہوتے ہو ایسا ہوسکتا تھا۔ اب یوں کیا گیا ہے کہ دس سالہ انکم جو آبکاری وغیرہ کے ساتھ میں نہیں اسکو ریڈیوس (Reduce) کر کے ملٹی پل (Multiple) بنانکر دیا گیا ہے۔ بعض جاگیرات پر فوج وغیرہ کے رکھنے کی ذمہ داری تھی۔ ایسے جاگیرات کو (۶۰) فیصدی کم دیا گیا ہے۔

شری ورکانٹ گوپال ریٹھی (سٹرچل)۔ کیا صرف خاص میں سٹمنٹ (Settlement) کیا گیا ہے؟ اگر کیا گیا ہے تو کن اصولوں پر کیا گیا ہے؟

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ سٹمنٹ ڈیارمنٹ کے ذریعہ دیوانی علاقوں میں جو قواعد جاری ہیں انکے لحاظ سے سٹلمنٹ کیا گیا ہے۔ اگر کوئی غلطی ہوئی ہے تو اسکی اصلاح ہوسکتی ہے۔

شی. رंगराव देशमुख (गंगाल्डे)۔—विस वक्त जागीरी भवाजियात में दिवानी के मुकाबले में जो जाविद मालगूजारी वसूल की जारही है असको क्यों कम नहीं किया जाता؟

*Mr. Speaker : This question has already been put.*

شری وی۔ ڈی۔ دشپانڈے۔ جاگیرات میں جو ریشن ہیں وہ دو تین گنا زیادہ ہیں۔ بعض مراقبات کو (۲۵) فیصد جو ریمبیشن (Remission) دیا گیا ہے پقیہ (۵۳۸۱) مراقبات کی حد تک یہی کیوں یہ نہیں دیا جاسکتا؟

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ ہر جگہ ۲۰ فیصدی کسی کرنے کی جو بھی یہ ہے، میں نہیں سمجھتا کہ یہ اون وقت مناسب ہے کیونکہ برا کلیکل (Practical)

طور ار یہ مسکن نہیں ہے۔ (۲۰) فصل دیہانزد میں اس کا عمل ہو چکا ہے۔ کام تیزی سے چل رہا ہے ایک آدمی میں سارے مواضعات میں ریٹن (Rates) یکسان ہو جائیں گے۔

شری وی۔ ڈی۔ دشپانڈے - کیا ایکوٹی (Equity) کے لحاظ سے گورنمنٹ یہ ضروری نہیں سمجھتی؟

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ ایک سال میں خود بخود ایکوٹی ہرجاتیگی۔

#### PREVENTION OF EVICTION OF TENANTS

\*142 (141) Shri G. Sree Ramulu (Manthani) : Will the hon. Chief Minister be pleased to state :

(a) The number of cases instituted under the 'Prevention of Eviction of Tenants Ordinance' in the State during the period of its operation ?

(b) The number of cases wherein the landlords were imprisoned or heavily fined ?

(c) The names of such landlords district-wise ?

شری بی رام کشن راؤ۔ اس سوال کے بین اجڑا ہیں۔ پہلے جزو کا جواب یہ ہے کہ بڑی بہت آف ایو کسمن آف ٹینٹس آرڈیننس (Tenants Ordinance) کے تحت ہوئے اسیٹ میں اسکی عمل آؤ۔ کیسے کے زمانے میں (۱۹۸۱) کیسے ہوئے۔

دوسرے جزو کا جواب یہ ہے کہ گلبرگہ ضلع میں ایک لینڈ لارڈ کو ایک ہزار روپیہ جرمانہ کیا گیا۔ کسی اور جگہ سزا نہیں دیگئی۔ جزو سی کا جواب یہ ہے کہ جن صاحب کو یہ جرمانہ کیا گیا ہے انکا نام راجندر ریڈی دیشکوہ ہے جو سرمه پلی تعلقہ تائبور ضلع گلبرگہ میں رہتے ہیں۔

#### WATER FOR IRRIGATION

\*143 (263) Shri G. Hanumantha Rao : Will the hon. Minister for Revenue be pleased to state :

(a) Whether it is a fact that under Ghanpuram, Laknavaram Tanks (Mulug taluk) water has been given for irrigation on 26th January 1953 instead of 1st week?

(b) How much tabi 'Tai Bandi' has been made under these tanks respectively?

(c) Is it not a fact that water is available under Laknavaram tank to irrigate 2,500 acres for Tabi ?

(d) If so, why less ' Tai Bandi ' has been made ?

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ جو فیکرس لکھنا ورم پراجکٹ کے بارے میں دریافت کئے گئے ہیں وہ لکھنے کے پاس سے ابھی وصول نہیں ہوئے ہیں۔ اگلے ہفتہ میں میں خاص طور پر اس سوال کا جواب دوں گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت تک لکھنے کے پاس سے جواب آجائیں گا۔

### FALLOW LANDS AT TUKARAM PROJECT

\*144 (264) Shri G. Hanumantha Rao : Will the hon. Minister for Revenue be pleased to state :

(a) Is it a fact that 10,000 acres of Government land is lying fallow at Tukaram Project in spite of the fact that it was highly recommended by the Agriculture, P.W.D. and Revenue Departments for Paddy cultivation ?

(b) If so, why ?

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ جزو (اے) کا جواب یہ ہے کہ یہ دس ہزار ایکڑ کا فیگر (Figure) صحیح نہیں ہے۔ چیف انجینئر نے جو تخمینہ کیا ہے صرف نین ہزار ایکڑ ہے۔ انہوں نے تخمینہ کیا ہے کہ اگر اس پراجکٹ کی تعمیر ہو جائے تو تین ہزار ایکڑ زمین پر آبی کلنٹیوشن (Cultivation) ہوسکتا ہے۔

جزو (بی) کا جواب یہ ہے کہ اس پراجکٹ کی تعمیر کے بعد جو تین ہزار ایکڑ زمین قابل کاشت بنائی جاسکتی ہے وہ مخصوصہ جنگل ہے اور ایسا ایریا ہے جو شکار کا کے نام سے موسم ہے۔ سرنشستہ جنگلات کی رائے یہ ہے کہ اس کو مخصوصہ سے خارج نہ کیا جانا چاہئے جیتکہ بی۔ ڈبیو۔ ڈی کی جانب سے کوئی سرو یہ نہ ہو جائے۔

شری وی۔ شی۔ دیشپانڈے۔ کیا یہ وٹ لینٹ (Wet land) نہیں بن سکتا؟

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ یہاں اس وقت پراجکٹ نہیں ہے۔ ایک پروپرٹی ہے کہ یہاں پراجکٹ بنایا جائے۔ چند لوگ ایسے ہیں جو قارخانے ہیں لور درخواستیں دیتے ہیں کہ یہاں پراجکٹ بنایا جائے۔ لیکن جب تک بی۔ ڈبیو۔ ڈی ایسکے چنانچہ نہ کر لے۔ یہ نہیں ہوسکتا۔

شری وی۔ شی۔ دیشپانڈے۔ کیا یہاں پراجکٹ بنائے کی کوئی اسکیم ہے؟

شری بی - رام کشن راؤ - پراجکٹ کے لئے جو تخمینہ کیا گیا ہے وہ بہت بڑا ہے اور خرچ سے نئے مقابلے میں اسکے فوائد انزے زیادہ نہیں ہیں - اسائے فی الحال کوئی اسکم نہیں ہے - جو آمدنی اسکے ذریعہ سے ہی سکتی ہے وہ اننی کم ہے کہ خرچ کے تناسب سے نوٹیفیک نہیں بیٹھتی -

شری بھی - ہنمٹ راؤ - کیا سروے کیا گیا ہے ؟

شری بی - رام کشن راؤ - تفصیلی سروے نہیں کیا گیا ہے -

شری بھی - ہنمٹ راؤ - تفصیلی سروے کب کیا جائیگا ؟

شری بی - رام کشن راؤ - یہ پی - ڈبلوون ڈی کے زیر غور ہے -

شری بھی - ہنمٹ راؤ - کیا فاؤجو ایر پلان ( Five-Year Plan ) میں اسکو شریک کیا گیا ہے -

شری بی - رام کشن راؤ - فائی ایر پلان میں اسکو نہیں رکھا گیا ہے -

ایک آنریبل مسبر - ریزرو فارسٹ ( Reserve Forest ) کو مخصوص سے نکالکر تری کاشت کے قابل بنایا جائے تو کہا براہے ؟ گوئیٹ کی بالیسی کیا ہے ؟

شری بی - رام کشن راؤ - یہ کوئی دور اندیشی کی بالیسی نہیں کہلاتی جائیگی اس طریقہ سے ملک کو مفاس بانا ہے - بصیرت موجودہ ملک میں جنگل کا پستیج خود کہم ہے - ملک کے لئے فارسٹ کی شدید ضرورت ہے - فارسٹ کی مزید توسعی پر غور کرنا چاہئے نہ کہ اسکو گھٹایا جائے -

( ) شری بھی - سری راملو - لیکن اریگیشن پوز ( Irrigation purpose ) کے لئے دینے میں کیا نقصان ہو سکتا ہے ؟ کیا متھنی میں ایسا کیا جاسکتا ہے ؟

شری بی - رام کشن راؤ - میں نے عرض کیا کہ جنگل ملک کی دولت ہے متھنی میں جو جنگل ہے اسکے نکڑے نکڑے کر کے اس میں قحط زدہ کاشتکاروں کو نہیں پسایا جاسکتا -

شری گنپت راؤ واگھاڑے ( دیگلور - محفوظ ) - کیا ان رقبوں کو جو جنگل نہیں ہیں اریگیشن میں تبدیل کیا جاسکتا ہے یا مخصوصہ میں شامل کیا جاسکتا ہے ؟

شری بی - رام کشن راؤ - آنریبل مسبر جس ضلع سے آئے ہیں وہاں فارسٹ موجود ہی نہیں ہے - گوئیٹ کی بالیسی تو یہ ہے کہ جن کے پاس زمین ہے این پسے حاصل کر کے اسکو فارسٹ میں شامل کیا جائے -

*Mr. Speaker : This is a hypothetical question.*

*Shri B. Ramakrishna Rao : That is why I have answered hypothetically.*

## Unstarred Questions And Answers

### TENANCY CASES

**\*140 (89) Shri Ch. Venkatram Rao (Karimnagar) :** Will the hon. Chief Minister be pleased to state :

(a) The number of tenancy cases which were brought to the notice of Tenancy Commission of Karimnagar, Jagtial and Sultanabad Taluks ?

(b) The number of cases settled and the number still pending ?

**Shri B. Ramakrishna Rao :** (a) The total number of cases upto the end of February, 1953 is 513.

(b) Out of 513 cases, 211 cases have been disposed of and the remaining 302 are still pending.

### CAR OF SALAR JUNG ESTATE

**\*145 (28) Shri Syed Hasan (Hyderabad City) :** Will the hon. Chief Minister be pleased to state :

(a) Whether it is a fact that the senior member of the Board of Revenue has kept a car belonging to the Salar Jung Estate for his personal use ?

(b) Whether it is not a fact that the same car is used by him when he goes on tour to districts in the capacity of the Civil Supply Commissioner and Member of the Board of Revenue ?

(c) If so, whether he returns one-fourth of the total mileage he receives as T.A. to the Estate as per rules ?

**Shri B. Ramakrishna Rao :** (a) yes.

(b) Government have been informed.

(c) There is no such rule in the Estate. He pays the running charges himself ; moreover he gets no remuneration for working as Chairman.

### SUPPLY OF CROCKERY TO STATE COUNSELLOR

**\*146 (281) Shri Syed Hasan :** Will the hon. Chief Minister be pleased to state :

(a) Whether it is a fact that rare and expensive crockery was given to the State Counsellor from the Estate of late Salar Jung at a nominal price ?

(b) If so, under whose direction this transaction was made ?

*Shri B. Ramakrishna Rao* : (a) No.

(b) In view of the above answer, the question does not arise.

#### TERMINATION OF TENANCY

\*147 (290) *Shri G. Sreeramulu* : Will the hon. Minister for Revenue be pleased to state :

(a) Whether and if so who issued orders to the Revenue Officers to keep in abeyance the disposal of "termination of Tenancy" cases instituted under Section 44 of the Tenancy Act of 1950 ?

(b) Whether Government is aware of the hardships caused to petty Pattedars by the above orders ?

(c) Under what authority or Rules such an order was issued ?

*Shri B. Ramakrishna Rao* : (a) At the instance of the Government the Senior Member, Board of Revenue, has issued instructions to keep in abeyance the disposal of "termination of Tenancy cases" instituted under Section 44 of the Tenancy Act of 1950.

(b) It cannot be denied that the above orders have caused hardships to petty Pattedars, but this step had to be taken as a temporary measure to stop the indiscriminate use of Section 44 of the Tenancy Act.

(c) This question does not arise as it was a matter of staying only which has now been considered under the amending Bill and suitable instructions will follow in view of the fact that there is no longer any necessity to continue staying of cases under Section 44.

#### GOONDAISM AT CHARMINAR FACTORY

\*148 (90) *Shri Ch. Venkatrama Rao* : Will the hon. Minister for Labour be pleased to state :

(a) Whether any incidents of 'Goondaism' occurred at Charminar Factory in the month of October or November 1952 ?

(b) If so, what steps did the Government take to protect the factory labourers ?

*The Minister for Commerce, Industries and Labour (Shri Vinayak Rao Vidyalankar) :* (a) It is a fact that there was trouble near the Charminar Factory in the month of November 1952. It is reported that during mid-day recess on 13-11-1952, some men crowded outside the gates and attempted to force their way into the factory compound. They are reported to have pelted stones at the workers who were leaving the factory at 4 p.m. as a result of which the workers received injuries.

(b) It was wholly a matter of law and order and not an industrial dispute in which the Labour Department could intervene.

#### COLLECTION OF JATRA RENT

\*149 (168) *Shri Shrihari (Kinwat)* : Will the hon. Minister for Local Self-Government be pleased to state :

(a) Whether it is a fact that Tahsildar of Kinwat collected Jatra rent at Mandwi in February 1952 but did not remit the amount to the District Board ?

(b) If so, what action has been taken in the matter ?

*The minister for Local Self Govt. and Labour Housing (Shri Anna Rao Ganamukhi) :* (a) This is a fact.

(b) The explanation of the Tahsildar has been called by the Collector, Adilabad, for keeping the amount in the Miscellaneous kirdi for such a long time.

#### SCARCITY OF DRINKING WATER IN BASMAT

\*150 (318) *Shri Bhagwanrao Boralkar (Basmat—General)* : Will the hon. Minister for Local Self-Government be pleased to state :

(a) Whether Government are aware of the scarcity of drinking water in Basmath taluka ?

(b) The number of applications received in this connection ?

(c) What steps have been taken by the Government in this regard ?

*Shri Annarao Ganamukhi :* (a) Government are aware of the scarcity of drinking water in Basmat taluka.

(b) No application has been received by this Department.

(c) A sum of Rs. 1,50,000 has been sanctioned from the balances of the District Board, Parbhani, for excavating new wells and deepening of the existing wells in Parbhani district including Basmat taluka.

#### ADVISORY BODIES

\*151 (206) *Shri L. K. Shroff (Raichur)*: Will the hon. Minister for Planning be pleased to state :

(a) Whether any Advisory Bodies have been constituted for enlisting public co-operation in executing the Community Projects ?

(b) If so, when were they formed and what are their functions ?

(c) How many times have these bodies met since their formation ?

(d) What are the recommendations of the Committee for the Munirabad Community Project ?

#### MINISTER FOR AGRICULTURE, SUPPLY, PLANNING AND LEGISLATURE.

(Dr. Chenna Reddy) : (a) Yes.

(b) They were formed in November, 1952.

The main function of the Project Advisory Committee is to offer aid and advise for the implementation of the objectives of the Community Projects.

(c) The Nizamsagar Project Advisory Committee met twice and the Project Advisory Committee, Mulug met once. The Tungabhadra Project Advisory Committee is to meet on 28th March, 1953.

(d) The question does not arise.

#### DISTRIBUTION OF LAND TO HARIJANS

52 (321) *Shri D. Ramaswamy (Nagarkarnool)*: Will the hon. Minister for Revenue be pleased to state :

The places and the respective districts where the 77,000 acres of land have been distributed among the Harijans under Laoni Special Rules.

*Shri B. Ramakrishna Rao* : A statement showing the places and the respective Districts where the 77,000 acres of land have been distributed among the Harijans under Special Laoni Rules is appended.

STARRED QUESTION No. 321

Srl. No.	Name of the District	Land distributed under Special Laoni Rules	Places
1	2	3	4
<i>Acres      Guntas</i>			
1. Nizamabad	..	1121      0	
2. Nanded ..	..	5531      10	
3. Nalgonda	..	2201      10	Nalgonda, Devarkonda, Miryalguda, Huzurnagar, Suryapeth, Jangaon, Bhongir, Ramannapeth.
4. Khammam	..	1379      18	Madhira
		982      2	Borgampahad
		480      38	Yellandu
		775      7	Khammam
Total	..	3617      25	
5. Bidar ..	..	169      39	
6. Parbhani ..	..	176      2	Gangakhed
		4445      0	Jintur
		143      0	Partur
		78      0	Hingoli
		458      0	Kalamnuri
		439      0	Basmath
Total	..	5789      2	
7. Adilabad ..	..	2048      0	
8. Aurangabad	..	5142      0	
9. Hyderabad	..	1165      18	Hyderabad, Medchal, Shahabad, Ibrahimpatnam
10. Mahbubnagar	..	738      0	Wanparthi Taluq
		1609      0	Mahbubnagar "
		51      0	Pargi "
		518      0	Achampeth "
		180      0	Kalvakurthi "
		128      0	Nagarkurnool "
		1831      0	Shadnagar "
Total	..	4550      0	

990 . 19th March, 1953. Unstarred Questions and Answers  
 Statement showing the distribution of Land to Harijans under Special Laoni—(Contd.)

Srl. No.	Name of the District	Land distributed under Special Laoni Rules	Places
1	2	3	4
11.	Medak ..	4988	6
12.	Raichur ..	285 206 10 13	Gadwal Alampur Devdurg Lingsugur
	Total ..	466	5
13.	Bhir ..	337	35
14.	Osmanabad ..	407	0
15.	Gulbarga ..	2443	2 Chitapur & Yadgir Taluqas.
16.	Warangal ..	1138 1358 421 734	Mahbubabad Warangal Mulug Pakhala
	Total ..	8652	84
17.	Karimnagar ..	459 285 339 824 255 825 24	Karimnagar Taluq Sultanabad .. Jagtial .. Sircilla .. Huzurabad .. Manthani .. Parkal ..
	Total ..	8014	24

REJECTION OF NOMINATION PAPERS

58 (24) *Shri Ch. Venkatrama Rao* : Will the hon. Minister for Local Government be pleased to state :

Whether it is a fact that the nomination papers of P.D.F. candidates for Municipal Elections were rejected on the ground that they were Ms. L. A. ?

*Shri Anna Rao Ganamukhi*: The nomination papers of certain Ms. L. A. who were candidates for the Municipal Elections at Nalgonda were rejected by the Returning Officer because they were in receipt of salaries.

*Statement showing the Strength of the Officers who know Telugu*

---

Sl. No.	Name of the Officer	Telugu Read	Telugu Write	Telugu Speak
1.	Shri Fiaz Hussain, Director, Social Service Department ..	Yes	Yes	Yes
2.	Shri Khaja Mahbub Hussain, Dy. Director ..	No	No	Yes
3.	Shri Babu Rao Varma, Asst. Director ..	Yes	Yes	Yes
4.	Shri Anant Rao Bodhankar, Spl. Social Service Officer, Nalgonda ..	No	No	Yes
5.	Shri Chalapathi Rao, Social Service Officer, Nizamabad ..	Yes	Yes	Yes
6.	Shri Gulam Mujhaba Khan, Social Service Officer, Burgumpahad ..	Yes	Yes	Yes
7.	Shri Raghavendar Rao Desai, Social Service Officer, Raichur ..	No	No	No
8.	Shri Prem Raj Mathur, Spl. Social Service Officer, Hyderabad ..	No	No	Yes
9.	Shri Anand Rao, Social Service Officer, Medak ..	Yes	Yes	Yes
10.	Shri F. J. Mehta, Spl. Social Service Officer, Adilabad ..	Yes	Yes	Yes
11.	Shri M. A. Hadi, Social Service Officer, Aurangabad ..	No	No	No
12.	Shri F. A. Ansari, Spl. Social Service Officer, Mananur ..	No	No	Yes
13.	Shri S. B. Jogalkar, Social Service Officer, Asifabad ..	No	No	Yes

---

Sl. No.	Names of the Officer	Telugu Read	Write	Speak
14.	Shri F. A. Faizi, Spl. Social Service Officer, Karimnagar .. ..	No	No	No
15.	Shri Anant Rao, Social Service Officer, Osmanabad .. ..	Yes	Yes	Yes
16.	Shri Syed Hashim Ali, Spl. Social Service Officer, Yellandu .. ..	No	No	Yes
17.	Shri Kamala Manohar Rao, Special Social Service Officer, Warangal .. ..	Yes	Yes	Yes

#### MEMBERS IN PLANNING COMMITTEES

54 (25) *Shri Ch. Venkatrama Rao* : Will the hon. Minister for Planning be pleased to state :

(a) The percentage of members belonging to parties other than the Congress Party in the Planning Committee of each District ?

(b) The member of meetings held by these Committees in each district ?

(c) The schemes proposed by them and those accepted by the Government so far ?

*Dr. Chenna Reddy* : (a) The nominations on the Committee are not done on party basis. The question of percentage does not therefore arise.

(b) The number of meetings held by the various District Planning Committees are as under :

1.	Nizamabad	1
2.	Mahbubnagar	3
3.	Medak	3
4.	Adilabad	1
5.	Nalgonda	7
6.	Karimnagar	1

7.	Warangal	4
8.	Hyderabad	3
9.	Osmanabad	2
10.	Bhir	2
11.	Parbhani	4
12.	Gulbarga	3
13.	Raichur	2
14.	Bidar	Nil
15.	Nanded	Nil
16.	Aurangabad	Nil

(c) Because of the immediate necessity of having a plan in response to Government of India's letter in April it was not possible to consult the District Planning Committees and therefore the plans were approved by the Planning Board, itself subdivided into Sub-Committees, on which Districts were represented. The District-wise distribution of the plan is now being made and they will be sent to the District Planning Committees who will fix up all priorities.

#### TELUGU KNOWING GAZETTED OFFICERS IN SOCIAL SERVICE DEPARTMENT

55 (28) *Shri Ch. Venkatrama Rao* : Will the hon. Minister for Social Service be pleased to state :

(a) the Number of Telugu knowing Gazetted Officers in the Social Service Department ?

(b) Whether it is a fact that officer in-charge of Karimnagar district does not know the local language ?

*The Minister for Social Service (Shri Shanker Dev)* : (a) The number of Telugu knowing Gazetted Officers in the Social Service Department is 14. Statement giving the names of those who can read, write and speak in Telugu is placed on the table of the House.

(b) Yes, it is a fact.

#### **Business of the House**

*Mr. Speaker* : Before taking up the motion for Demands, I would like to read out the letter received from the Rajpramukh :

" I receive with great satisfaction the expression of thanks by the Members of the Assembly for the address I delivered to them on 2nd March, 1953 ",

شری سید حسن - میں اس چیز پر انسٹ (Insist) تو کرنا نہیں چاہتا۔ لیکن یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ نوجہ کر دس منٹ سے اجلاس سروغ کیا گیا۔ اس لئے ہورا آدھا گھنٹہ سوالات کے لئے ملنا چاہئے۔ جتاب والا ملاحظہ فرماسکتے ہیں کہ (۲۰) منٹ کے عرصہ میں کتنے سوالات ہوسکرے ہیں۔

(Pause)

مسٹر اسپیکر - دوسرے بھی اہم کام ہیں۔ اس لئے سوالات کا وقف ختم ہو جائے تو اچھا ہے۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - اگر پانچ منٹ اور دے دئے جائیں تو مناسب ہو گا۔

مسٹر اسپیکر - مجھے ٹائم دینے میں کوئی عذر تو نہیں۔ لیکن دوسرے بھی کام ہیں جنہیں مقررہ ٹائم کے اندر ختم کرنا ہے۔

### General Budget—Demands for Grants

*Mr. Speaker :* Now, let us proceed with the motion for Demands of the Minister for Excise.

منسٹر فار ایکسائز فارسٹس اینڈ کسلمس (شری وینکٹ رنگاریڈی) - میں تحریک کرتا ہوں کہ مطالبہ نمبر (۳) آنکاری کی باتہ مبلغ (۸۸۰۰۰) روپیہ راج پر مکوہ کے نام اون مدت کے اخراجات کے لئے جو ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۵۴ کے ختم ہونے سے پہلے لاحق ہونے ضروری ہیں منظور کئے جائیں۔ اس مطالبہ کو راج پر مکوہ کی مفارش حاصل ہے۔

*Mr. Speaker :* Motion moved:

"That a sum not exceeding Rs. 78,80,000 under Demand No. 3 (State Excise Duties) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh".

شری وینکٹ رنگاریڈی - میں تحریک کرتا ہوں کہ مطالبہ نمبر (۴) استامپس کی باتہ (۳۲۸۰۰) روپیہ راج پر مکوہ کے نام اون مدت کے اخراجات کے لئے جو ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۵۴ کے ختم ہونے سے پہلے ادا ہوئے چاہیں منظور کئے جائیں۔ اس مطالبہ کو راج پر مکوہ کی مفارش حاصل ہے۔

*Mr. Speaker :* Motion moved:

"That a sum not exceeding Rs. 3,28,000 under Demand No. 4 (Stamps) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh".

*General Budget—Demands for Grants* 19th March, 1955. ۱۰۶۳

شری وینکٹ رنگاریڈی۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ مطالبہ نمبر (۵) جنگلات کی پیسے ۳۴,۸۸,۰۰۰ روپیہ راج سریکھ کے نام اون مدت کے اخراجات کے لئے جو ۳۱ ماچ سنہ ۱۹۵۴ کے حتم ہونے سے بھی ادا ہونے ضروری ہیں منظور کئے جائیں۔ اس مطالبہ کو راج سریکھ کی سفارش حاصل ہے۔

*Mr. Speaker :* Motion moved :

“That a sum not exceeding Rs. 34,88,000 under Demand No. 5 (Forest) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh”.

شری وینکٹ رنگاریڈی۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ مطالبہ نمبر (۶) رجسٹریشن کی باہم (۴,۲۴,۰۰۰ روپیہ راج سریکھ کے نام اون مدت کے اخراجات کے لئے جو ۳۱ ماچ سنہ ۱۹۵۴ کے حتم ہونے سے پہلے ادا ہونے ضروری ہیں منظور کئے جائیں۔ اس مطالبہ کو راج سریکھ کی سفارش حاصل ہے۔

*Mr. Speaker :* Motion moved :

“That a sum not exceeding Rs. 4,24,000 under Demand No. 6 (Registration) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh”.

شری وینکٹ رنگاریڈی۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ مطالبہ نمبر (۹) کروڑ گیری کی باہم مبلغ (۳۹,۸۶,۰۰۰ روپیہ راج پرمکھ کے نام اون مدت کے اخراجات کے لئے جو ۳۱ ماچ سنہ ۱۹۵۴ کے حتم ہونے سے پہلے ادا ہونے ضروری ہیں منظور کئے جائیں۔ اس مطالبہ کو راج پرمکھ کی منظوری حاصل ہے۔

*Mr. Speaker :* Motion moved :

“That a sum not exceeding Rs. 39,86,800 under Demand No. 9 (Inter State Transit Duties) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh”.

**DEMAND NO. 3 (HEAD OF ACCOUNT 8)—STATE EXCISE DUTIES, RS. 78,80,000.**

**LACK OF PROPER SUPERINTENDENCE OVER STATE EXCISE DUTIES**

*Shri Ankush Rao Ghare (Partur) :* Sir I beg to move :

“That the Grant under Demand No. 3 be reduced by Rs. 100.”

996 19th March, 1958. General Budget—Demands for Grants

*Mr. Speaker* : Motion moved :

“ That the Grant under Demand No. 3 be reduced by Rs. 100.”

‘THE TREE-TO-TAPPER SCHEME’ AND EXCISE DUTIES

*Shri G. Sreeramulu* : Sir, I beg to move :

“ That the Grant under Demand No. 3 be reduced by Rs. 100.”

*Mr. Speaker* : Motion moved :

“ That the Grant under Demand No. 3 be reduced by Rs. 100.”

NON-IMPLEMENTATION OF “TREE-TO-TAPPER SCHEME”

*Shri M. Buchiah (Sirpur)* : Sir, I beg to move :

“ That the Grant under Demand No. 3 be reduced by Rs. 100.”

*Mr. Speaker* : It is practically the same as Shri Sreeramulu’s cut motion.

*Shri M. Buchiah* : I do not know what he means by ‘The tree-to-the-tapper Scheme.’ I feel that the Government failed to implement the scheme.

*Mr. Speaker* : He must also feel the same.

*Shri G. Sreeramulu* : The non-implementation of the scheme is too well known to the people.

*Mr. Speaker* : This cut motion need not be put to vote.

DEPLORABLE LIVING CONDITIONS OF THE TODDY TAPPERS

*Shri M. Buchiah* : Sir, I beg to move :

“ That the Grant under Demand No. 3 be reduced by Rs. 100.”

*Mr. Speaker* : Motion moved :

“ That the Grant under Demand No. 3 be reduced by Rs. 100.”

POLICY REGARDING AUCTIONS

*Shri Mohd. Abdul Rahman (Malakpet)* : Sir, I beg to move :

“ That the Grant under Demand No. 3 be reduced by Rs. 100.”

*Mr. Speaker* : Motion moved :

“ That the Grant under Demand No. 3 be reduced by Rs. 100.”

CORRUPTION IN EXCISE DEPARTMENT

*Shri P. Vasudev (Gajwel)* : Sir, I beg to move :

“ That the Grant under Demand No. 3 be reduced by Rs. 100.”

*Mr. Speaker* : Motion moved :

“ That the Grant under Demand No. 3 be reduced by Rs. 100.”

EXCISE ADMINISTRATION IN NALGONDA DISTRICT

*Shri B. Dharmabiksham (Suryapet—General)* : Sir, I beg to move :

“ That the Grant under Demand No. 3 be reduced by Rs. 100.”

*Mr. Speaker* : Motion moved :

“ That the Grant under Demand No. 3 be reduced by Rs. 100.”

CONTRACT SYSTEM IN EXCISE DEPARTMENT

*Shri K. Venkatrama Rao (Chennakondur)* : Sir, I beg to move :

“ That the Grant under Demand No. 3 be reduced by Rs. 100.”

*Mr. Speaker* : Motion moved :

“ That the Grant under Demand No. 3 be reduced by Rs. 100.”

998 19th March, 1953. General Budget—Demands for Grants  
ADULTERATION AND POISONOUS DRUGGING OF TODDY AND LIQUORS

*Shri K. Ananth Reddy (Balkonda)* : Sir, I beg to move :

“That the Grant under Demand No. 3 be reduced by Rs. 100.”

*Mr. Speaker* : Motion moved :

“That the Grant under Demand No. 3 be reduced by Rs. 100.”

DEMAND NO. 4 (HEAD OF ACCOUNT 9)—STAMPS—Rs. 3,28,000

LACK OF SUPERINTENDENCE IN THE STAMPS DEPARTMENT

*Shri Ankushrao Ghare* : Sir, I beg to move :

“That the Grant under Demand No. 4 be reduced by Rs. 100.”

*Mr. Speaker* : Motion moved :

“That the Grant under Demand No. 4 be reduced by Rs. 100.”

DEMAND NO. 5 (HEAD OF ACCOUNT 10) —FOREST—  
Rs. 34,88,000

INEFFICIENCY AND CORRUPTION IN THE FOREST DEPARTMENT  
IN NIRMAL TALUK

شری کوپی ڈی گنگاریلی (نرمل - عام) - میں ڈیعنال نمبر (۵) پر یہ کٹ سوشن پیش کرتا ہوں کہ مبلغ (۳۴۸۸۰۰۰) کے مطابق آبکاری میں (۲۰۰) روپیہ کی کمی کی جائے۔ کیونکہ میں نرمل تعلقہ کے صینہ جنگلات کی نااملتی اور خرابی پر بھت کرونا۔

*Mr. Speaker* : Motion moved :

“That the Grant under Demand No. 5 be reduced by Rs. 200.”

WORKING OF FOREST DEPARTMENT IN WARANGAL DISTRICT

*Shri K. L. Narsimha Rao (Aland—General)* : Sir, I beg to move :

“That the Grant under Demand No. 5 be reduced by Rs. 100.”

*General Budget—Demands for Grants* 19th March, 1953. . 999

*Mr. Speaker* : Motion moved :

“That the Grant under Demand No. 5 be reduced by Rs. 100.”

POLICY OF PROVIDING FACILITIES TO THE PEASANTS REGARDING FOREST PRODUCTS

*Shri B. Krishniah (Khammam—General)* : Sir, I beg to move :

“That the Grant under Demand No. 5 be reduced by Rs. 100.”

*Mr. Speaker* : Motion moved :

“That the Grant under Demand No. 5 be reduced by Rs. 100.”

WASTAGE OF FOREST WEALTH OF THE STATE

*Shri G. Sreeramulu* : Sir, I beg to move :

“That the Grant under Demand No. 5 be reduced by Rs. 100.” \*

*Mr. Speaker* : Motion moved :

“That the Grant under Demand No. 5 be reduced by Rs. 100.”

AFFORESTATION IN ADILABAD DISTRICT

*Shri Daji Shankar Rao* : Sir, I beg to move :

“That the Grant under Demand No. 5 be reduced by Rs. 100.”

*Mr. Speaker* : Motion moved :

“That the Grant under Demand No. 5 be reduced by Rs. 100.”

RESUMPTION OF FOREST LAND GIVEN FOR CULTIVATION

*Shri P. Vasudev* : Sir, I beg to move .

“That the Grant under Demand No. 5 be reduced by Rs. 100.”

1000 · 19th March, 1953. General Budget—Demands for Grants

*Mr. Speaker :* Motion moved :

“That the Grant under Demand No. 5 be reduced by Rs. 100.”

#### MALPRACTICES OF FOREST RANGERS

*Shri K. Ananth Reddy :* I beg to move :

“That the Grant under Demand No. 5 be reduced by Rs. 100.”

*Mr. Speaker :* Motion moved :

“That the Grant under Demand No. 5 be reduced by Rs. 100.”

#### HEAVY RISE IN ESTABLISHMENT CHARGES OF FOREST DEPT.

*Shri Ankushrao Ghare :* I beg to move :

“That the Grant under Demand No. 5 be reduced by Rs. 100.”

*Mr. Speaker :* Motion moved :

“That the Grant under Demand No. 5 be reduced by Rs. 100.”

#### CURRUPTION IN THE DEPARTMENT

*Shri Gopidi Ganga Reddy :* I beg to move :

“That the Grant under Demand No. 5 be reduced by Rs. 100.”

*Mr. Speaker :* Motion moved :

“That the Grant under Demand No. 5 be reduced by Rs. 100.”

#### DEMAND NO. 9—RS. 39,86,800—INTER STATE TRANSIT DUTIES ABOLITION OF EXPORT DUTY

*Shri Udhavrao Patil (Osmanabad-General) :* I beg to move :

“That the Grant under Demand No. 9 be reduced by Rs. 100.”

*General Budget—Demands for Grants 19th March, 1953. 1001*

*Mr. Speaker :* Motion moved :

“That the Grant under Demand No. 9 be reduced by Rs. 100.”

#### RETRENCHMENT IN CUSTOMS DEPARTMENT

*Shri V. D. Deshpande :* I beg to move :

“That the Grant under Demand No. 9 be reduced by Rs. 100.”

*Mr. Speaker :* Motion moved :

“That the Grant under Demand No. 9 be reduced by Rs. 100.”

Now we shall take up general discussion on these demands. I would like to find out from the House whether we should work without break till 12 noon or whether we should adjourn for half an hour.

*Dr. Chenna Reddy :* We would like to sit continuously till 12 noon, Sir.

*Shri V.D. Deshpande :* We have no objection to sit continuously till 12 noon.

*Mr. Speaker :* All right, we can work till 12 noon.

*Shri Annajirao Gavane :* We may have a recess for half an hour, Sir and sit till 12 or 12-30 as required.

*Shri V.D. Deshpande :* That would be better, Sir.

*Mr. Speaker :* We will adjourn for a recess at 11 and continue till 12-30 or more.

*Mr. Speaker :* Shri Krishniah.

*Shri G. Sriramulu :* There seems to be a change in the method of catching the eye of the Speaker, Sir.

*Mr. Speaker :* The change is because of the complaint that was made by some Members to the effect that they do not get any opportunity to speak. Of course, I found that this is true. I may be wrong in some cases and so I want to give opportunity for those persons who did not have occasions so far to speak. Shri Krishniah.

శ్రీ బి. కృష్ణర్థా:  
మిస్టర్ స్పీకర్, సర్,

నేను అడవులలో ఉన్నటువంటి కలప, లేక రైతులకు అవసరమైన నటువంటి వస్తువుల నిమిత్తం రైతులకు ఎంతవరకు సౌకర్యాలు ప్రభుత్వం కలిగిస్తోందో దానిమాద మాటల్లడుతాను.

అభివీక్షగ్రగొ ఉండేటటువంటి రైతులు అడవులోనుంచి కలప, వ్యవసాయ పనిమట్లకు అవసరమైన నటువంటిదే, తెచ్చుకొనుటకు ప్రభుత్వం అనుమతించిది. కానీ అవి స్క్రమంగా రైతులకు అక్కడ దౌరుకున్నాయా అంటే అక్కడ వున్నటువంటి అధికారులు, చోకేదార్లు వాటిని రైతులకు దౌరుకిన్నాయి చేస్తున్నారు. లంచాలు ఇంజన్వారికి మాత్రమే అడవులలో ఉన్న వ్యవసాయ పనిమట్లకు దౌరుకుతంటాయి. లంచములు ఇష్టిలేని వారు మాత్రం అడవులనుంచి ఏ విధమైన వస్తువులు తెచ్చుకొనుటకు వీలు లేదు.

అడవిప్రక్రస్త వ్యవసాయముచేనే రైతుల పశువులు అడవిలోకి ఒక అడుగు అవతలకు వెళ్లిపే పట్టుకొని జింపానాలు వసూలు చేయడం జరుగుతోంది. అయితే ఈ మధ్యన ఖమ్మం ఆ ప్రాంతాలలో వర్షాలు లేక, పంటలు పండక, ప్రజలు తిండానికి తిండి, కట్టడానికి గుడ్డలేక, ఏరకమైన కాలి పసులు లేకండా బాధలు పడుతున్న రోజుల్లో అడవినుంచి ఎండు కట్టెలు కొట్టితేనీ అమ్ముక తిండానికి కూడా అవకాశము లేకపోయింది. అధికారుల వద్ద కు రౌయచారం వెళ్లినా ప్రజలకు సౌకర్యములు కలిగించ లేదు. ఒక కావిడి కట్టెలు ఖమ్మం తీసుకు వచ్చినట్లయితే ఫారెస్ట్ డిపార్ట్మెంటు (**Forest Department**) వారు ఉన్నట్లు కొని కావిడిని కట్టెలలో సహార్సీనుకొని వీరగ గొట్టడం, బంధుబాతులు తీట్టి పండం జరుగుతోంది. ఒకమైపు తిండిలేక బాధమటలూ ఇంకా కమైపున కష్టపడి కొట్టి తెచ్చుకొన్న కట్టెలను అమ్ముకొని ఆ ఘరీటాన్ని పొందలేక పోతున్నారు. ఎన్నిసార్లు అధికారులలో చెప్పినా కనిసము అడవులలో ఎండి కాలిపోయిన చేట్లు కట్టెలను అక్కడ రైతాంగము, ప్రజలు వాడుకొనేందుకు నోచుకోలేక పోయారు. ఆ విధంగా అడవులలోని కట్టెలు కొట్టి తెచ్చు కొనేందుకు వీతెలుకుండా పోతోంది.

అడవిప్రక్రస్త ఉన్న గొట్లలు, వాళ్ళ మేలకలను గాని గొట్టెలను గాని అడవులలో పడకపోయినా సరే చోకేదార్లు వాళ్ళాన్ని, లంచాలు కాశేయుటకు అవి అడవులలోకి పోకముందే వాటిని లోలుకు రొపడం, అడవులలోకి పోయాయని జార్కెనాలు చేయడం చేసారు. ఇటువంటి విషయాలు అధికార్డకు చెప్పికున్నా మాటలిని పరిస్థితిల్లో లేదు. చోకేదార్లు చెప్పినది మాత్రమే వింటారు రైతులు చెచితే వినే పరిస్థితిలో ఎవరూ లేదు. ఖమ్మం తొలూకాలో కొందరు రైతులు అడవికివెళ్లి ఉఱ్ఱుఇన్ని కొనుకుట్టు కలపను ఖమ్మం వచ్చిన తరువాత పట్టుకొన్నారు. వారిని ఆక్కడ ఒక రాత్రి ఉంచారు. ఎల్లం చెప్పినా చోకేదార్లు విడువము అని ఆక్కడ వుంచుట జరిగింది. ఒక రోజుల్లో ఖమ్మంలో ఉంచి పశువులకు మేత లేక పోయినా, వాళ్ళకు తిండిలేక పోయినా ఉంచి అప్పి పెట్టారు. ఈ ఆటపీ వాళ్ల ఉండ్రైస్టులు ప్రజలకు తీవ్ర పష్టున్నారు. అక్కడ ఉన్నటువంటి రైతాంగానికి ఏ మాత్రం సహాయం చేయట లేదు. కాబట్టి నేను ఈ అటపీవాళ్ల మాత్రాగార్డిని కోరేటిమిటంటే అక్కడ ఉన్నటువంటి రైతాంగానికి వ్యాప్తి సౌకర్యాలు కలిగించాలని అచ్చి వీళ్లితే స్వవసాయ పనిమట్లకు ఉన్నాయా వాటిని రైతులకు ఉంచితముగా అథవినుంచి ఉఱ్ఱుకు అప్పిటాము కల్పించాలని కోరుతున్నాను.

## General Budget—Demands for Grants 11th March, 1953 రూపాలు

వర్షాలు తేనిరోజుల్లో అడవులలో గడ్డి వొచుకుచుద్ద. అడవులలో చెట్లు నీడవ గడ్డి పెరుగుతుంది. ఉదపి ప్రకృతి మార్కులైతా ద్వారా వ్యాపారాలలో మేఘకొనుటకు వెళ్లితే, మేఘకోనిప్పుడు లేదు. ఆక్రూడ్ కరువు పంచమిలు స్వార్థాను అపోరశాఖా మంత్రి గారుకూడా పర్యాటన చేశారు.

రైతాంగం పశువులను అడవులలో మేఘకొనుటకు పెళ్లితే వాటిపి సుధుకోడ్ ఉండుకాఫి డిద్యోగులు వాటి మిాద జిర్మానాలు పేకారు అటవీశాఖ ముంగారీని ఉండిక్కుండా ఉప్పు దైతులను పూర్తి సౌకర్యాలు కలిగీంచాలని, ఆక్రూడ్ వుస్తు కోయిలు, ఉపాట్ కాచుసా, ఒవ్వులు పశువులను మేఘకోనిప్పాలని, ఆక్రూడున్న రైతాంగానికి అడవులనుండి కట్టులు కొట్టి తెచ్చి కోవడానికి అవకాశాలు కల్పించాలని కోరుతున్నాము.

పోలీసు యాక్టును ( Police Action ) తరువాత పీపోబిలీస్ సెంటర్లు ( Rehabilitation Centres ) ఏత్తుతే పెట్టురో ఆ సెంటర్లనుండి ప్రజలు తిరిగి వారీ ఇండ్స్క్రూక్ వెళ్లుతున్నారు. వాళ్ళకు ఇఱ్పు కట్టుకొనుటకు కలవ దొరుకు లేదు. అడవిలోనుంచి తెచ్చుకుంచే జిర్మానా విధిస్తున్నారు. ఏదో విధంగా చిన్న చిన్న పంది గుడిసెలు మేఘకొని వాళ్ళ జీవిస్తున్నారు. ఈ విషయాలన్నీ ఇంతకు మందే ప్రభుత్వ దృష్టికి తీసుక వచ్చారు. ప్రభుత్వానికి చీచిన మేమోరాండులలో ఆ విషయాలన్నీ ఉన్నాయి. కానీ వాటికి ఏ విధమైనటువంటి సమాధానం ఇంతవరకు చెప్పులేదు. అడవినంచి నేనొరకూడా తీయడానికి అవకాశాలు లేవు. వేరేనార వారికి లేదు. పశువులను కట్టుడానికి, ఇఱ్పు కట్టుకొనుటకు, వ్యవసాయము సాగించడానికి నార చాలా అవసరం. ఆ నారను కూడా తీయడానికి అవకాశం లేకుండా చేశారు కొబట్టి నార, గడ్డి, ఇఱ్పు కట్టుకొనుటకు కలపను ఉచితముగా ఆక్రూడ్ రైతాంగం తెచ్చుకొనుటకు అవకాశాలు కల్పించాలని కోరుతూ ఇంతటితో విరిస్తున్నాను.

**శ్రీ పెండిం వాసవేం :**

అధ్యక్ష మహాశయా,

ఇప్పుడు ఆబ్బూరీ, అటవీశాఖలు రెండింటిమిాద తీర్మానాలు ప్రవేశపెట్టాను. నేను నిన్న జరిగిన చర్చలో చెప్పాను. ఆక్రూడ్ ప్రతిపత్త సభ్యులు మైట్రీనా సాచనలు చేసినట్టుయితే “ఆదీ ప్రతిపత్తం వారికి ఆలవాటు, ఆ విధంగానే చెప్పుచుండెదరు” అని ప్రభుత్వపత్రంవారు ప్రథమటించారు. ఆపిధంగా కొకుండా గౌరవ సభ్యులు చెప్పే ప్రతి విషయం ఆలోచించి మంత్రిగారు వాటిష్టులుగు వర్ష తీసుకోవాలని కోరుతున్నాను.

ఈ ఆబ్బూరీశాఖ విషయంలో ఇక్కడున్న గౌరవ సభ్యులందరికొన్న ఆబ్బూరీ మంత్రిగారీకి ఎక్కువ తెలుసు. ఇంఫెరాక్షన్ వీరు మామ్మలు వచ్చేవారు. ఈ శాఖలో ఉండే డిద్యోగ బృందము యొక్క లంచగాండికపం వారికి బాగా తెలుసు, మంచి అనుభవం ఉన్నది. అటువంటివారు ఇప్పుడు ఈ శాఖను చూస్తున్నారు కొబట్టి అందులోని అన్నాయాన్ని, అక్కాయాన్ని తొలగించి క్రిందినంచి పైవరకు వున్న లంచగాండి తనాన్ని నిర్మాలిస్తారని ఆచిస్తున్నాను.

మంత్రిగారు సెలవిచ్చిన ప్రకారం నలగొండ జిల్లాలో నెంబర్లు లేకుండా గీయబడే చెట్లు 3 లక్షలకు పైగా ఉన్నాయిన్నారు. భువనగిరిలో 44 వేల చెట్లు శారాని చెప్పారు. ఈపథంగా అనుమతిలేకుండా కణ్ణాడుకూడా లక్షలకోలదే చెట్లు ఎందుకు గీయబడుతున్నాయో అనుభవంగల మంత్రిగారు బొగా ఏపినేన్ బొగుంటుంది. ముస్తాజర్లు, నంబర్లు, అండ్జర్లు, ఇన్సైక్టర్లునుంచి పై మొవాతిమిముల వరకు వారీకి తెలియకుండా గీయరని తెలుసు. కొబట్టి క్రిందినుంచి పైవరకు జరుగుతున్న ఈ లంచగొండి తనం చూస్తే వార్షికుండే వాటాలు పుష్టికుంటా, ప్రభుత్వానికి లక్షలకోలదే సష్టుం కలుగ జేస్తున్నారు. మంత్రిగారు ఈ లంచగొండి పద్ధతిని ఆపుటక ఏమి స్థిరు ఆలోచించారో బోధపడుటలేదు.

భువనగిరి తాలూకాలో 44 వేల చెట్లు నెంబర్లు లేకుండా గీయబడ్డాయి. తురకపల్లి రెంజిలో ఒక ఉద్దోహరణ చూపిస్తాను. అక్కడ కూచిరెడ్డి అనే ఆయన గంభీర లో మావ్యాలవట్టి ఎన్నిచెట్లు గీయించారో వాటిని గురించి ఇన్సైక్టర్ రుగారు చేసిన పంచనామా చూస్తే తెలుస్తుంది.

చీకమామిడి గ్రామంచీలో ఉర తాటి, 400 కంతచెట్లున్నాయి. 10-8-16 న పంచనామా జరిగింది.

పేరవరం గ్రామంలో 100 తాటి, 42 కంతచెట్లున్నాయి. 10-8-16 న పంచనామా జరిగింది.

జల్లెపురంలో అను తాటి, 40 కంతచెట్లున్నాయి. 10-8-16 న పంచనామా జరిగింది.

యాలిపురంలో అను తాటి, 30 కంతచెట్లున్నాయి. 10-8-16 న పంచనామా జరిగింది.

సౌహాజిపేటలో తఱా తాటి చెట్లున్నాయి. 10-8-16 న పంచనామా జరిగింది.

అదే విధముగా మామచింతల పట్లు, ఉద్దేశుల్, తామకుంట, మునీరాబాదు, ఉపరుపల్లి, బండకాడెపల్లి, సాలిపేట మొదలగు 10 గ్రామాల్లో 1,103 తాటిచెట్లు, 300 కంతచెట్లు బిలొనెంబరు గీయబడ్డాయి. నీటికి పంచనామా జరిగినా వారిమింద చద్ద ఎందుకు తీసుకోలేదు. దీనిపల్లి ప్రభుత్వానికి రూ. 12,810 లు సష్టుం పస్తోంది. కూచిరెడ్డిగారు కౌగ్రోసు నాయకుడు చంచనామా అయినప్పటికి ఆయనమింద చర్చ తీసుకోలేదు. కౌగ్రోసు నాయకుల కళ్ళు పొట్లలో ఉండే రైతులు తాటిచెట్లుకు డబ్బు చెల్లించక ఎగనామం పెడుతున్నారు. దీనివేరేనా స్వరాజ్యం అంటే? ఆనాటినుండి అనగా జమిందార్ల జాగర్ండార్ల కాలంనుండి ఉన్న సంబంధాలు క్రిందినుంచి ఐక్యాన్సుకి ఉన్నాయి. ఇప్పుడు మాకు ఒక తాపాటి బడ్డెటు ఇచ్చారు. దీనిని జమిందార్ల జాగర్ండార్ల బడ్డెటు అనక తప్పారు. అటువంటి ఆక్రమాలు, ఆచారాలు మన పంసానంలో తొలగించ దొనికి ర్హమి ప్రయత్నం చేయాలని అటవిశాఖ మంత్రిగార్ంచి కోరుతున్నాను.

شري ور كانتم گو بال ريللي - میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کوچ ریڈی نے کانگریس میں کوئی سعاملہ نہیں لیا ہے۔ اسکے باوجود انکا یہاں نام لیا جا رہا ہے۔ میں یہ بھی لمحہ کو تا ہوں کہ انہوں نے کوئی آبکاری کا سعاملہ نہیں لیا ہے۔ اگر آڑوبیل سیر تابت کر سکتے ہیں تو ماہت کرنیں۔

శ్రీ వాసవేశ్వరు:—

నేను మికు బుజువు పరచడానికి సభ్యంగా ఉన్నాను. ఫండాషన్స్ కోర్టులు

శరీ ఓర్కాన్ గోర్ ల రియెడ్యూ - మియి బోల్ రహాహున కె ఓంగ్ నె ఆనకారి కాకునీ  
ముఖ్యాన్ నెప్పున లాంటె.

మస్టర్ ఆసిపికర్ - ఆ ఆగ్ గె బ్రథేట్ -

శ్రీ వాసవేశ్వరు:—

మామాల్ తీసుకొన్నట్లు రౌమయ్య ముంతక్కిల్ చేశాడు. సభ్యులు కోర్టుని యొదల వార్డు అనుమానం తోలగించ గలను.

ఈ సంస్కారం మెంత్రులో రా.సా.ఎకరాల అణివి వున్నది. మెదక్ జిల్లాలో १,८६,८३ ఎకరాలున్నది. ఇది మైపూజా, సీమ మైపూజా, సైర్ మైపూజా అని మాదురకాలున్నది. సైర్ మైపూజా విషయంలో గడ్డి కోసుకొనడానికి ప్రభుత్వంసుంచి అనుమతి దొరుకుతుంది. మెదక్ జిల్లాలో సైర్ మైపూజా భూమి २२ వేల ఎకరాల వరకు వున్నది. అందులో १० వేల ఎకరాలచై వరకు గడ్డిపోవ లేకండా, చెట్లు చేమా లేకండా నాగలీలో దున్నేందుకు తగిన భూమి ఉన్నది. ఈ భూమికి అక్కడి ప్రజలు దరఖాస్తులు పంపారు. అది సుబ్టింగా పండుతుంది. దొనిని దున్నుకునే వారికి ఇవ్వపాఠెని కోరుతున్నాను. చెట్లు కూడా పెంచవలనినది. ఇటువంటి పట్టణాల్లో వెనుక ముందు చెట్లు ఉంటే ఆరోగ్యకరంగా ఉంటుంది. ఇంతకు ముందు ప్రధాన మంత్రిగారు సెలవిచ్చారు; ప్రభుత్వానికి అడవులను పెంచే దృష్టి వుందని, ఎంతోమంది పెద్ద పెద్ద భూస్వాములకు లభ్యలకొలది ఎకరాల భూమి ఉన్నది. జన్మారెడ్డికేప్రతాపరెడ్డికి १,३०,००० ఎకరాలు, గోవిందరెడ్డికి २०,००० ఎకరాలు, లత్తీ కాంతారావు దేశమత్తు కు १०,००० ఎకరాలు భూమి ఉన్నది. విస్త్రారు రౌమచంద్రారెడ్డికి १०,००० ఎకరాలున్నది. నాలుగేని వేల ఎకరాలు ప్రభుత్వంవారు అడవులక్రింద తీసుకొనవచ్చును. షైన చెప్పిన అడవులలోని దున్నట్టానికి సాగుకు తాయికి అయిన భూమిని ప్రజలకు ఇప్పించ వలెను. ఇటువంటి భూములను ప్రజలకే న్యుకుండా అడవులను పెంచే స్క్రీము తీసుక వచ్చారు. క్రిందమంచి షైనవరకు లంకాలు తీసేందుకు వీలయ్యే స్క్రీములు గాక ప్రజలకు ఉపయోగ వదే స్క్రీములను వేయాలని కోరుతున్నాము. రైతులకు ఉన్నటువంటి తాటిచెట్లు కొట్టితే ఆ రూపాయల జర్తానా పేస్తున్నాడు. కొట్టా గొప్పా ప్రజలకు సౌకర్యములు కలుగ జీయుటునని ఆశతో ఉన్నారు. మూలిగే నక్కమీద తీటిపండు పడ్డిందన్నట్లు ఎప్పుడు చేసినా క్రిత్త బిల్లులు ప్రజలను ఆచాచి పెంచ్చేందుకు చేస్తున్నట్లు ఉన్నది. అంతేగాని వారిని కరుతుబాధనుంచి, వన్నుల భూరంసుంచి తగ్గించుట లేదు.

మెదక్ జిల్లా పట్టాన వీ తాలూకాలో మహారాలో ఎంత భూమి సాగుకు తాయికి ఉన్నది ప్రభుత్వానికి చెప్పుకున్నాము. ప్రభుత్వంవారికి తెలును. ఈ సాగుకు తాయికి అయిన భూమిని, భూమిలేని రైతులకు ఇప్పించేందుకు ఆలోచించాలని, మంఘ్రంగా ఈ కొణ మంత్రిగారు అడవులలోని సాగుకు తాయికి అయిన భూములను ప్రజలకు ఇప్పించాలని కోరుతున్నాను.

శ్రీ బి. ధర్మబిహు:

స్టీకర్, సర్,

స్లోగాండ జిల్లాలో ఆబ్జూరీశాఖలోని పరీపాలన గుర్తించి మాట్లాడే విషయంలో యాకట్టి మొవ్వును ద్వారా వెచ్చుటాను. ఈ ఉద్దేశ్యిల్లో ఇది లక్ష్యమి వార్డున బడ్జెట్ ది. దానికి కారణము చెప్పుబడిది. ఏమంటే, ఒక లక్ష చెట్లు గియని కారణము ఒకటి. మరొక కౌరాజము గుర్తే వార్డు కుటుపన్నారని. ఈ ఆబ్జూరీశాఖవారు వార్డోజు పద్ధతిలో వ్యవహారించడం ఎందుకో నాకు బోధపడడం లేదు. ఈ వార్డోజు పద్ధతి ఏమిటి? ఈ శాఖలో ఆదోయాన్ని పెంచడానికి యా ప్రథమత్వమువేనే క్యమి ఏమిటి?—అని అలోచిస్తే ఏమిఏ కనుపించడం తేడు గ్రంథమి సంవత్సరములో ఉండే పూర్వోజు ఇప్పుడు గ్రంథమి వసంతప్రమములో ఆకాశము అంశేటట్లు పెరిగి పోయింది. ఉదోహరణకు సూర్యోవేటలో గ్రంథమి సంవత్సరములో పూర్వోజు అడ్డ ర్యాం రూపాయలు ఉండేది. గత సంవత్సరము నాలిగువేలకు పెంచబడింది. అంతేకాకుండా గ్రంథమి వసంతప్రమములో తాడి, యాతచెట్లు, ధర ఏ-ఎ-ఎ ఉండేది. ఇప్పుడు ఇ, ఏ రూపాయల వరకు ధర పెంచ బడింది. ఈ రకంగా చెట్లుధరలు ఎన్నోరేట్లుగా పెరిగి పోయింది. వార్డోజులు పెరుగుతున్నాయి. రైతులు అనేక కష్టాలు పడుతున్న ఈ దీనాల్లో ఆబ్జూరీశాఖలోని వెద్దవెద్ద అధికారాలు మొదలుకొని జిల్లా అధికారుల వరకు లంచాలు తీసుకొంటున్నారు. ఈ లంచాలు మొత్తాలు లేక్కలు చూస్తే గౌరవ సభ్యులు ఆశ్చర్య పడుతారు. పూజుర్ముఖీనిగరు తొలూకాలో పొనోడు గ్రామమిలో అనేల రూపాయల రెపిన్స్టు ఉంటే, ఉ పేల రూపాయల లంచం వసాలు చేయ బడింది. ముస్తుజర్సీ రీకార్డు చేసిన లేక్కల్లో చూస్తే సుమారు అగ వేల రూపాయలు శిస్తు కట్టాలి వుంటే ఉ పేల లంచాలు లేక్కలు వ్రాయబడింది దశమూలు. ముస్తుజరుకు ఇంత; ఇన్స్పెక్టరుకు ఇంత; అని ఆబ్జూరీశాఖలోని వారందరూ పెరుపెరుగా లంచాలు తీసుకోవడం జరుగుతుంది. ప్రతి గ్రామమిలోనూ, ఎంతోంత లంచాలు తీసుకొంటున్నది లేక్కలు మారగ్గర ఉన్నాయి. అయితే ఇప్పుడు చేప్పేదేమంటే, ఒక వైపున లంచాలు పెరుగుతున్నాయి. మరో వైపున యా ఆబ్జూరీశాఖకు ఎంతో అదాయము ఉందో, అందులో నాలిగు వంతు లంచాలు వసాలు అవుతున్నవి. అది చూడకుండా వార్డోజులను మాత్రం పెంచుతున్నారు. ధరలు పెరిగేయాయి. కలొలీలు ప్రథమత్వమునక చెల్లించవలనిన డబ్బు వేరే ఉన్నాయి. వార్డుకు ఏమైనా డబ్బు అదాయం ఉందా? తేదా? అనేది దృష్టిలో తేకుండా వార్డునిచి డబ్బు వసాలు చేయడం జరుగుతోంది. సూర్యోవేట తొలూకా దేవరకొండ వెళ్లి చూస్తే కాప్సీ కాప్సీ సందర్భమిలో కలొలీలు గట జతల బంగారు గంభీలు అమ్ముసి డబ్బు కట్టారు. మరొందరు ఎట్లు బంధ్యు అమ్ముసి, పొత్తులు తోకట్లు పెళ్లి డబ్బు కట్టారు. కలొలీలకు అదాయము లేని తొరణాన వేరే మార్గమున ష్టూపాయమో, మరే ఇతర వ్యక్తిమీదో వచ్చిన అదాయమో ప్రశ్నికి ఆబ్జూరీవారీకి డబ్బు చెట్లున్నాయి. ఈ కలొలీలు అనేక విధములైన కష్టమ్ములకు గురీశాఖంచి మస్తోంది. ఉదోహరణకు ఎమైనా చూపేడతాను. ఇప్పుడు ఆబ్జూరీతీస్తు మూలుతేనే పద్ధతి పరిగా లేదు. వసాలు చేసి పద్ధతి చూస్తే తెలంగాంచాలో పోలీసులలో గ్రిమూలను చుట్టుయిటచు. ఈ శాఖవారు కూడా పోలీసు తోడు వరలతేకుండా ఉన్నారు. న్నాగాండ తొలూకాలోని రేగ్లైన్ గ్రామమిలో కలొలీలు గియడానికి చెట్లులోనికి నెడుతూంటే

వార్షికై గురు H. S. R. P. పారీసులు, నక కమాన్డర్ డాయ్ కోర్ట్ కే— వార్షికై వీళ్ళందరూ దౌడి చేశారు. వార్షికై ద్వీయిలు కొట్టురు. వార్షికై ఉపాయోగించారు. బర్త్ లవ్ యెస్ పోస్టుట్రీలో చేస్తుంచుట్టాము. తెచ్చెహా గ్రామాలో ఆబ్సోర్చెషన్ పారీసులు గాయపడ్డారు. బర్త్ లవ్ యెస్ పోస్టుట్రీలో చేస్తుంచుట్టాము. తెచ్చెహా గ్రామాలో ఆబ్సోర్చెషన్ పారీసులు గాయపడ్డారు. బర్త్ లవ్ యెస్ పోస్టుట్రీలో చేస్తుంచుట్టాము. సూర్యోపాటు, దోర్చెల్లి, రోక్కెల్లి, కూర్మాపల్లి, కంటూరు, మాన్మల, లక్ష్మణల్లి, వెంక్కారు, వృస్థాను కోట్ల, రెండ్లుపేశాక, చిన్నకోపల్లి మొదలైస గ్రామాల్లో ఆబ్సోర్చెషన్ పారీసులు గాయపడ్డారు. అక్కడెవార్షికై దెబ్బలు కొట్టురు. ఈ విషద్దాలు ఫైల్ అధికారిపక కూడ ఏస్ట్రీట్ కే తెబడింది. ఇతరవరకు దొస్తి సరించి చక్కనిచుట్టట్ల కచుపించము. ఇక, చేస్తుకు నెంబర్లు వేయుని కారణము చూపెడుతూ ప్రభుత్వ కల్పాలీలని చూల స్వీపుసుస్తుంది. కొస్తి కొస్తి గ్రామాల్లో చేట్లకు నెంబర్లు వేయలేదని కొస్తి పేలరూపాయిలు వసూలువేయదం జస్తుంటోంది. నెంబర్లువేసే పద్ధతుల్లో రెండు రకాలుగా తప్పులు జరుగుతున్నామి. న. వదుపచెట్లు న. కొన్ని బొత్తులకు నెంబరు వేయటం. వరుస చేట్లు రెండు సంప్రేషముల కొకారి పారువపి. కన్నెబొత్తులు చిన్నమెఱ్ల. వాటిని మొదలు రెండు సంప్రేషములు సాగుచేసే తర్వాత ఉపయోగ పడకపాఠించి. ఈ రెండు రకాల చేట్లకు నెంబర్లు వేసే కల్పాలీలకు నమ్మించును. వదుపచెట్లకు కల్పు పారుచినాల్లో నెంబర్లు వేయాలి. కన్నెబొత్తులకు సాగు వచ్చిన తర్వాత నెంబర్లు వేయాలి. ఒక్కొక్కముడు కల్పాలీలు నెంబర్లు గల చేట్లు ఉన్నాకూడా స్వీపడే అవకాశం ఉంది. పరి పంట వేస్తున్నాము అనుకోండి ఆ పంటకు అమ్మడప్పుట రోగాలు వచ్చి చెడిపాతాయి. అందు కోసం ప్రభుత్వం ఒక భాగాను తలభుమాలు చేసింది. కల్పాలీలకు ఆ పిధంగా ఏ భాగానే చేసింది లేదు. 40% తాడిచెట్ల గెలలకు పురుగుపల్లి చెడిపాతున్నాయి. అందు కల్పాలీలకు అనేది దృష్టిలో పెట్టు కొని వచ్చి చేయాలి. ఒకోయిలు ఇచ్చుకోలేని కారణాన అనేక కుటుంబాలు వలసపోతున్నారు ఆ పలసలు చాలా ఎక్కువైపోతున్నాయి. సుమారు 400 కుటుంబాలు వలసపోయాయి. ఈ కల్పాలీలు నమ్మపడి శిస్తులుచెల్లించుకోలేక వలస పోతున్నారు. అత్త కూర్చోలో 40 కుటుంబాలలో 2 కుటుంబాలు, పంటంగిలో 100 కుటుంబాలలో అ కుటుంబాలు, మౌతూర్జీలో 40 కుటుంబాలలో 10 కుటుంబాలు, రహాకూర్చోలో 40 కుటుంబాలలో 10 కుటుంబాలు, చిన్నకావ్యిలో 40 కుటుంబాలలో 2 కుటుంబాలు, బడుకుడు పల్లిలో 30 కుటుంబాలలో 4 కుటుంబాలు, కూర్చోలో 20 కుటుంబాలలో 2 కుటుంబాలు వలస పోయాయి. ఈ రకంగా వలస పోయిన కుటుంబాలు ఉన్నామార్గా చూపించాను. కల్పాలీలు భూమిలు తొక్కుపెట్టు ఆబ్సోర్చెషన్ శిస్తులు కట్టుతే వార్షికై వీమి చేయలేక స్థలాలు వరలి చేప్పి పోతున్నారు. లింగంపరగణ్ణ ముద్రసు రష్ట్రీయంలో ఉండడి. ఇప్పుడు వైద్యరాచార్యు స్టేటులోకి మార్చారు. వైద్యరాచార్యు ప్రేటుతో చేప్పిన తరువాత కూడ అక్కడ ప్రశ్నికాచిష్ట అక్క అముల వరసున్నాయి. ఈ రకంగా ప్రభుత్వానికి అదాయము తక్కువ అవుతోంది. అక్కడ ఉండే చేట్లును గియించి ప్రభుత్వం ప్రభుత్వం డబ్బును వసూలు చేసే కొంపపరకు సమ ము రూప్చి అవకాశం ఉంది. ఇప్పటి కల్పాలీల వసి తేకండా చేయడం ప్రశ్నికాచిష్ట అలాగే పెట్టుడానీకి కారణం ఏమిటో తెలియదు. ఆ ప్రభుత్వానికి వైద్యునా అగ్రిషింటు కదిందేమా భేలియదు. తేకపోతే ఇక్కడ

కూడా ప్రశ్నాభిష్టన్ పెట్టాలపీ అనుకొంటున్నారా? ఈ కొరణమవల్ల ప్రభుత్వానికి నష్టము వస్తోందని గుర్తుకు తెస్తున్నాను. అచ్చట ప్రశ్నాభిష్టన్ రద్దుచేయాలని అక్కడివారు దరఖాస్తులు పెట్టి కొన్నారు.

రష్ణోక్తు ప్రభుత్వం అబ్బోరీ చేయసమయటికి జబర్దస్తీగా లక్షలుగ శిస్తులు వసూలు చేసింది. కాంగ్రెసు భారత ప్రజాసంఘూల పిలుపు ననునరీంచి ఆబ్బోరీ పనులు బాయ్కాల్ చేయబడినవి. ఆ ప్రభుత్వం కలాలిలనుంచి లతల రూపాయలు శైన్ గొ-శిస్తుల దూపంగా వసూలు చేసింది. ఒక సూర్యావేట టోన్ గ్రాపు కలాలిలనుండి వదేవేలు వసూలు చేయబడినవి. ఈ విషయం గుండించి మంచ్చిగారు వెళ్లిన చోటగా ప్రజలు మెమోరాండులు ఇమ్మకొన్నారు. ఈ డబ్బుంతా సేరుగా తొలీలకు చెందునట్టు చూడాలి. గుంత్తేవార్డుకు ఇప్పించు ప్రయత్నము చేయకూడదు. ఈ విషయాన్ని ప్రభుత్వం దృష్టిలో వెట్టుకోవాలని కోరుతూ ఇంతటితో విరిచిన్నన్నాను.

شری جی - سری راملو - سٹر اسپیکرسر۔ میرا کٹھ موشن اکسائز اور فارسٹ سے متعلق ہے۔ اکسائز کے منسٹر صاحب نے الکشن کے زمانے میں ٹری ٹو دی ٹپر (Tree-to-the Tapper) کے حامی تھے اور اسی کی چرچائیں کر رہے تھے ہم سب یہ خیال کر رہے تھے کہ آنریل منسٹر صاحب کا یہ خیال درست ہے۔ لیکن جب اسکے ایسی منشیشن (Implementation) کا وقت آیا تو آنریل منسٹر صاحب کی نیت ہر پرجا کو شبہ کرنا پڑا اور خاص طور پر نلگنڈہ کے کلالوں کو اس بات سے دھو کے میں ڈالنے کی کوئی کیمپین نہیں کی گئی۔ آج برجا یہ کہہ رہی ہے کہ جو اسکیم بنائی گئی تھی اس پر عمل نہیں ہو رہا ہے۔ مخت کا تمرہ مخت کشوں کو ملتا چاہئے۔ درخت تراشنے والے کو درخت ملتا چاہئے اور تازی کے بہل نکالنے والوں کو اسکا فائدہ حاصل ہونا چاہئے۔ لیکن یہ مارے اسکیم اسکیم ہی رہے۔ اون برکوئی عمل نہیں کیا گیا۔ آنریل منسٹر نے جو ڈھونگ الکشن کے وقت رچا یا تھا اوس سے مقصود یہ تھا کہ عوام کو انی طرف مائل کیا جائے۔ اب یہ کہا جا رہا ہے کہ فلاں وجہ سے یہ ممکن نہیں ہے۔ فلاں وجہ سے ایسا نہیں ہو سکتا۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس ڈھانچے کو بدلتے میں کچھ دیر لگتی ہے۔ حکومت کے پاس اشاف موجود ہے۔ مشتری موجود ہے۔ ڈھانچہ بدلا جاسکتا ہے۔ لیکن الکشن کے فوری بعد اعلان کیا گیا کہ ٹری ٹو دی ٹپر کی جو اسکیم ہے ہم نے اسکو بوست ہون (Postpone) کر دیا ہے۔ اس طریقہ عمل سے نہ صرف عوام بالکہ ہم بھی نا امید ہو گئے۔ میں نہیں سمجھتا کہ کیوں اس کو بوست ہون (Postpone) کیا گیا۔ ہمکو معلوم ہوا کہ الکشن میں ایسا ڈھونگ رچانا مقصود تھا۔ آکشن (Auctions) کے بازے میں یہی ایسی ہی بدعنوایاں ہوئی ہیں۔ اس قسم کا جو خراب سوچیل الیاسفیز (Social Atmosphere) ہے اسکو ختم کرنا چاہئے۔ اس طرح کے حالات سے فائدہ اٹھا کر خزانے پہرنا چاہتے ہیں۔ یہ چیزیں کاندھی جی کے نام لیوا لوگوں کے لئے شوہما نہیں دیتیں کہ چھوٹے چھوٹے لوگوں کی مخت کو لوٹا جائے اور اس طرح کی لوٹ کو ہم سوچ جاری رہے۔ میں پوچھتا چاہتا ہوں کہ آنریل منسٹر کی نیت کیا ہے۔ کیا اب بھی وہ کچھ کرنا چاہتے ہیں یا نہیں۔ کوئی نہ کوئی ٹھووس چیز عمل میں لانی جانی چاہئے۔ میں

## General Budget—Demands for Grants 19th March, 1938. 1903

تکمیل کرنے کے لئے ہے۔ میں چیزوں کی بکار انکے پر بھی عمل نہ کرنا مناسب نہیں ہے۔ امن سے تو جنرل منسٹر کی طرف سے ہے کہ سیویزی بانیں کسی جائیں اور اون پر عمل کیا جائے۔ میں جو کچھ کہ رہا ہے جنرل منسٹر کی طرف سے (Constructive Criticism) طریقہ پر کہہ رہا ہوں۔ میرا کریٹیسیزم کیسر کیوں ہے۔ جو کچھ کہا جائے اسکو بورا کرنے کا خیال رکھنا چاہئے۔ یہ نو وعی حریق بات ہوئی کہ جو کچھ کہا جائے بورا نہ کیا جائے۔ جیسا کہ نظام شاہی یا جاگیرداری کے زمانے میں ہوا کرتا تھا۔ آنریبل منسٹر اکسانیز سے دریافت کرنا چاہتے ہوں کہ ٹری ٹو دی ٹپر (Tree-to-the Tapper) کی اسکیم کب لا گو کیجا گی؟ سوتیٹ یا رٹی اسکی خواہش مند ہے کہ اس اسکیم کو نافذ کیا جائے تاکہ چھوٹے چھوٹے تراشنے والوں کو انکا حق مل جائے۔ اسکو جلد روپ عمل لایا جانا چاہئے۔ آنریبل منسٹر نے جو وعدے کئے ہیں انکو بورا کرنا چاہئے۔

اکسانیز کی آمدی سائز ہے نوکروڑ روپیہ ہے اور خرچ (۲۹) لاکھ ہے۔ یہ ٹاپ ہیوی انسٹریشن (Top heavy administration) کی وجہ سے ہے۔ دو دو تین تین ہزار روپیے تباخواہ پانے والی کمشنری یعنی ہوئے ہیں۔ کریشن اس ڈبائیٹنٹ میں بہت زیادہ ہے۔ نمبر اندازی برابر نہیں کیجاتی اور ان چیزوں کو روکنے کی تدبیر اختیار نہیں کیجاتیں۔ آنریبل منسٹر نے فرمایا تھا کہ ”کوئی شکایت یا کوئی درخواست میرے دفتر میں آئنے تو اسکی تحقیقات عجلت سے کیجاتی ہے۔ وہ فوراً فوراً ایک صیغہ سے دوسرے صیغہ میں آٹومیٹیکلی (Automatically) چلی جاتی ہے۔ درخواست ہر وقت ناجی رہتی ہے۔ اتنا بہتر انتظام میں نے کیا ہے وغیرہ“۔ یہ ساری باتیں ہیں۔ باتیں کرنے سے کام نہیں چلتا۔ میں آج دیکھتا ہوں کہ درخواست ناجنا تو کیجا، یہاں آج درخواست گزاروں کو ان کی کارروائی کے نتیجے جوابات کے لئے ناجنا بُڑھا ہے۔ آج ہم اپوزیشن والی یہاں بیٹھکر یہ دیکھنا چاہ رہے ہیں کہ اس سلسلہ میں کتنا کام ہورہا ہے۔ ضروری چیزوں کو آپ کی درشی (Drashy) میں ضرور لائیں گے اور دیش کو آگے بڑھانے کے لئے آپ کا ہاتھ بٹائیں گے۔ اکسانیز ڈبائیٹنٹ میں کریشن کے سلسلہ میں میں کہونگا کہ بلا نمبر اندازی کے کام ہورہا ہے اور اس سلسلہ میں کلاموں سے رشتہ لی جا رہی ہے۔ اپوزیشن کے ایک آنریبل سینر میں نے اس سلسلہ میں کہا ہے۔ میں نے بھی تعلقہ منتهنی کے کوتارم حلقو سے درخواست روانہ کی تھی۔ لیکن ایسی درخواستوں پر کوئی باز پرس نہیں ہوتی۔ جو کرپشن (Corruption) بڑھ رہا ہے اوس کو روکنے کے لئے آپ کی منسٹری برابر کام نہیں کر رہی ہے اگر رینچرس (Rangers) کو جینپ کارس دئے جائیں تو وہ لوگ بروقت موقع پوچھنے سکتے ہیں اور جانچ کر سکتے ہیں آپ کا ڈھانچہ پرانے حساب سے چل رہا ہے اور کریشن دن بدن بڑھ رہا ہے آنریبل منسٹر فارا اکسانیز اس کے متعلق کیا تدبیر اختیار کریں گے، ہم جاننا چاہتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ اس سلسلہ میں کوئی تدبیر اختیار نہیں کریں گے تو اس کی ذمہ داری خود حکومت پر ہو گی اور حکومت کو اس کا حصہ دار بتتا پڑیگا۔ اس لئے مجھے صاف طور پر کہنا پڑتا ہے کہ جلد کوئی موثر قدم اٹھا ناجاہتے۔ اودھ درخت بلا نمبر اندازی کے تراشی ہارے ہیں اور ادھر پیسہ بیجا دھورہا ہے۔ اسکے علاوہ رشتہ کا بازار

بھی گرم ہے۔ ہر درخت کی نمبر اندازی کے سلسلہ میں کچھ نہ کچھ رشوت دینی پڑتی ہے۔ پریوینٹیو میزرس (Preventive Measures) اور کنٹینجنسی فنڈ (Contingency Fund) کے لئے بالترتیب (۱۲) لاکھ اور (۲) لاکھ روپیہ رکھنے کی گئے ہیں۔ تھے نہیں کہ کیا پریوینٹیو میرس اختیار کرنے کی گئی۔ اتنا روپیہ خرچ کرنے کے باوجود بھی رشوت کا بازار گرم ہے۔ میری سمجھو میں نہیں آ رہا ہے کہ اس کے لئے کیا تدبیر اختیار کرنے کی گئے ہیں۔ افراستیشن میں بھی کریشن ہے جسکی وجہ سے فارسٹ کی ویلنے (Wealth) ویسٹ (Waste) ہو رہی ہے۔ گاؤں میں کسان اور مزدور کو اپنے اپنے گھر، اراضیات زراعتی کے آلات اور ناگر وغیرہ کے لئے لکڑی لئے بغیر کام نہیں چلتا۔ باڑ وغیرہ کے لئے جنگل سے یہ لوگ لکڑی لیجاتے ہیں۔ وہ لوگ کس طرح گورنمنٹ کی اشیا حاصل کر سکتے ہیں، قابل غور ہے۔ اس کے لئے کیوں نہیں باضابطہ محصول عائد کیا جاتا، چوکیدار اور صحراء دار ان لوگوں سے کچھ رقم لیکر چھوڑ دیتے ہیں۔ اس طرح اون کی جیبوں میں یہ پیسہ چلا جاتا ہے۔ آنریبل منسٹر کا فرض ہے کہ وہ اس کو روکنے کے متعلق تدبیر سوچیں۔ کہا جاتا ہے کہ ناگری وصول نہیں کیجاتی ہے۔ لیکن یہ کہنا کہ کہیں بھی ناگری کا مضمون نہیں ہے غلط ہے۔ اور ہاؤس کو اس کے متعلق دھوکہ دیا گی۔ ڈپارٹمنٹ کو اس کے متعلق سوچنا چاہئے کہ دیہاتوں میں کس طرح غریب لوگوں کو لکڑی ہم پہنچائی جاسکتی ہے۔ ورنہ فارسٹ کی ویلنے پر باد ہو جائی کی۔ اوس کے بارے میں ہم چاہتے ہیں کہ آنریبل منسٹر سوچیں اور کوئی پلان ہاؤس کے سامنے لاٹیں۔

شری عبدالرحمن۔ مسٹر اسپیکر سر۔ سرور شتمہ آبکاری کے هراجات کے متعلق سے جو عمل ہوتا ہے اس پر بحث کرنے کے لئے میں نے اپنا کٹ موشن لایا ہے۔ آبکاری کے جو هراجات ہوتے ہیں اون میں بے ضابطگیاں اور من مان کارروائیاں ہوتی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہندوستان کے کسی حصہ میں ایسی بے ضابطگیاں نہیں ہوئیں۔ یہ سب بدعنوانیاں عام طور سے پچھلے دو سال سے دیکھنے میں آ رہی ہیں۔ جیسا کہ ایوان واقف ہے یہاں ایک سوال کیا گیا تھا کہ شہر حیدر آباد میں بڑے بڑے مستاجرین کے نام پر ہراج کرنے جاتے ہیں جسکی وجہ سے چھوٹے چھوٹے مستاجرین متاثر ہو رہے ہیں۔ یہ چھوٹے چھوٹے مستاجرین بڑے مستاجرین سے زائد رقم دیکر عاملہ حاصل کر لیتے ہیں۔ اس کے جواب میں کہا گیا کہ اس عمل سے زیادہ فائدہ ہو رہا ہے۔ ایوان خود اس کا اندازہ لگا سکتا ہے کہ عقل سليم کس حد تک اس کو باور کریگی۔ سالانہ جو هراجات ہوا کرتے ہیں وہ کافی طور پر ہوتے ہیں۔ اس وقت عہدہ داران آبکاری کی جانب سے کریشن یہ کیجاتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ رقم مل جائے۔ اس لئے یعناء اور دھڑوں داخل کرنے کی جو تاریخ ہوتی ہے اگر اسیں ایک دن کی بھی تاخیر ہو جائے تو سکر معاملہ کا ہراج کیا جاتا ہے جسکو ہراج ثانی کہا جاتا ہے۔ بعض دفعہ چند دنوں نہیں بلکہ چند گھنٹے کی بھی تاخیر ہو جائے تو ہراج ثانی کر دیا جاتا ہے۔ فرض کیجئے کہ ۰۔ تاریخ رقم داخل کرنے کے لئے مقرر کی جاتی ہے۔ اگر کسی وجہ سے ۰۔ تاریخ کو رقم داخل نہ ہو سکے پا۔ ۰۔ تاریخ کی شام کو ہی داخل کرنے کی کوششی کی جائے تو یہ رقم قبول نہیں کیجاتی بلکہ

ہر جیسے ہے جس شے - نبھی تھی مالیں سے یعنی آبکاری کے عہدہ داران کے باتیں زیر  
دورن بنن جن میں مساجرین نے احتجاج کیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ معزز  
مسیر صحب کے باتیں ایسیں تھیں کارروائیاں زیر تجویز ہیں ایوان کی دلچسپی کے لئے  
میں ایک وقوعہ کا ذکر کیا ہوں جس سے معلوم ہوگا کہ سرنشستہ آبکاری کی جانب سے  
کس طرح من مانی کارروائیاں عمل میں لائی جانی ہیں - سنہ ۱۹۵۲ء میں نرسمنہ ریڈی  
کے نام پر ایک ہراج نافی ختم ہوا - اوس نے کچھ رقم داخل کیا - لیکن تکمیلہ رقم  
(۱۹۵۳ء) روپیہ مقرہ نافی پر داخل نہ کروسا۔ اوسکی وجہ یہ ہوئی کہ جس تاریخ کو رقم  
داخل کرنا تھا اوسی دن اسکا بھائی مر گیا - اس کی اطلاع حکمہ کو دیجاتی ہے کہ  
اس شخص کا بھائی مر گیا ہے - ان کا کریا کرم کرکے رقم داخل کرنے کی اجازت  
دیجاتے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں سہم صاحب کے نام درخواست پیش کی گئی کہ جس  
میں یہ کہا گیا تھا کہ دوسرے ہی دن رقم داخل کر دیجائیگی - مہتمم صاحب  
حکم دیتے ہیں اور اون کے حکم کی بنا پر چالان لکھا جانا ہے - لیکن چالان  
جلائے کے باوجود رقم نہیں لی جاتی، بلکہ ہراج تالث ایک اور آدمی کے نام ختم کیا جاتا  
ہے جس سے مہتمم صاحب دلچسپی رکھتے تھے - وہ شخص اس کے بعد نظمت آبکاری  
میں رجوع ہوتا ہے اور ناظم صاحب کی خدمت میں درخواست پیش کرتا ہے کہ رقم  
داخل کرنے میں صرف ایک دن کی تاخیر ہوئی ہے اور وہ بھی اس وجہ سے کہ اس کا  
بھائی مر گیا تھا - اوسکی لاش گہر میں بڑی تھی - بڑی نا انسانی کی گئی حالانکہ اس  
کے لئے اشتہار اور نوٹس جاری کرکے ہراج کیا جانا چاہئے تھا - لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔  
ناظم صاحب نے اس کے متعلق التوا کے احکام دئے - لیکن اس کی تعامل سے مہتمم  
انکار کرتا ہے - بورڈ میں مراجعت پیش کیا گیا جو منظور ہو گیا اور بورڈ کی جانب سے  
توجہ دلائی گئی کہ اسے اُرڈر ( Stay Order ) کی تعامل کی جائے اور  
جو ہراج کیا گیا ہے اوس کا قبضہ دلایا جائے - لیکن مہتمم اس پر بھی انکار کرتا ہے -  
اور ان احکامات کو بھی درگزر کرتا ہے - اس کے بعد بورڈ سے حکم جاری ہوتا ہے کہ  
حکم کی تعامل کیوں نہیں کی گئی - لیکن مہتمم کی جانب سے اس کا کرنی جواب نہیں  
diya گیا - بلکہ کارروائی ساکت ہو گئی - غرض یہ کہ بورڈ سے مراجعت منظور ہونے کے  
باوجود بھی اس شخص کو قبضہ نہ مل سکا - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مہتمم جس  
شخص کو مقابلہ دینا چاہے دیدتا ہے - اس کے بعد وہ شخص درخواست پیش کرتا ہے  
کہ میری دھڑوت کی رقم واپس کی جائے - لیکن اوس کا عرصہ گزگیا ابھی تک اوس کو  
پیسے واپس نہیں کئی گئی - اس قسم کی بد انتظامی کا ایک اور واقعہ ہے کہ ناظم صاحب کے  
ہاتھ ایک اور کارروائی تھیں - ناظم صاحب یا ۳ ٹسپر کو کسی کانفرنس میں شریک تھے -  
اون مددگار صاحب نے اجلاس سے اس کارروائی کو منکروا یا اور اوس پر تجویز کر دی کہ  
مثلاً داخل دفتر ہو - حالانکہ مددگار صاحب اس کے مجاز نہیں تھے - مگر وہ اجلاس سے  
مثلاً منگولتے اور اوس پر داخل دفتر ہونے کی تجویز کرتے ہیں - غرض اس طرح سرنشستہ  
آبکاری میں من مانی کارروائیاں ہوتی ہیں - عہدہ داروں کی بیضا بظگیوں کی ایک نہیں  
سینکڑوں مثالیں ہیں -

کل میں انک درخواست پیش کرنے کے سلسلہ میں نظارت آبکاری میں گی وہاں جا کر درخواست پیس کی نو معلوم ہوا کہ درخواست کو صیغہ میں آنے کے لئے (م) مدارج طے کرنے پڑتے ہیں - پہلے یہ درخواست ناظم صاحب کے ناس جاتی ہے - وہاں سے تجویز ہوتے کے بعد صدر موصولہ کو آتی ہے - ابھر صدر موصولہ سے مددگار متعلقہ کے پاس جاتی ہے اور وہاں سے ابھر صیغہ میں آتی - ابھر صیغہ سے مددگار متعلقہ کے پاس جاتی ہے جہاں سے دسخاط ہوتے کے بعد صیغہ دار کے پاس واپس آتی ہے - اسی طرح کئی مرتبہ گردس کرنے کے بعد وہ کارروائی مکمل ہوتی ہے - اس کے لئے مجھے معلوم ہوا کہ کم از کم دون لگ جاتے ہیں - یہاں ابوان میں آنربیل منسٹر کی جانب سے یہ کہا گیا تھا کہ یوں کارروائی بیش ہوئی اور یوں جواب آیا - مجھے حیرت ہے کہ ابوان میں کس طرح یہ یاں کہی گئی ۔

خلاف ورزی کے سلسلہ میں کئی مرتبہ محبوب نگر ضلع کے اکسائز سپرنسنڈنٹ کو توجہ دلائی گئی - محبوب نگر برا وطن ہے - مجھے وہاں آنا جانا پڑتا ہے - کئی کارروائیوں کے متعلق توجہ دلائی گئی کہ فلاں موضع میں بلا ادخال مخصوص خلاف ورزی کی جا رہی ہے - فلاں مقام پر بلا اجازت دوکانات شراب سینڈھی قائم ہیں - یوں تو شہر حیدر آباد کے متعلق بھی کئی مرتبہ عہدہ داران متعلقہ کو توجہ دلائی گئی - لیکن کبھی کوئی توجہ نہیں ہوئی - نو میں محبوب نگر کے متعاق ذکر کر رہا تھا - وہاں کے سہیم آبکاری سرنشہ مال سے آئے ہیں - وہ آبکاری کے معاملات سے قطعاً واقف نہیں ہیں ، البتہ جب کوئی بات کہی جاتی ہے تو اپنا موٹا سا سر ہلا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ انتظام کیا جائے گا - اگر ہمارے معز صادر المهام بہادر آبکاری اس جانب تھوڑی سی توجہ فرمائیں تو ساری بد انتظامیاں دور ہو سکتی ہیں - ناظم صاحب آبکاری سرنشہ کے کم سے اچھی طرح واقف ہیں اور کارروائیوں کا تفصیل سوچ کر کرتے ہیں - لیکن وہاں کا جو روپیجہ (Procedure) ہے اوسکو بدلتے کی ضرورت ہے -

آبکاری کے انسپکٹروں اور سب انسپکٹروں کو آبکاری کا معمول ملا کرتا ہے اور وہ ایک مقرونہ معمول ہے - آنربیل منسٹر صاحب بھی اس سے اچھی طرح واقف ہیں کہ یہ معقول اون کو دینا پڑتا ہے - اس کی روک تھام کی جانب بھی توجہ فرمائی جائے تو مناسب ہے - اس کے متعلق یہ حکم دیا جانا چاہئے کہ آبکاری کا کوئی انسپکٹر یا سب انسپکٹر ایک سال سے زائد کسی رینج (Range) میں نہ رہے - ایک سال کے بعد تباہ لہ کر دیا جائے - اگر چیکہ آبکاری کے سرنشہ میں یہ احکام ہیں کہ ان کا تباہل تین مال کے بعد کیا جائے - لیکن وہاں رشوں کا بازار اتنا گرم ہے کہ دوسرے کسی محکمہ میں نہیں - لیکن میں عرض کروں گا کہ اس سکشن کے متعلق خاص طور پر ایسے احکامات دئے جانے چاہئیں ۔

جنگلات کے سلسلہ میں میں عرض کروں گا کہ گرگٹ ہلی میں ہر ہیں کسانوں کے کچھ اراضیات ہیں جو اون کے مقبوضہ ہیں - سرنشہ جنگلات ان کو حاصل کرنا چاہتا تھا - اگر حاصل کرنا ہی مقصود تھا تو باخابطہ طور پر ان اراضیات کو حاصل کیا جائے ۔

سہا۔ لیکن وہاں میں ملنے کا روتی کی کئی۔ تینی اسہار جاری نہیں ہوا اور نہ کوئی اعلان ہوا کی۔ گرسے۔ سین میں جب اس، امریان میں تحریک عدم اعتماد آئی تو یہ لوگ یہاں منسٹر صاحب سے ملے کے نئے آئے نہیں۔ لیکن منسٹر صاحب چونکہ مصروف ہے اس نئے اون سے سنبھل کا مرفع نہ مل سکا۔ بالآخر وہ اونگ میں بس آئے۔ چنانچہ میں اونی نہیں کر صدر اسہام پہادر کے مار پہنچا۔ صدر ایامہم پہادر نے ناظم صاحب سے ذین نہ کی مدد کے اندر جواب دینے کے نئے کہا۔ لیکن نین مہینے کی مدت گزر جانتے ہو چکے اب نہیں دیا گیا۔ اس اثناء میں وہاں ان کسکاروں سے مددگار صاحب سے گلبرگ نے (۹۰۰) روپے رسوب حاصل بھی کر لی۔ یہی حاصل کرنے کے بعد انہیں کاشت۔ شرمنے کی اجازت دیکھی۔ لیکن اسکے باوجودہ بھی وہ کاسٹ نہیں کر سکتے۔ میں آبریب منسٹر فارکشیں، ایکسائز ائندہ فاریسٹس سے درخواست کریا ہوں کہ اس قسم کی پالے رانیاں جب اون کے علم میں آئی ہیں تو ان پر بوجہ کریں اور ایسا سئلہ نہیں جس پر خاموشی اختیار کی جاسکے۔

*Shri M. Buchiah* : Mr. Speaker, Sir, the total revenue budget for the year is something like 28 crores of rupees. Out of this, the Excise Department alone contributes some 9½ crores, which is approximately one-thirds of the total revenue. I would therefore request the hon. Members of the House to think coolly of the magnitude of the excise problem, particularly the plight of the poor tappers, who work hard day and night to contribute so much to the national income of the State. \*

Since the popular Government came into existence in Hyderabad, the Excise Minister—either willingly or unwillingly has been promising through press statements and in public meetings, that he has realized the grievances of the tappers and that he knows well their living conditions. He admitted that the only way to save the tappers was to implement a new type of tapping industry scheme, which he named as 'The Tree-to-the Tapper' Scheme.

*Mr. Speaker* : Cannot the hon. Member speak in Urdu so that the Minister concerned may understand what he says ?

*Shri M. Buchiah* : I can express myself best in English. I do not think there is any restriction on it.

The Excise Minister said that he wanted to eliminate the contractors, who were more or less middlemen and who enjoyed all the profits that might accrue due to the hard work of the tappers. I call tapping an industry not because it produces liquor for consumption, but because liquor can be utilised for better purposes. As has been recently discovered due to the several researches made, from liquor we can

manufacture power alcohol, Penicillian, sugar, sacchrine, etc. But this tapping industry is so badly treated, that no one cares to improve the conditions of the tappers. On the other hand everyone talks about prohibition, not only in Hyderabad State, but all over India. If prohibition is going to help the people and is going to achieve better results, this particular groups of people, the tappers, are not dead against it. They are ready to fall in line with their brethren, but what they want is that under no circumstances should they be deprived of their source of earnings or their source of living. In the best interests of the State, I request that all the resources of this industry should be tapped to achieve better results and wherever possible to explore new methods of increasing this source of national income.

Coming back to the Tree-to-the Tapper schme, it is an admitted fact that the present contract system is defective, in that that it helps the moneyed people—the wealthy class, who do not work, but who can be called 'absentee landlords.' We are trying to put an end to absentee landlords, because the principle is accepted that no man should enjoy the fruits of the hard-working peasants. Then, why should we not implement the Tree-to- the Tapper Scheme as soon as possible ? What are the difficulties that made the Excise Minister postpone the scheme ? There were several applications made by the Tappers Associations all over Hyderabad suggesting that this scheme is the best and would go a long way to help the tappers at large and that it would also relieve the unemployment problem among the tappers. The Excise Minister originally said that he would like to apply the scheme throughout the State. Then he gradually came down. He limited it to three districts, later. At this juncture, I had a talk with the Minister and he said that he would be willing to implement the scheme in three districts, namely, Warangal, Karimnagar and Nalgonda. I requested him to include Adilabad also under the Scheme. He assured me that he would examine whether there was a possibility of extending the scheme. I am now greatly surprised to find that even his promise to implement the scheme in three districts has been cut down to three Talukas. At the end of all this, we find that the whole thing has come to a zero point. The scheme is not going to be implemented anywhere in the State.

There is a proverb in Telugu which says :

పంచాంగుల మండల కోర్కెల మాట అప్పని రెండు ప్రాయశోయి పున్నా ప్రాసిద్ధు ఉస్తి.

The hon. Excise Minister began proudly with the whole State and in the course of the examinations and discussions of the scheme, he has brought the scheme to nothing. This is the fate of the Tree-to-the Tapper Scheme. The Tappers want this scheme to be implemented. With what intention do they want it? The rules under the present contract system are deplorable and are one-sided. The rules do not help the tappers, who are the actual workers. Under the present system, the contractors do not tap the trees, which are allotted to them for individual shops or villages or towns.

During the general discussion on the budget recently, one of the hon. Members said that due to the mischief played by some of the contractors, Government had to lose some 6 lakhs of rupees, as estimated during the year 1952-53. That figure is not correct. The total estimates for the year 1951-52 is 9 crores, 46 lakhs and for the year 1952-53, 9 crores 90 lakhs, whereas we get 9 crores 41 lakhs. The amount of 6 lakhs is not correct. Even taking it for granted that the loss is only 6 lakhs, what is it due to? It is not only due to the contractors being hand-in-glove or any miscehief played by them, but also due to the inefficiency of the Department dealing with excise. The Government lost because the contractors are hand-in-glove; they do not number the tree in several places. Many complaints have been lodged, but Government is not moving at all. I can quote an instance from Warangal. One Sub-Inspector of Excise, Shri Pratap Reddy, has swallowed not less than 20 thousand rupees. Several applications have been sent to the Excise Minister, who promised on the floor of the House that he would dispose off all the applications within three days. Though the application was submitted to the Minister 7 months back, nothing has, as yet, been done. Seven months mean 210 days, but the Minister had promised that he would dispose off the cases within 3 days. There is no comparison between 3 days and 210 days. Recently when I asked a question in the Assembly regarding this matter, the Minister had replied that it was still under investigation. I would like to know what is it that requires investigation for such long periods? Is it not the Government that should take the initiative to put down corruption in their own interests? On the contrary, even when the people themselves take interest in finding out corruption and bring it to the notice of the Government, the Government sleeps over the matter. If the Government has no idea of putting down corruption, how can we expect them to work for the betterment of the administration and the people? If there is any loss to Government, I challenge that it is not because of the contractors or the

tappers, but it is because of the inefficiency of the Government not only by way of encouraging corruption, but also by encouraging the contractors to tap the trees without payment of tree-tax to the Government, by which we lost some crores of rupees. The Excise Minister himself stated in this House last year that by putting down corruption and by the collection of tree-taxes, he was expecting to get Rs. 3 crores more revenue, but he failed. Why? Because he could not put down corruption and he could not arrange for all trees to be numbered. That is why he failed. Instead of getting Rs. 3 crores, a loss of a few lakhs is shown in the existing budget.

Another point on which I wish to stress is the adulteration of toddy. During the last budget session, I raised a question in this House whether it was not a fact that adulteration of toddy was going on on a huge scale, to which the Excise Minister replied that it was not correct to say that. Very recently, a case was filed at Bellampalli, where there were deaths of one or two persons. Post-mortem was conducted on one of the bodies and when it was sent up to the Central Laboratories, it was stated that the person died because of adulteration of toddy. Deaths take place in this manner, but our Excise Minister feels shy to admit that it is due to adulteration. I cannot understand why he should feel shy. The only way is that strong measures should be taken and adulteration should be prevented. It is no good feeling shy. If the Government does not do any thing about this, the people will not only lose their patience but will not give any importance to the Government and it would lead them to think that the Government is not prepared to do anything for the betterment of the people.

With these few observations, I conclude my speech.

The House then adjourned for recess till Thirty-five Minutes past eleven of the Clock.

The House re-assembled after recess at Thirty-five Minutes past Eleven of the Clock.

[MR. DEPUTY SPEAKER IN THE CHAIR.]

ಶ್ರೀ ಗಂಡಿಗೆಂಡಿ :—

ಮಾತ್ರ ಪರಿಸರದಲ್ಲಿ,

ಅವುದು ನೀವು ಅವಕಾಶವನ್ನು ಗೊಂಡಿ, ಯಾ ಕಣ್ಣರಾಮನು ಗೊಂಡಿ ಅಂದುಲ್ಲೋ ದಂಡೆ ವಿಜೇಶ್ವರ್ ಅಂದುಲ್ಲೋ ದ್ರಿಷ್ಟಿ ಕರಿಗೆ ಉತ್ತರಾರ್ಥ ಮೈದಂಬಿಯ ವಿಷಯದಲ್ಲಿ ಕಾನ್ನಿ ಯಾ ಸಭಾಮುಂದರ ಪೆಟ್ಟ

*General Budget—Demands for Grants 19th March, 1953. 1017*

దలచుకోన్నాను. ఇప్పుడు చెప్పించుంటే, కల్పనాభాగి గంచు కార్యాలయంలో ఉపాధీకులు చేచాడు? మహ్యమాన సహాయులు కవచం చెప్పాం కాదన్నాట చెప్పాం ఉపాధీకులు కవచముయొక్క ఉపకారానికి, యా అబ్బాయ్యెళ్ళ సుందరి వాంచి ఉపకారాయ్యెళ్ళ ఉపకారాయ్యెళ్ళ బికట్టుల అగ్గితో తోలపెట్టి ఇంకోచోట నీళ్ళ పోసహయ్య దెవ్వుని. ఈ కల్పనాభాగి రోజుముల్లా నష్టము కలుగుతోంది. కల్పనాభాగినే దౌర్యతనుయి, కల్పనాభాగి దోషీలు జీవించుకు కల్పనాభాగిని కల్పనాభాగి జరుగుతున్నాయి. ప్రజలకు లసకారమా కలిగించే కల్పనాభాగిలేదుకు పని కలిగించే నాథుసుయి; యా అబ్బాయ్యెళ్ళ రాంభగా కనుమిస్తుంది. ఉదాహరణకు కల్పనాభాగి, తాత, తాంచెళ్ళసుయి నాట్టుంది. బియ్యమనసుంచికాడో కల్పనాభాగి వస్తుందసుకోండి. పిప్పచెట్టుయొక్క పుష్టుతో కల్పనాభాగి వస్తుంది. విప్పచెట్టు బుతువుకు వచ్చినప్పుడు ఆ చెట్టుకు పుష్టు కలుశుని. తల్లి ఉన్న చెట్టుకు ఎల్లా అనే పుష్టు రాగానే చెట్టు అకలు రాలిపోవును. ఉదాహరణ: నేను తల్లి అనేచెట్టు కడుపులో వచ్చి తల్లిని నగ్నతము చేసినాను. కావున నేను ఎవరి కడుపులకు వోయిని వారించి నగ్నతము చేసుందును. ఇప్పుడు ఏమి కప్పుము వచ్చించుంటే, స్టేటులోపల డబ్బు తేక దర్శించు వచ్చింది. అందుకోసమయిలూ మధ్యము ఉండాలంటున్నారు. తెడ్డులేక, పారిశ్రాతో కలిపినట్టుగా పార్ట్రో చేసేటప్పుడు అక్కడ పుండే ఇస్పెక్కురు ఉద్దేశ పోలివద్దు. రయిజ్ పెట్టివద్దు అంటారు. ఈ కల్పనాటప్పున కోచిగాడికింత, ఇస్పెక్కురుకింత, వాడికింత, చీడికింత అని ఇవ్వాలి ఉంటుంది. ఇంకోసంగతి ఏమంటే, హార్టో కెనటువంటి గ్రామాల్లో కల్పనాభాగి కల్పనాభాగి వెఱ్ఱుయించాడని నిర్మించు ఉంటుంది. కానీ ఆ గ్రామాల్లోనే కల్పనాభాగిలుంటాయి. ఇస్పెక్కురుకు సబ్-ఇస్పెక్కురుకు లంచాలుయైన్నే కల్పనాభాగిలుగా ఎక్కువైనా అమ్ముకోవున్నారు. కంచె చేసుమేన్నే ఉండడి ఏమిటి?— చెట్టుకు నేఱల్లు వేయబాసికి మనపే, కల్పనాభాగి గీస్తారు. ఆబ్బాయ్యెళ్ళ సయన్పుకుమునకు పాచ్చిండు నేలలు కట్టే ధరావతు ఇంకా రెండు నేలలు అధికంగా డబ్బు కట్టివలసి వస్తుంది. ఇస్పెక్కురుకు ఒక నేల సబ్-ఇస్పెక్కురుకు అర్థసేల యా మౌస్తురుగా చూచినట్లయితే అబ్బాయ్యెళ్ళ పల సంవత్సరానికి ఈ మాసాలు చౌప్పున ఒక సంవత్సరం కట్టుల్చి ఉండి. అందులో కల్పనాభాగి ఏమిటి కూడా కలుపుతున్నారు. కల్పనాభాగి ఉండా? అనేది చూచేవారు లేదు. కల్పనాభాగి బ్లాక్ మార్కెట్టు ఉండి.

ఈక జంగ్లో విషయం చూచినట్లయితే అందులో ఒక నీటి కనపడటం లేదు. ప్రభుత్వంలో శాఖలన్నింటిలోకి యా జంగ్లో కూలులో ఉన్న లంచములు మరే కాలులోనూ లేదు. మా తాలూకాకు గోరసియి మంత్రిగారు వచ్చినప్పుడు అక్కడి విషయాలు సంగతులు చేప్పాము. కల్పనాభాగారు ఆ విషయాలను పరిశీలిస్తారని అముకొన్నాము. కానీ ఏమి జరుగలేదు. మధ్యత్రమః తీరగడం మాత్రము జరుగుతున్నది. మళ్ళీ వస్తారు. వాళ్ళకు త్ర్యావేలింగు అలపెన్నయి పస్తుయి కదా, ఈ ఉద్దేశ్యాలు అనగా చోకిదార్లు మొదలైన గ్రామాలు పోయి. ఒక జత కట్టిన వాళ్ళకు ఆరకట్టి వాళ్ళతో అచ్చి రూ. మసాలు చేస్తూ ఉంటారు. చోకిదారు రాం రూపాయలు అమిన్గారికి యివ్వపసి వుంటుంది. వట్టు, ధాన్యం కూడా మసాలు చేయబడుతోంది.

: చోకిదారుకు గం రూపాయల జీతం ఉంటుంది. కానీ అతనిక్రింద సలుగురు జీతగాండు పిల్లు చోకిదార్లు పని చేస్తూ ఉంటారు. ఒక్కొక్క పిల్లు చోకిదారుకు పాతిక రూపాయలు ఇస్తూ ఉంటే వాళ్ళ జీతముల క్రింద వందరూపాయలవుతుంది. అతని జీతము గం రూపాయలై అతనిక్రింద పనిసేనే వారి జీతాలకు వందరూపాయలవుతుంది. ఈ విషయము ఎవరైనా ఆశాచిం

చారో? ఎవడేవద్యనైనికి మించిన బంగారము వదైరా ఉంటే, మించిన బంగారము ఉండని చెప్పు కేసులు పెడుతారు. తరువాత వాడిని తన్ని అంతర్జబ్బు లక్కడిరని అడుగుతారు అనికోండి. అట్లాగే ఈ చోకీదారుకు ఇంతజబ్బు ఎట్లా వస్తుందో ఆలోచించారో? అంరూజాషులు జీవుడు ఉండే చోకీదారుకు నాలుగువేలెడబ్బు, మౌటూరు సైకిలు ఇవన్నీ లక్కడివి.

- ఎందుకు అడుగురు? పెద్దపెద్ద వాయ్సు, లంచాలు తీసుకొంటున్నారు. సైగా శైల్పులు లంచాలు ఎందుకివ్వాలని అంటున్నారు. వాళ్ళకు తెలివి తేటలు లేకపోవడం వల్లనే ఇస్తున్నారు. అందు సల్లునే ఇటువాటి శాఖలు ఏర్పడినవి. వాళ్ళకు తెలివి తేటలు ఉంటే యా ప్రభుత్వమే అక్కరలేదు. రోపురాజ్యమే ఏర్పడుతుంది. వాళ్ళు అనేక మౌస్తురుగో ఆటలు ఆడుతున్నారు. పోరీసు యాక్కనీ తరువాత అడవింతా నష్టమైనట్లు తెలుస్తోంది. మేంకలు అడవులలో మేయరాడని థోహాన్ ఉండి. కానీ మేంకలు ఎక్కుడ మేస్తున్నాయా? ఎక్కుడా మేయడం లేదు; అడవులలోనే మేస్తున్నాయి. కానీ థోహాన్ లో మాత్రం మేయడంలేదు. ఆ ప్రాంతాలకు మంత్రిగారీ రూపం లోనో, కలైక్టరుగారీ రూపంలోనో కొకుండో మామూలు నునిపిగా తలపాగ చుట్టు కొనిపినే ప్రతి గ్రామములోనూ చూపిస్తాను. మంత్రులు వచ్చినప్పుడు సరియైన స్థలములకు రాదు. అక్కడకు జీపుకారు పెడుతుందా అని అడుగుతారు. ప్రజారాజ్యం వచ్చినప్పటికి ఏమీ ఫరక్కికాలేదు, ఇమ్మడు ప్రభువుల బొనిసర్కుముపోయి పాట్లీ బొనిసర్కుము బయలుదేరినది. ప్రతి మేంకకు అసాధియాన్ని దోస్తులోనీకి తోలుతారు. తపాఃత్తురు కానీ కలైక్టరుగాని వస్తున్నారని ముండుగానే చోకీదారుకు చెప్పుతారు. ఆ చోకీదార్లు వాళ్ళను కొనేపు ఆ మేంకలను బయలు నిలపెట్టమని చెప్పుతారు. 10క ఎట్లా నష్టమైందంటే విభీషణుడి వల్ల నష్టమయింది. అత్లాగే వుండి. యా అడవిశాఖకాడ. కంపగాని, కట్టులగాని, అపి ఎట్లాగైనో బయటకు పోతున్నాయి. కాబట్టి ఇప్పుడు నేను ప్రభుత్వంతో ప్రార్థన చేసేదేమంటే, కొంత భూమిని రిజర్వు చేయాలి. అభూమిలో మేంకలు మేపుకోవచ్చునని, అప్పటమనంచి కట్టులు, కంప తెచ్చుకోవచ్చునని నిర్ణయమువేయాలి. అప్పటికి శాఖవారు ఈ పిషయాన్ని గుర్తుంచుకోవాలని కోరుతున్నాను.

“ముందుచూచిన కడుగొప్పు, పిరవ కురువ  
నడి కొంచెం తర్వాత నధికమవును,  
దనరు దేసపూర్వ పరఛోగ  
చేయపాలిక, మజన నజ్జుమల మైత్రి”

యా విధంగా తెలుగుతూ నో భాషను సమాప్తము చేస్తున్నాను.

شری دابی شنکر۔ سٹر اسپیکر سر۔ سارا ضلع عادل آباد جنگلات سے بہرا ہوا ہے۔ ”جنگل زیادہ اگاؤ،“ کے پروپگنڈہ یا اس قسم کے کسی اسکیم یا کمین کی وہاں کوئی ضرورت نہیں ہے۔ عادل آباد میں مختلف دفعات کے تحت مخصوصہ اراضیات کو خارج کیا جا رہا ہے۔ وہاں ایسی زینت کو بھی جو کاشت کے قابل ہیں مخصوصہ میں شامل کیا جا رہا ہے۔ اس کے بارے میں چند اعداد و شمار ہاؤس کے مامنے بیش کرنا چاہتا ہوں۔

دوزین عادل آباد۔ ۔۔۔ مخصوصہ دفعہ ۱ کے تحت (۳.) بلاک اور تین لاکھ ۳۳۳ ایکٹر ۲ گنٹہ اراضی ہے۔ ہزار ۴۰۰ ایکٹر ۲ گنٹہ اراضی ہے۔ ۔۔۔ مخصوصہ دفعہ ۷ کے تحت ۳ بلاک اور ایک لاکھ ۳۳۳ ہزار (۶۰۲) ایکٹر ۷ گنٹہ اراضی ہے۔

General Budget—Demands for Grants, 1919-20. ۱۹۱۹ء۔ ۱۹۲۰ء۔ کے حوالے میں ایک لاکھ ۹۵ ہزار (۷۹۶) ایکٹر ۱۲ کے بھی ہے۔

۷۔ مجازیہ شانعہ ۲۹ کے تحت ۲ ہزار دو سو (۲۹۲) ایکٹر اراضی ہے۔

استحصالہ صحراء (۶) لاکھ ۷ ہزار سو ۹۰ ایکٹر ۲ گشہ ہے۔

جسہ صحراء جسکی قطع و پرندہ سنہ ۱۹۱۹ سے پہلے ہوئے ہیں ایک ہزار تین سو دو ایکٹر ہے۔

دوبن ک رقہ تقريباً (۲۷) سو مربع میل ہے۔ قابل کاشت اراضی کا مخصوصہ (۱) فیصد ہے۔ مجازیہ اور معموظہ شامل کیا جائے تو جمالہ صحرافابل کاشت اراضی کا (۳۰) فیصد ہوگا۔ ذابولی بلاک میں ۱۶ ہزار ایکٹر کا انکلوزر (Enclosure) قائم ہو رہا ہے۔ میں نبیں سمجھتا کہ ان حالات میں وہاں جنگلات بڑھانے کی کوئی اسکم لانے کی ضرورت ہے۔

سچلمہ بلاک مائرہ چار ہزار ایکٹر کا انکلوزر قائم ہو رہا ہے۔ یعنی جتنی اراضی کا انکلوزر قائم ہو رہا ہے وہ کاشتکاروں کو پہنچ پر دیجائیگی۔ اسی طرح سات نالہ، بورڈی (کنوٹ) لکڑ کوٹ (کنوٹ)، اجھرو جھر (بوٹہ) کے اراضیات بھی زیر غور ہیں۔ دوسرے ڈوبن میں عادل آباد سے بھی زیادہ صحراء موجود ہیں۔ ایسی بدعناویاں ہو رہی ہیں کہ کوئی شخص کسی صحراء دار کو رشوٹ نہ دے تو وہ اوس زمین کو جو لاٹن کے قریب ہے صحراء میں داخل کر کے کاشتکاروں کو بیدخل کر دیتا ہے۔ اوٹور اور آصف آباد میں ایسے کیسیں ہوئے ہیں۔ وہاں جو گونڈوانہ علاقہ ہے وہاں بھی ایسے کیسیں ہوئے ہیں۔ گونڈوں کو فیرنگ کے ذریعہ بیدخل کیا گیا ہے۔ میں خاص طور بر ڈوبن عادل آباد کے بارے میں عرض کروں گا کہ وہاں (۲۸) فیصد قابل کاشت اراضی جنگل ہے۔ اس سے قبل جیسا کہ آنریبل منسٹر نے کہا کہ انکے پاس ایک وفد بھی آیا تھا۔ زمین کے بارے میں اس کا مطالبہ تھا کہ جو قابل کاشت اراضی ہے اس کو بلاوجہ مخصوصہ میں شامل کیا گی لہذا اسکو مخصوصہ سے خارج کر کے کاشت کیلئے واپس دیا جائے۔ انہیں یہ جواب دیا گیا کہ حکومت (۲۰) فیصد جنگل بڑھانا چاہتی ہے۔ اس وقت اوسطاً ۷ فیصد جنگل ہیں۔ فیصد کا اضافہ ہونا ہے۔ اسلئے وہ اراضی جو مخصوصہ میں شامل کر لی گئی ہے واپس نہیں دیجا سکتی۔ اسکے معنی یہ ہوئے کہ عادل آباد میں بھی حکومت حنگل بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ ڈوبن عادل آباد کے آباد کاشتکاروں کو وہاں سے نکالنا مقصود ہے۔ جہاں جہاں بندویست شدہ سرفیں نہیں ہیں وہاں کل لوگ آنریبل منسٹر صاحب کے پاس آئے تھے اور انہوں نے یہ مطالبہ کیا کہ اتنی زیادہ قابل کاشت اراضی ہے اور اس علاقہ میں چونکہ یہاں جنگل کافی ہے لہذا یہ اراضی واپس دیجائے۔ انہوں نے جواب دیا کہ حکومت کی موجودہ پالسی کے مدنظر ایسا نہیں ہو سکتا۔ اور زیادی یہ اعلیٰ کیا کہ اگر مخصوصہ میں کچھ ایسی زمین ہو جہاں تری کاشت ہو سکتی ہے تو اس کی نشاندہی کی جائے تو ہم غور کریں گے۔ عادل آباد اور نرمل تعلقہ سے ملت ائمہ سو درخواستیں دیجا چکی ہیں جن میں سے کم از کم اب تک دس پندرہ درخواستوں کا بھی

لحوظ نہیں کیا کیا ۔ میں یہ تمہروں دلہ جنگل بڑھانے کی جو اسکم ہے حقیقت میں کوئی اس کے خلاف نہیں ہے ۔ ظاہر ہے کہ جنگل زیادہ ہوں نو بندواوہ بڑھیگی ۔ بارش کافی ہوگی ۔ جہاں جستکہ زندگی وعاء ایسے اراضیات کو جو مخصوصہ میں شامل کرائیجئے گئے ہیں حکومت و اس دینے سے تینوں ہجکچا رہی ہے ؟ کتوٹ کے آنریبل ممبر نے کہا کہ کچھ لوگ کسکاروں کو ورشلا کر مخصوصہ کے درختوں کو قطع و برید کر رہے ہیں ۔ میں عرض کروں دلہ بھے بالکلہ غیر صحیح الزام ہے ۔ کسی نے جب سے کہ جنگل میں عرض کروں دلہ بھے بالکلہ غیر صحیح الزام ہے ۔ کسی نے جب سے کہ جنگل میں عرض کروں دلہ بھے بالکلہ غیر صحیح الزام ہے ۔ لٹکٹر کے باس درخواستیں بیش کی گئی ہیں الکشن ہوا ہے ۔ ایسا ضریبہ اخیار نہیں کیا ۔ لٹکٹر کے باس درخواستیں بیش کی گئی ہیں منٹر صاحب کے پاس یہی اس بارے میں زبردستیشن کیا گیا ہے ۔ لیکن کسی ادارے نے پاکسی نے شخصی طور ایسا نہیں کہا جنگل کی قطع و برید کی جائے ۔ یا جنگل کو سینا ناس کیجاۓ ۔ ہم جانتے ہیں کہ جنگل ہمارے ملک کی دولت ہے ۔ ان کو کس طرح برباد کیجا سکتا ہے ؟ البته ہم نے قابل کانت بندوبست شدہ اراضیات حاصل کرنے کی کوشش کی تھی اور اب بھی ہماری یہ خواہش ہے کہ وہ اراضی جو بندوبست شدہ ہے اور جسے مخصوصہ میں شامل نہیں کیا گا ہے کانتکاروں کو واپس کر دی جائے ۔

سات نالہ جس کا رقمہ ۱۶ ہزار ایکٹو ہے لائن (Enclosure line) میں شامل کیجا رہا ہے ۔ بھے معلوم ہوا ہے کہ وہ اراضی کا شنکاروں کو دیجائے والی ہے لٹکٹوٹ (تمقہ نوٹ) کی اراضیات تھری ہیں ۔ اس اراضی کو بھی انکلوڈ لائن میں شامل کر کے کاشت پر دیجائے والی ہے ۔ میں مجھنا ہوں کہ جہاں کی اراضی کاشت کے لئے دیباکنی ہے دیجائی چاہئے ۔ اور جو کاشت کار زمین کے لئے کوشش کر رہے ہیں انہیں ملنی چاہئے ۔ جن لوگوں نے درخواستیں بیش کی ہیں انہیں زمین دیجائی چاہئے ۔ میں آنریبل منٹر سے اپیل کروں گا کہ اراضیات نئے ذریعے لوگوں کو نہ دیجائیں بلکہ جو کاشکار ان کو حاصل کرنے کی کوشش کرو ہے ہیں ان کو اس کا موقع ملنا چاہئے ۔ اتنا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

شریکے ۔ وی ۔ رام راؤ ۔ منٹر اسپیکر مر ۔ آبکاری کے مدد کے متعلق اگر ہم غور کریں تو معلوم ہو گا کہ اسکی آمدی گھٹ رہی ہے اور اخراجات بڑھ رہے ہیں ۔ اس سلسلہ میں جو چیز اس ایوان کے سامنے لانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ سنہ ۱۹۵۰ء میں ۹ کروڑ ۸۰ لاکھ کی آمدی ہوئی ۔ اس پر جو اخراجات ہوئے ہیں وہ (۱۱) ۵۴۲۰۰۱ (۱) ہوئے ۔ اسی طرح سنہ ۱۹۵۲ء کا روائزڈ اسٹیمیٹ (Revised Estimate) میں دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ یہ اخراجات بڑھ کر (۱۲) ۸۸۰ لاکھ ہو جاتے ہیں ۔ آمدی کو دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ (۱۲) کروڑ (۱۱) ۵۴۲۰۰۱ لاکھ اسٹاپلشمنٹ وغیرہ کے سلسلہ میں جو اخراجات ہو رہے ہیں وہ بڑھ رہے ہیں ۔ اخراجات کے مقابلہ میں اسکی آمدی گھٹ رہی ہے ۔ اس سلسلہ میں گورنمنٹ کے سکرٹری نے اکسپلینیٹری میمورنڈم (Explanatory Memo) میں کچھ وجہات بتائی ہیں ۔ لیکن جو اخراجات بڑھ رہے ہیں اوسکے (random) کی وجہ ہے، نہیں بتائی گئی ۔ کیا اسکی وجہ یہ ہے کہ محکمہ میں ایشنسی (Efficiency) کے لئے اس طرح اخراجات میں اضافہ کیا جا رہا ہے ؟ ہاؤں جاننا چاہتا ہے کہ

اخراجات میں زیادتی کی کیا وجہ ہے؟ انک جانب نو اخراجات بڑھ رہے ہیں اور دوسری جانب آمدنی گھٹ رہی ہے۔

اس حکمہ کے نعلن سے میں ایک اور چیز ابوان کے سامنے لانا چاہتا ہوں۔ وہ ڈسٹلریز (Distilleries) سے زادہ آمدنی میں ایک روپیہ کا اضافہ ہوا ہے۔ اس طرح معلوم ہو گا کہ ڈسٹلریز کی آمدنی میں کسی قسم کا اضافہ نہیں ہو رہا ہے۔ یہ کوئی نیشن بلڈنگ ڈپارٹمنٹ (Nation building Department) تو نہیں کہ اسکے متعلق یہ تسالیم کر لیا جائے کہ یہ چونکہ نیشن بلڈنگ کے لئے کام کرو رہی ہیں۔ اس لئے تقاضا ہو رہا ہے۔ ایسا دعویٰ تو اس کے متعلق نہیں کیا جاسکتا۔ نارائن گوڑہ ڈسٹلری کے سلسالہ میں بھی دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ ریوائزڈ اسٹیمیٹ میں جو آمدنی بتائی گئی ہے وہ (۱۸۶۴۲۸۶) روپیہ ہے۔ لیکن جو اخراجات ہو رہے ہیں وہ (۲۱۳۹۲۸) روپیہ ہے۔ آمدنی سے اخراجات زیادہ ہوتے ہیں۔ البتہ کاماریڈی کی ڈسٹلری کی آمدنی میں اضافہ ہوا ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ دوسری ڈسٹلریز تقاضا میں چل رہی ہیں۔ آنریبل منسٹر اس معاملہ پر غور کریں تو مناسب ہو گا۔

### [Mr. Speaker in the chair]

انتاکھنے کے بعد میں اب تعهدداری سسٹم کے متعلق عرض کروں گا۔ میرا خیال ہے کہ مدرس سسٹم نافذ ہونے سے پہلے تعهدداری اور امانی کا جو سسٹم نہا اوس کے برعکس تباہ نکلے ہیں اوس کو علی حالہ قائم رکھا گیا ہے۔ آنریبل منسٹر صاحب ”ٹری ٹو دی ٹیاپر“، کا نعرہ لگاتے ہیں۔ لیکن اس سلسالہ میں کوئی مناسب سسٹم نافذ نہیں کر سکتے۔ جس طرح سے زرعی اراضیات کے سلسالہ میں رعیت واری سسٹم نافذ ہے اوسی طرح کا کوئی سسٹم اس سلسالہ میں بھی انٹراؤس (Introduce) کیا جانا چاہئے ہو راجات کے سلسالہ میں بڑی بڑی رقم دیکھ موناپلیسٹس (Monopolists) معاملہ لئے لیتے ہیں اور جھوٹے چھوٹے مستاجرین کو پہنچنے نہیں دیتے۔ جہاں کہیں کوئی چھوٹا مستاجر معاملہ لینے کی کوشش کرتا ہے تو یہ بڑے مستاجر اوسے لینے نہیں دیتے۔ یہ لوگ جب اس قسم کی لوٹ کھسوٹ روٹ تھام کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں تو بڑے بڑے موناپلیسٹس ان غریب مزدوروں کو کچلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ میں اپنی کانسٹی ٹیونسی کا ایک واقعہ ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں۔ نارائن پور کے معاملہ آبکاری کے سلسالہ میں کلالوں اور مستاجرین میں چل گئی۔ مستاجر چاہتا تھا کہ زیادہ منافع پر معاملہ دے۔ کلال چاہتے تھے کہ وہ کم منافع دیں۔ اس معاملہ کو تصفیہ کے لئے ڈنشاگی کے حوالہ کر دیا گیا۔ ڈنشاگی خود ایک بڑے موناپلیسٹس ہیں۔ انہوں نے کلالوں پر ہر طریقے سے پیچا دیا تو ڈالنے کی کوشش کی بلکہ پولس کی مدد لیکر اون کو معاملہ لینے پر مجبور کیا گی۔ اس واقعہ سے معلوم ہو گا کہ فائدہ موناپلیسٹس کو ہو رہا ہے یا غریب مزدوروں اور کلالوں کو۔ آنریبل منسٹر ”ٹری ٹو دی ٹیاپر“، کا نعرہ تو لگاتے ہیں۔ لیکن جب یہ اسکیم قبول

ہو جانی ہے تو نہ ہے ہب کہ بی۔ ذی۔ ایف اور کمیونسٹ بارٹی کے مخالفانہ پرچار کی وجہ سے یہ اسکم فیل ہو گئی اور یہی وجہ تھی کہ ہم اس کو اچھی طرف انٹرائیوسن (Introduce) نہیں کر سکتے میں آنربیل منسٹر صاحب کو چیلنج دیتا ہوں کہ بی۔ ذی۔ ایف۔ اور کمیونسٹ بارٹی کی جانب سے ”ٹری نو دی ٹیاپر“ کے سلسلہ میں کوئی مخالفانہ پروگنڈہ نہیں لیا گیا۔ یہ خود آپ کے دوست اور بھائی یعنی بڑے بڑے سمتا جن کی وجہ سے ہوا جن کے ساتھ حکومت کے نعلقات ہیں۔ محض ان بڑے بڑے موناپلیٹس کے مفاد کو بچانے کے لئے اور کروڑا روپیہ کی حوصلہ میں ہو گئی اس کو برقرار رکھنے کے لئے اس اسکم کو داخل درخواست کر دیا گیا۔ حکومت اس اسکم کی ناکامی کا سبب ہوتے ہر سے بھی دوسرے لوگوں بر اس کا الزام رکھنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ان موناپلیٹس کے ساتھ آپ کے جو طبقائی نعلقات ہیں اون کا نتیجہ ہے کہ یہ اسکم نہ ہو گئی ورنہ اسی پارٹی کی جانب سے کوئی مخالفانہ پرچار نہیں کیا گیا۔

ایک اور چیز میں عرض کروں گا اور وہ ڈپارٹمنٹ میں کریشن (Corruption) کے بارے میں ہے۔ میں اس سلسلہ میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ جو پریکٹیکل ڈیفائلائز (Practical difficulties) میں آنربیل منسٹر صاحب نے انکو دور کرنے کے ائمہ کیا ارشنیں کیں اور کیا اقدامات کئے گئے۔ آیکاری کے مستاخرين اور مزدوروں کے درمیان جو پیچہ گیاں ہیں یا جو زبردستی پیدا کی جاتی ہے وہ اب بھی برقرار ہے۔ اس سلسلہ میں اس جانب سے آنربیل منسٹر فارسوسرا یہ نہ ہے بعض باتوں کی جانب توجہ دلاتی ہے بعض اور باتوں کی جانب بھی نوجہ کیجاںی خروجی ہے جو مکہہ کی جانب سے کیجاںی ہیں۔ ایک بات تو یہ ہے کہ عموماً جو درخت سو کہ جاتے ہیں اون پر بھی محصول وصول کیا جاتا ہے۔ مثلاً اس نقصان کی بھرپائی کے لئے دوسری صورت یہ پیدا کر لیتے ہیں کہ جن درختوں رنگ بر اندازی نہیں ہوتے وہ تراشتے ہیں۔

امی طرح بعض اور پرائیکٹیکل ڈیفائلائز (Practical difficulties) کے بارے میں میرا سمجھنے (Suggestion) یہ ہے کہ جائز وجوہات بتائی جائے جنہیں درختوں کے محصول اور دوسرے محصولوں کے سلسلہ میں معافیات ملتی چاہیں۔ اس سلسلہ میں کوئی نہ کوئی پروسیجر اختیار کیا جانا چاہئے۔ زرمالگزاری اور دوسرے محاصل وصول کرنے کے سلسلہ میں تو مختلف طریقے اختیار کر کے رقم وصول کرنے کی کوشش کی جائی ہے۔ لیکن جب معافیاں دینے کا سوال آتا ہے تو کوئی پروسیجر اختیار نہیں کیا جاتا۔ بعض وقت درخت سو کہ جاتے ہیں یا بعض درخت ایسے بھی ہوتے ہیں جن سے کوئی آمدی نہیں ہوتے۔ لیکن حکومت مزدوروں سے برابر محصول کا مطالباً کرتی ہے۔ اس سلسلہ میں جب کوئی درخواست وغیرہ پیش ہوتے ہے تو اسکے متعلق کیا پروسیجر اختیار کیا جاتا ہے بتایا جائے۔ آپ کے پاس اس کے لئے کیا غایبیہ ہے۔ پارکم وغیرہ کے سلسلہ میں جس طرح قواعد کی پابندی ہے اس طرح سے معافیات کے سلسلہ میں بھی کوئی نہ کوئی پروسیجر وکھنا چاہئے۔ یہ پروسیجر جلد انٹرائیوسن ہو جائے تو اچھا ہے۔ کریشن وغیرہ کے سلسلہ میں کوئی پروسیجر اختیار کرنے کے علاوہ ان غریب مزدوروں اور کلالوں کو معاف دینے کے متعلق بھی کوئی نہ کوئی پروسیجر اختیار کرنا چاہئے۔

سے ایک اور چیز ہاؤس کی توجہ میں لا کر انی تقریر ختم کرنا ہوں - وہ بڑے مستاجرین اور سکمی مستاجرین کے سلسلہ میں ہے جو کچھ بقاہ رہا ہے وہ بڑے مستاجرین کی جانب سے رہتا ہے - سکمی اور ذیلی مستاجرین کی جانب سے کوئی بھانا نہیں رہتا - بڑے مستاجرین کی جانب سے ۹۵ فیصد بقاہی رہتا ہے - بڑے مستاجرین تو معاملہ اپنے نام لیتے ہیں لیکن جب بھانا ہے تو وہ سکمی مستاجرین کے نام پر ڈال دیتے ہیں - اون سے زبردستی یہ بھانا وصول کیا جانا ہے اور آج کل تو بولیس کی مدد سے برلن بھاندا بسح کر ان سکمی مستاجرین سے بھانا وصول کا جانا ہے - میں اس سلسلہ میں نلگند۔ کا ایک واقعہ یان کرنا ہوں ما کہ ہاؤس کو یہ معلوم ہو جائے کہ کس طرح ان مستاجرین کی جانب سے سکمی مستاجرین پر بھانا کا بار عائد کرنے کی کوئی کیجا تی ہے - وہاں کے بڑے مستاجرین سے جو بھانا واجب الادائی ہے وصول کرنے کی نوبت آئی تو انہوں نے اس کا بار شکمی مستاجرین پر عائد کر دیا - شکمی مستاجرین نے یہ کہا کہ انہوں نے رقم مستاجرین کے حوالہ کر دی - حتیٰ میں یہ بھویز کیکی کہ شکمی مستاجرین سے رقم وصول نہ کیجا ہے - لیکن یہ مستاجر کانگریس آفس میں ہی نہیں بلکہ منسٹر صاحب کے یاس بھی پہنچ جاتے ہیں اور اثر ڈال کر یہ تجویز الل دیتے ہیں - چنانچہ یہ بھویز ہوتی ہے کہ شکمی مستاجرین سے یہ رقم وصول کیجا ہے - اس طرح غریب کلالوں ور ذیلی مستاجرین پر نظام و نرم کیا جاتا ہے اور انہیں ستایا جانا ہے - آنریبل منسٹر کے ماننے ان چیزوں کو لانے کا مقصد یہ ہے کہ ان کو یہ معلوم ہو جائے کہ کس طرح ڈپارٹمنٹ بیلی اور شکمی مستاجرین کو بریتانیہ کرتا ہے اور کس طرح اون سے رقم وصول کرتا ہے -

آخر میں آنریبل منسٹر صاحب سے امید رکھتا ہوں کہ وہ اون پریکٹیکل ڈیفیکلائیز - غریب کر کے کوئی موثر قدم اٹھائیں گے - حکومت کسی بارٹ پر اپنی ناکامی کا الزام نہیں موب سکتی - اسکی ذمہ داری خود حکومت نہ ہے - حکومت اپنی ذمہ داری سے نہیں ہسکی - کسی بارٹ پر ذمہ داری عائد کیجا سکتی - اگر حکومت اپنی ناکامی کا ذمہ دار سی سماں پارٹ کو قرار دیتی ہے تو یہ کہنا بیجا نہوگا کہ یہ کانگریس پارٹ جو آج کوہت میں ہے اپنی ذمہ داری سے بھاگنا چاہرہ ہے - اتنا کہکر میں اپنی تقریر ختم کرتا ہے -

شری چیز - رام رویڈی - (رسا ہو) - منسٹر اسپیکر سر - سر ایشٹہ آبکاری کے تعاقب سے یا کی وصولی کا ذکر کرتے ہوئے ایک معزز رکن نے کہا کہ بقاہی کی وصولی میں اسقدر ہو رہی ہے کہ بہت سے خاندان اسکی وجہ سے اپنے اپنے کاؤن چھوڑنے پر بھجوں ہو رہے ہیں - یہ واقعہ ہے کہ لوگ دو نین سال معاملہ لینے اور ہمیں ادا نہ کرنے کے عادی گئے ہیں - اس طرح بتا بھیا ہے کہ کئی کروڑ کا بقاہی ان لوگوں سے وصول طلب ہے - میں کے ایک اوں معزز رکن نے یہ اعتراض کیا کہ آبکاری میں لا کھوں روزیہ وصول ہے - لیکن محکمہ وصول کی جانب توجہ نہیں کرتا - ہمارے افیسلس اتنی بڑی بڑی راہیں آبکار آخر کرنے کیا ہیں؟ بتا یا سمجھتی سے وصول کیا جانا چاہئے - اس طرح اپوزیشن کی جانب

سے دو آبریں ممبرین دو منضاد بابیں کہتے ہیں ۔ ایک ممبر کہتے ہیں کہ بقايا سختی سے وصولی کیا جانا چاہئے ۔ اور دوسرے ممبر کہتے ہیں کہ، بقايا کی وصولی میں سختی کرنے سے لوگ اپنے گھر بارچپوڑ کر چلے جانے پر مجبور ہو رہے ہیں ۔ محض رقم کی ادائی سے بچنے کیلئے اندر لوگ کسی دوسرا جگہ چلے جانے ہوں تو میں نہیں سمجھتا کہ ایسے لوگوں کے ساتھ سطحہ ہمدردی کجاسکتی ہے ۔ اور سطحہ انکا بقايا معاف کیا جاسکتا ہے ۔ یہ بقايا ہمارے موازنہ کو متوازن کرنے میں کام آسکتا ہے ۔ اس رقم کو نیشن بلڈنگ ورکس ( Nation building works ) پر خرچ کیا جاسکتا ہے ۔ ساتھ ہی میں یہ بھی کہونگا کہ، اگر دوئی شخص واقعی نادرار ہو اور کسی طرح بھی بقايا کی ادائی کی سکت نہیں رکھنا نو اس کو معافی دیجائی چاہئے ۔ لیکن عام طور پر جب تک سختی کے ساتھ بھایا کی وصولی کا انتظام نہ کیا جائے اس وقت تک بقايا وصول ہونا ناممکن ہے ۔ بقايا کی وصولی میں ہم دبکھتے ہیں کہ چھوٹے مستاجرین پر زیادہ سختی کیجاتی ہے ۔ بڑے بڑے مستاجرین جو لا کھوں روپیہ باقی رکھتے ہیں ان سے رقم حاصل کوئی کی جانب بہت لم توجہ کیجاتی ہے ۔ خود میرے ضلع میں ایسے کئی لوگ ہیں ۔ میں ان کے نام نہیں لیتا ۔ ان کے ذمہ لا کھوں روپیہ ہے ۔ لیکن انکے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوئی ۔ متعلقه ذہاریت کے لوگ رقم کی ادائی میں بیجا طوال دیتے ہیں ۔ آنریبل منسٹر سے میری یہ درخواست ہے اندہ وہ اسٹرف بھی اپنی توجہ دین ۔

ایک معزز رکن نے کہا کہ، جدید درختوں پر پہلے اور دوسرے سال رقم وصول نہ کیجاتی چاہئے ۔ اور محصول مسلسل ہونا چاہئے ۔ چیلہ چیلہ درختوں پر نہیں اندازی کیجاتی چاہئے ۔ اگر ایسا کیا جائے تو مستاجر جو اس معاملہ میں بہت ہوشیار ہوتے ہیں اس سے ناجائز فائدہ الہائی نہیں ۔ جسکی روک تھام بہت مشکل ہو جائیگی ۔ جب تک سلسلہ کے ساتھ نمبر اندازی نہ کسی آفیشل کو جانبچ کرنا مشکل ہوتا ہے ۔ اگر آنریبل ممبر کے اس سچیشن ( Suggestion ) کو قبول کیا جائے تو اکسافیز کی آمدنی میں کمی ہونے کا اندیشه ہے ۔

بھی رشوت ستانی کے بارے میں بھی کچھ کہنا ہے ۔ میں یہ نہیں کہتا کہ سرنشتہ آبکاری میں رشوت ستانی نہیں ہے ۔ ضرور ہے ۔ یہ ہر شخص کو ماننا پڑیگا ۔ اسکی بیخ کتنی تو نہیں ہوئی ۔ لیکن یہ ماننا پڑیگا کہ رشوت ستانی میں بڑی حد تک کمی ہو جکی ہے خصوصاً اعلیٰ عہدہ داروں میں رشوت کم ہو گئی ہے ۔ البتہ سب انسپکٹریں، سوکل انسپکٹریں اور نمبر اندازوں میں اب بھی باقی ہے ۔ بات یہ ہے کہ رشوت کا مرض ہمارے سماج میں اتنا زیادہ اثر کیا ہوا ہے کہ، یکدم اسکی بیخ کنی ہو جانا مشکل ہے ۔ لیکن یہ ماننا پڑتا ہے کہ رشوت میں کمی ضرور ہوئی ہے ۔ رشوت کا مرض ہوں ایکشن کے عین مقابل اور عین مابعد ان سوچیل الیمنش ( Unsocial elements ) نے اپنی لا قانونی حرکات سے بڑھایا سب انسپکٹریں اور سوکل انسپکٹریں کو پیسے دیکر سپیکڑوں ہزاروں درخت تو اشے کرے ۔ اس کی روک تھام یکدم مشکل ہے ۔ سرنشتہ آبکاری کی نسبت کہا جاتا ہے کہ رشوت ستانی پڑھ گئی ہے ۔ آفیشیسی سے کام نہیں ہو رہا ہے ۔ لیکن ہمیں یہ بھی دیکھنا ہے کہ

گزشتہ دو تین سال میں سرنشتہ آبکاری نے رشوت اور خلاف ورزیوں کے خلاف کتنا کام کیا۔ یہ ایک عام مرض تھا کہ اگر ۱۰۰ هزار درخت ہوتے تو ان میں سے ۵۰ ہزار درخت بلا نمبر اندازی اور بلا ادائی محصول تراش لئے جاتے۔ اس جانب سرنشتہ نے توجہ دیکھ موثر اقدام کئے ہیں۔ چنانچہ یکم اکتوبر سنہ ۱۹۵۱ع سے ۳۰ سپتمبر سنہ ۱۹۵۲ع تک تقریباً (۲۵۱۵) شراب کشی کی بھیتیات برآمد کی گئیں۔ بخمارے اور وڈر وغیرہ میں دھی میں ساتھ ساتھ خفیہ شراب کشی کے عادی تھے۔ انہیں یکڑنا مشکل تھا۔ معمولی جوان وہاں جاتا تو اسکو مار پیٹ کی جاتی۔ اسلئے ۵۰ سرکل انسپکٹریں اور ۶۰ سب انسپکٹریں نے ملکران مقامات پر دھاوا کیا اور اس طرح اس سال تقریباً ڈھائی ہزار بھیان برآمد ہوئیں۔ اسی طرح ۱۹۵۲ع تک (۱۳۸۹) بھیان قبضہ کرلی گئیں۔ اور جنوری سنہ ۱۹۵۳ع میں (۹۳۳) بھیان برآمد ہوئیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سرنشتہ آبکاری خلاف ورزیوں کے روک تھام کیلئے کسقدر تیزی سے کام کر رہا ہے۔ یکم اکتوبر سنہ ۱۹۵۱ع سے ۳۰ سپتمبر سنہ ۱۹۵۲ع تک (۹۱۹۶۰) درختان خلاف ورزی میں لے لئے گئے۔ اسکے لیکس کی رقم (۶۲۹۰۰۲۸) روپیے ہوئے اگر یہ درخت نہ ملے ہوتے تو یہ رقم مستاجر کے حیب میں چلی جاتی۔ اس کے منجامہ (۳۸) لاکھ روپیے سرکار کے خزانہ میں جمع ہو چکے ہیں۔ یہ سرنشتہ آبکاری کی کارگزاری ہے۔ ماہ جنوری سنہ ۱۹۵۳ع میں (۷۹۸۶۲) درخت خلاف ورزی میں لے لئے گئے۔ ان پر (۲۶۳۶۲) روپیے لیکس عائد کیا گیا۔ یہ بھی سرنشتہ کی افیشنیسی (Efficiency) ہی کا نتیجہ ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ سرنشتہ کی کارکردگی ترق کر رہی ہے۔ اس میں شکن نہیں کہ اس سے زیادہ سختی سے قدم اٹھانے کی ضرورت ہے۔ اس حکمہ میں رشوت ضرورتی اور جنگلات میں بھی رشوت ستانی ہے۔ لیکن اس کے باوجود ان محکموں کی افیشنیسی بہتر ہو رہی ہے۔ ان میں جو براٹیاں ہیں انہیں دور کرنے کی جانب حکومت مزید توجہ دے تو مناسب ہے۔ اتنا کہہ کر میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ سٹر اسپیکر مس۔ حکومت نے دو سال پہلے افاریشیشن (Afforestation) کی جو اسکیم چلانی وہ ناکام ثابت ہو چکی ہے۔ حکومت نے کرناٹک اور مرہٹواڑہ کے جن علاقوں میں اسی اسکیم پر زور دینا چاہئے تھا نہیں دیا اور فینانس کی کمی کا بہانہ کیا گیا۔ بتایا گیا ہے کہ سنہ ۱۹۵۱-۱۹۵۲ع میں یہاں میں (۰۰۰۰۰) ایکر کے رقم پر افاریشیشن کا کام کیا گیا اور سنہ ۱۹۵۲-۱۹۵۳ع میں افاریشیشن کا رقبہ (۶۰۰) ایکر بتایا گیا ہے۔ مرہٹواڑہ اور کرناٹک میں یہ بہت بڑا سوال ہے۔ اسلئے کہ وہاں جنگل کم ہیں۔ اس طرح سارے میں سو ایکر زمین پر افاریشیشن کا کام کرنے سے کیا اروزن (Erosion) کا سوال حل ہو جاتا ہے؟ اس پر ایک نامن (Nominal) رقم خرج کی جا رہی ہے۔ مجھے صاف صاف کہنا ہے کہ جب تک اس کام کے لئے مرہٹواڑی میں کافی رقم خرج نہ کی جائیگی اور زیادہ سائیٹ فک (Scientific) طریقوں پر یہ کام نہ ہوگا اس وقت تک کسی مفید نتیجہ کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ جن علاقوں میں اپر

خصوصاً تلنگانہ میں جہاں زیادہ جنگل ہیں وہاں افاریشن کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن جہاں جنگل نہیں ہیں وہاں افاریشن در حکومت کو زور دینا چاہئے۔

یہ کہا جانا ہے کہ رشوت ستائی ہوئی ہے۔ رشوت ستائی کی دو وجہات ہیں۔ ایک تو یہ کہ لوگوں کے اغراض بورے ہوئے کی صورت میں رشوت کا راستہ پیدا ہوتا ہے۔ اور اگر اوپر کا آپسوس کا سکشن رشوت لے تو نیجے کا استاف بھی رشوت لیتا ہے۔ اس سلسلے میں مجھے بدکہنا ہے کہ اگر عوام کی ضروریات کو ٹھیک طور پر بورا کیا جائے تو ایسی صوت میں رشوت میں کافی کمی ہو سکتی ہے مجھے خاص طور پر ان کو یا لوگوں کا ذکر کرنا ہے جو کیمیں چھوڑ کر پھر اپنے مقامات پر واپس ہو گئے ہیں۔ انہیں انکی ضروریات مہیا نہیں کی جاتیں۔ گھانس، لکڑی اور دوسری اس قسم کی ضروری چیزیں انہیں نہیں دی جاتیں۔ اسلئے وہاں رشوت کی صورت پیدا ہوئی ہے۔ فارشیں کے سلسلے میں مجھے یہ بھی عرض کرنا ہے کہ سنہ ۱۹۵۲-۵۳ع میں خانگی طور پر کثراکثریں کے ذریعہ درخت لکھانے کا کام کروایا گیا۔ لیکن میرے سامنے ایسی بہت سی مثالیں ہیں کہ ڈپارٹمنٹ نے کثراکثریں پر کثروں نہیں رکھا ہے۔ اس کا کچھ سیاسی پہلو بھی نظر آتا ہے۔ جن کثراکثریں کے کیسی لیکر کانٹریس کے لوگ منسٹر صاحب یا ڈپارٹمنٹ کے آفسر کے پاس جاتے ہیں ان کے بارے میں کوئی سختی نہیں برق جاتی۔ اور اگر انہوں نے اپنے کام میں غلطیاں کی ہیں تو ان سے کوئی باز ہوس نہیں کیا گیا ہے۔ ایم۔ ایل۔ اے۔ ملک نے میرے سامنے ایسے واقعات بتائے ہیں۔ تری پور اور راجشور کے کثراکثریں نے جتنے جنگل کا کثراکٹ لیا تھا اس سے زیادہ حصہ سے استفادہ کیا ہے۔ لیکن اس پر حکومت نے کچھ نہیں کیا۔ میرا خیال ہے کہ حکومت کو اس بارے میں سختی کے ساتھ عمل کرنا چاہئے۔ جیسا کہ ایسا نہو جنگلات کا صحیح فائدہ عوام اور حکومت کو نہیں ہو سکتا۔

باقی چیزیں جنہیں دوسرے آئریل ممبریں نے بیان کی ہیں میں انکو دھراتے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ مجھے شیڈولڈ کاشش کے بارے میں کچھ کہنا ہے۔ انہیں جو زمینات دیکھی تھیں وہ افاریشن کے اسکیم کے سلسلہ میں واپس لے لیکر ہیں۔ اس سے انہیں مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ تلنگانہ میں فارشیں کا علاقہ زیادہ ہے۔ اسلئے وہاں شیڈولڈ کاشش کے لوگوں کو دی کوئی ہوئی زمینات جنگل بڑھانے کی غرض سے فاپس حاصل کر لیتا مناسب نہیں ہے۔ جہاں تک ڈیولپمنٹ اسکیم پر عمل کرنے کا تعلق ہے خود حکومت نے اپنی ریورٹ میں کہا ہے کہ صرف نظام سماگر کے علاقوں میں ڈیولپمنٹ اسکیم کو عمل میں لا یا جائیگا۔ مانیز چندر ساگر اور ڈالنی یونٹ کے تحت چوپ فارشیں کی اسکیم ہے اسکو عمل میں نہیں لا یا جائیگا۔ حکومت نے اپنی ریورٹ میں اس چیز کو مان لیا ہے۔

نومبریز کے بارے میں حکومت نے اپنی ریورٹ میں جاب حاصل ہے جلا یا ہے کہ جو رقم مظہور ہوئی تھیں وہ نیانشل اسٹرینچنس (Financial Stringencies) کی

وجہ سے نہیں دیکھی۔ اس طرح وہاں بھی ناکامی ہوئی۔

فارسٹ ڈپارٹمنٹ کی ریورٹ دیکھئیں تو بتہ چلتا ہے کہ نعروہ کے طور پر حکومت یہ کہتی ہے کہ افروزشیں بڑھانا ہے، آمدنی بڑھانی ہے۔ لیکن حقیقت میں کچھ نہیں ہوتا۔ اسائے میں حکومت سے یہ اپیل کروں گا کہ ان چیزوں پر سائنسی (Scientifically) سوچ کر عمل کیا جائے۔

اسائے ڈپارٹمنٹ کے بارے میں مجھے یہ کہنا ہے کہ اس ڈپارٹمنٹ پر بحث کرے ہوئے کمیونسٹ پارٹی اور پی۔ڈی۔ ایف۔ پر الزامات لگائے گئے ہیں جسکے خلاف میں پی۔ڈی۔ ایف کے ایم۔ایل۔ ایز نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ میں صاف الفاظ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ”ٹری ٹوڈی ٹیا بر“ سے ہمیں کوئی اختلاف نہیں۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ جس طرح یہ اسکم حکومت کی جانب سے عمل میں لائی جا رہی ہے اسکے طرز عمل پر ہم اعتراض کریں۔ اسائے کوئی ایسا راستہ نکالنا چاہئے جسکی وجہ سے یہ اسکیم کامیاب ہو اس ڈپارٹمنٹ کے تعلق سے مجھے یہ بھی کہنا ہے کہ اگر غریب شراب پیتا ہے تو اسے بہت برا کہا جاتا ہے اور آمدنی حاصل کرنے کی غرض سے اس پر ٹیکس بھی لگایا جاتا ہے لیکن فارن لیکر ( Foreign Liquor ) کے تحت بجٹ میں کوئی رقم جمع نہیں کی گئی ہے اگرچہ گذشتہ بجٹ میں اس کا تذکرہ تھا۔ اس سے تو حکومت کی پالیسی یہ معلوم ہوئی ہے کہ اگر امیر شراب بھی پیتا ہے تو اسے ٹیکس برداشت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

اسکے بعد میں اسائے ڈپارٹمنٹ کی رشوٹ ستانی کی طرف گورنمنٹ کی توجہ میزول کرانا چاہتا ہوں۔ آج وہاں جو حالات باشے جاتے ہیں انکے بارے میں حکومت کو سریسلی ( Seriously ) سوچنا چاہئے۔ کئی آنریبل م جرس نے اس کا بھی تذکرہ کیا ہے کہ بڑے بڑے کٹشاکٹس کے ذمہ لا کھوں روپیہ ہے۔ ہاؤس میں جب اس قسم کا سوال کیا گیا تھا کہ کتنے ایسے کٹشاکٹس ہیں جن کے ذمہ سرکاری رقم باقی ہے تو اس وقت کہا گیا تھا کہ آنریبل منسٹر کے پاس ریورٹ نہیں ہے۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ بڑے بڑے کٹشاکٹس کے نام لا کھوں روپیہ واجب الادا ہے اسکو اسائے عمدًا ہم سے چھپایا جا رہا ہے تاکہ ہاؤس میں اس پر نکتہ چینی نہ ہو سکے۔ اس طرح کٹشاکٹس کو رعایت دیکر حکومت اپنے نصبان کی طرف راغب ہونے کی پالیسی کی میں سختی سے مخالفت کرتا ہوں۔ ہم چاہتے ہیں کہ جتنے ایسے لوگ ہیں جو سرکار کی رقم باقی ہیں انکے ناموں کی فہرست ہاؤس کے سامنے رکھی جائے اور اس رقم کی وصولی میں سختی سے عمل کیا جائے۔

کسٹمس ڈپارٹمنٹ کے سلسلہ میں ہاؤس میں یہ کہا گیا تھا کہ جب وہاں رٹرنچمنٹ ( Retrenchment ) ہوا تو سیلس ٹیکس ڈپارٹمنٹ میں ان لوگوں کو جگہ دیجائیگی۔ پچھلے سال ۱۹۴۷ء لوگوں کو کسٹمس ڈپارٹمنٹ سے علاحدہ کیا گیا۔ لیکن بجٹ میں جو فیگرس دئے گئے ہیں ان سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ وہاں اب کتنا مینیل اسٹاف ہے اور دوسرا اسٹاف کتنا ہے۔ گذشتہ سال کے بجٹ کے حوالہ سے میں کہہ سکتا ہوں کہ ۱۹۴۷ء تخفیف شدہ لوگوں میں سے ایک صرف ۳۵۔۰۰ آدمیوں

کو ہی ایزارب ( Absorb ) کیا گیا ہے۔ اب جیکہ اس ڈنارمنٹ کو بالکلہ ختم ہی کیا جا رہا ہے تو ہمیں چاہئے کہ وہاں کے لوگوں کو ایزارب کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ طریقہ اختیار کریں۔ اسکے لئے ہمیں ایک ایسی اسکیم سوچنا چاہئے کہ اس سے نہ صرف اس ڈنارمنٹ کے پرانے لوگوں ہی کو نوکری مل سکے بلکہ عام طور پر جو بیرونگاری ہارے باس یاٹی جاتی ہے اسکو بھی دور کیا جاسکے۔ اس بارے میں کیا اسکیم بنائی جانی چاہئے، میں اسکی تفصیلات ہاؤس کے سامنے نہ رکھتے ہوئے بھی کہونگا کہ اگر ایسی اسکیمات سے ہارا بیٹھ ڈیفیشٹ بھی ہو تو کوئی ہرج نہیں ہارے سامنے جو بروڈ کیوں اسکیمس ( Productive Schemes ) اور پلانس ہیں ان پر عمل کرتے ہوئے بیرونگاری کے مسئلہ کو حل کرنا چاہئے۔

کسٹمیں کے سلسلہ میں مجھے یہ بھی عرض کرنا ہے کہ جو اکسپورٹ ڈیوٹی وصول کی جا رہی ہے اسکی مقدار کیا ہے؟ اور اس سے ہمیں کہاں تک فائدہ ہو رہا ہے؟ اگر اس مقام کا معائندہ کیا جائے جہاں کسٹم ڈیوٹی وصول کی جاتی ہے تو اسے جل گا کہ در اصل جو آمدنی ہوئی ہے اس کا ۲۰% حصہ حکومت کے خزانہ میں داخل ہوتا ہے۔ باقی رقم کہاں جاتی ہے، یہ ہاؤس جانتا ہے۔ کیونکہ حکومت اکسپورٹ ڈیوٹی کو ختم ہی کرنا چاہتی ہے اس لئے میں اسپر زیادہ زوں نہیں دونگا۔

سرنشتہ جنگلات کے سلسلہ میں میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ محکمہ عوام کی نظروں سے بہت دوڑ ہے اور بہت کم لوگ اس محکمہ سے واقف ہیں۔ اس محکمہ میں بہت زیادہ ارز گولاریٹیز ( Irregularities ) ہیں جنکو فوراً دور کرنا چاہئے۔ اس محکمہ میں لاکھوں روپیہ کا کاروبار ہوتا ہے۔ یہاں جو رشتہ ستانی ہے اس کو دور کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس ضمن میں مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ بہ تک حکومت ان بڑے بڑے کیسیں پر جو خود حیدرآباد سٹی میں ہوتے ہیں سختی سے تدارک نہ کریں گی رشتہ ستانی کا بازار گرم رہے گا۔

آخر میں میں یہر ایک مرتبہ آریبل منسٹر کی توجہ اون آبکاری کے کنٹرا کٹریں کی طرف مبذولہ کرانا چاہتا ہوں جن کے ذمہ لاکھوں روپیہ کا بقايا ہے۔ کیا ان سے بھایا رقم وصول نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ بڑے آدمی ہیں؟ چھوٹے اور بڑے مستاجرین اور کنٹرا کٹریں میں فرق نہ کرتے ہوئے حکومت کو چاہئے کہ بھایا وصول کریں۔ نیز ان تمام یاتوں پر جنکا ہاؤس میں تذکرہ کیا گیا ہے عمل کرتے ہوئے حکومت کو اس یات کا ثبوت دینا چاہئے کہ وہ واقعی طور پر عوام کی بہتری کے لئے کام کر رہی ہے۔ اتنا کوئی ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

شروع یتک دنگا ریڈی۔ سٹر اسپیکر من۔ تبلیغ اسکے کہہ بیں ہر اعتراض کا علاج ہے علاج ہے جواب دوں جملہ اعتراضات یعنی متعلق عالم طور پر روسی ڈالٹا چاہتا ہوں جسکی بنا پر مجملہ بہت یعنی اعتراضات کے جوابات یعنی لدا ہو جائیں۔ اگر چیکہ اعتراضات کی تعداد زیادہ ہے لیکن انکی نوعیت میں کچھ زیادہ اتفاق نہیں۔ اعتراضات کا تعلق زیادہ تر رشتہ ستانی سے ہے اگر آریبل سب عنہ موجودہ قوانین اور میں سے فرائض کو بوقت

اعتراض ملحوظ رکھتے نہیں تو وہر گر اعتراض نہ کرتے کیونکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جواختیارات آپ نے میرے تقویض کئے ہیں میں انہیں من مانے استعمال نہیں کرسکتا۔ آج ہمارے باس جو نظام موجود ہے اسکے فوائد کو نظر انداز کرتے ہوئے اور انکا لحاظ نہ کرتے ہوئے یہ اعتراضات کئے گئے ہیں۔

سب سے پہلے میں محکمہ جنگلات کو لیتا ہوں۔ ابوزیشن کے آنریبل میرس نے یہ اعتراض کیا ہے کہ اب سے بہت سے لوگوں سے جنپیں پہلے زمینات دی گئی تھیں اب وہ واپس لی جا رہی ہے۔ اس میں ایک حد تک صداقت ہے کہ اسپر انہیں کاشت کرنے سے روکا جا رہا ہے۔ لیکن میں اس بات کیوضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ وہ زمین نہیں ہے جو انہیں کاشت کرنے کی غرض دیگئی تھی جو زمین انہیں کاشت کرنے کے لئے دیکھی تھی وہ واپس نہیں لی جا رہی ہے۔ اب سی ایک بھی مثال میرے باس نہیں ہے کہ جو زمین پہلے کاشت کرنے کے لئے دیکھی تھی اسے اب جنگل بڑھانے کی غرض سے واپس لی جا رہی ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص جنگل کاٹ کر کاشت کر رہا ہے تو ضرور اسکو واپس لیا جا رہا ہے۔ پولیس ایکشن اور اسکے فوری بعد کے زمانے میں جیکہ قانون نافذ نہیں تھا عوامی کارکنوں نے لوگوں کو ترغیب دی تھی کہ وہ کسی بھی زمین پر چاہے وہ زراعتی زمین ہو یا گائٹران ہو یا پرمپوک ہو، کاشت کریں۔ میرے پیش رو حکام نے بھی زراعت کی اہمیت کا لحاظ کرتے ہوئے ایک گشتی جاری کی تھی کہ حتی الامکان کاشت کو برقرار رکھا جائے اور اب میں نے بھی ایسا ہی حکم دے رکھا ہے۔ لیکن سنہ ۱۹۴۹ع کے بعد کچھ جنگلات کائے گئے یا گائٹران میں لوگوں نے کاشت کرنا شروع کیا تو انہیں منع کیا گیا۔ ایسا حکم دینا میں نے اسلئے ضروری سمجھا کہ ریاست کو جنگلات کے کائے جانے کی وجہ سے جو تقصیان ہوگا وہ نہونے پائے۔ کیونکہ جنگلات کی موجودگی سے جو فائدہ ہوتا ہے وہ اس زراعت سے بھی بہت زیادہ ہے۔ اسکو کائے کے بعد وہ فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ پنج سالہ پلان کے تحت ہم پراجکٹس بنانا چاہتے ہیں۔ زراعت کو ترقی دینا چاہتے ہیں اور ملک کو خوشحال بنانا چاہتے ہیں۔ لیکن یہ سب کام بارش ہی پر منحصر ہیں ہاگر بارش نہ ہو تو پراجکٹس فیل ہو جائیں گے اور زراعت نہ سکے گی۔ یہ چیزیں اگر نہ ہوں تو ریاست میں کسی قسم کی بھی ترق نہ ہو سکے گی۔ یہ مسلمہ بات ہے کہ جنگلات کی وجہ سے بارش ہوتی ہے۔ پولیس ایکشن کے بعد ہمارے ملک کے نصف سے زیادہ جنگلات بعض لوگوں نے قانون کو اپنی ہاتھ میں لیکر کاٹ دیتے ہیں۔ اس وجہ سے پولیس ایکشن کے بعد سے بارش میں کمی ہو گئی ہے۔ یہاں بعض آنریبل میرس نے تذکرہ کیا ہے کہ میں ہٹواری میں چونکہ جنگلات نہیں ہیں اسلئے وہاں بارش کم ہوتی ہے اور وہاں جنگلات لگانے کا کام شروع کرنا چاہتے ہیں۔ میں اسکو مانتا ہوں کہ ہمارے اسیث میں جنگلات کی ضرورت ہے۔ جنگلات کے وقیعہ کاشتکاروں کو واپس دینے کا جو مطالبہ کیا جا رہا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ اس سے بعض لوگوں کو انفرادی طور پر تائندہ پہنچے۔ لیکن میں انفرادی تقصیان کو ریاست کے تقصیان پر ترجیح دیتا ہوں۔ انفرادی فائدہ کے مقابلہ میں ریاست کے فائدہ کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ آبکاری کی

بالیسی کے متعلق مصادد پاتبین کمی گئیں۔ کسی نے کہا کہ کنٹراکٹریں سے بقايا وصول نہیں کیا جانا ہے۔ کسی نے کہا کہ بقايا کے وصول میں شدت کی جاتی ہے۔ رشوت کے بارے میں بھی کہا گیا کہ آبکاری اور جنگلات میں رشوت بہت لی جاتی ہے۔ میں اسکو مانتا ہوں۔ صرف آبکاری اور جنگلات ہی میں نہیں بلکہ ملک کے ہر شعبہ میں رشوت جلتی ہے۔ نکن رشوت دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک تو سنگین قسم کی رشوت۔ بغیر کچھ دئے کے کوئی عملہ دار یا ملازم کوئی کام انجام ہی نہ دیتا۔ ایک وہ رشوت ہے جو کام حسب منشاء کرنے کے بعد اگر کوئی بخشش کے طور پر کچھ دے تو لے لے۔ میں چیلنج کے طور پر کہونگا کہ سرستہ جنگلات و آبکاری میں رشوت ستانی فی روپیہ باہر آنے کم ہو گئی ہے۔ اور حس حد تک لی جاتی ہے اگر چیکہ میں اس کا سخت مخالف ہوں اور یہ نہیں کہتا کہ، جو لوگ ایسا کر رہے ہیں وہ اچھا کر رہے ہیں۔ لیکن اتنا کہونگا کہ کارروائی میں رکاوٹ پیدا کر کے حاصل نہیں کی جاتی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ لوگ اپنے فائدہ کی غرض سے یا کچھ کام نکالنے کی غرض سے ملازمین آبکاری کو ترغیب دیکر طور پر بخشش کے کچھ بدیتے ہوں۔ عوام کو پریشان کر کے رشوت لینے کا یا کام میں رکاوٹ پیدا کر کے رشوت لیتے کا جو طریقہ ہے میں یقین کے ساتھ کہ سکتا ہوں کہ ہمارے سرنشیتوں میں مسدود ہو گیا ہے۔ البتہ لوگ اپنا کام نکالنے کے لئے پوشیدہ طور پر کچھ دیدیتے ہوں تو میں سمجھتا ہوں اسکا انسداد ذرا مشکل ہے۔ تا ہم اس طریقے سے بھی اگر کوئی لیتے ہوں اور اسکی اطلاع مجھے دیجائے تو میں انکے خلاف سخت سے سخت کارروائی کرنے کے لئے تیار ہوں اور میں خود اس کا انتظام کر رہا ہوں کہ ایسے لوگوں کو باہر لا کر انہیں گرفتار کرایا جائے۔

کہا گیا ہے کہ بڑے بڑے مستاجرین کے ذمہ کافی بقايا ہے اور اون سے وصولی کی کوشش نہیں کی جائی۔ آنریبل ممبر فار اپا گزوہ نے صاف صاف کہا کہ بقايا کی وصولی کے بارے میں آنریبل منٹر متعلقہ نے عمدًا چشم پوشی کی ہے۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ انہوں نے جو کچھ کہا ہے اسکے بارے میں حقیقت معلوم کرنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ اگر یہ حقیقت ہوتی تو میں اسکو قبول کرنے میں شرم یا ذر محسوس نہ کرنا۔ آنریبل ممبر نے مجھ سے ہاؤس میں یہ دریافت کیا تھا کہ کن تعلقون اور کن ضلعوں میں کتنا کتنا بقايا ہے اور کس کے قام پر ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل سبز اگر محاسی سے واقف ہوتے تو انکو معلوم ہوتا کہ اس قسم کا تفصیلی تختہ مرتب کرنا دو چار سوئے سے کم کا کام نہیں ہے۔ ایسا سوال سپلیمنٹری کوئی سچیں کے طور پر پوچھا گیا۔

شری وی۔ ڈی۔ ڈی۔ دیسپانڈری سے۔ ہم نے یہ سوال کیا تھا کہ ڈی۔ ڈی۔ ڈی۔ اٹالیہ کے ذمہ کتنا ہتھا ہے۔

شری وی۔ ڈی۔ ڈی۔ دیسپانڈری۔ ہاں۔ تو مجھ کیا معلوم تھا کہ آپ سپلیمنٹری کوئی سچیں اس قسم کا کریں گے۔ اگر مجھ سے خواہ میں یہ معلوم ہو جاتا کہ آنریبل ممبر اس قسم کا سوال کرنے والے ہیں تو میں اس کا سواد اپنے ساتھ لایا۔ کل ہی اگر آنریبل ممبر

شارٹ نوٹس کوئی سچن کر دین تو میں اس کا جواب دینے کے لئے تیار ہوں - لیکن میں کہونگا کہ پدگان کا کوئی علاج نہیں ہے - پدگان کی جائے تو یہ صحیح نہ ہوگا - ہمارے ہاں سب کے ساتھ یکسان عمل ہوتا ہے - میں دعوے کے ساتھ کوئی سکتا ہوں کہ بقايا کی وصولی کی ممکنہ کوشش کی جا رہی ہے، چنانچہ دیڑھ سہیں پہلے میں نے حکم دیا ہے کہ ہر باتی دار کو پندرہ دن کی نوٹس دیجائے کہ وہ پندرہ دن میں رقم داخل کر دے اسکے بعد اسکو ایک دن کی مهلت نہ دیجائے شرطیکہ وہ استطاعت رکھتا ہو اور اگر استطاعت نہیں رکھتا ہے او: رقم اقساط سے وصول ہو سکتی ہے تو اقساط مقرر کر کے وصول کی جائے اور اگر بالکل نادار ہو تو اخراج کا عمل کیا جائے اس طرح نوٹس ہے میں جو چار کروڑ کا بقايا ہے اس کا پورا پورا فیصلہ ہو جائیگا میں نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ اگر کوئی عہدہ دار میرے اس حکم کی تکمیل نہ کریگا تو وہ خدمت پر نہ رہ سکے گا آپکو معلوم ہونا چاہئے کہ بقاۓ کی وصولی میں میں نے کوئی رعایت نہیں کی ہے - اس سال کے ختم تک کل بقاۓ کا تصفیہ ہو جائیگا -

رشوت کے انسداد کے بارے میں جیسا کہ میں نے ابھی کہا ہے کہ حکومت کی جانب سے اسکے انسداد کی پوی ہوئی کوئی کوشش کی جائیگی - لیکن یہ آنریبل میرس کا بھی کام ہے کہ عوام میں ایسی نیتی ( نیتی ) پیدا کریں - جب تک نیتی ( نیتی ) پیدا نہیں کی جائیگی رشوت بند نہیں ہو سکتی - سردار ہٹلیل جب یہاں آئے تھے تو ہم کانگریسیوں نے اونس سے کہا تھا کہ یہاں رشوت بہت چلتی ہے، اسکے متعلق کیا کیا جائے تو انہوں نے کہا نہا کہ " واج من اچھا نہیں ہے" - یعنی ہم کانگریسیوں کو انہوں نے کہا تھا کہ ہم ٹھیک طور پر واج ( Watch ) نہیں کر رہے ہیں - میں نے ابندا سے اپنا پوزیشن صاف رکھا ہے - میں نے جو جو انتظامات کئے ہیں جھووا کر اسکی ( ۱۷۵ ) کاپیاں آپکو تسلیم کی گئی ہیں - کانگریس کے دفتر پر اونس پی - ذی - ایف - کے دفتر پر روانہ کئے گئے ہیں اور حیدر آباد اسٹیٹ میں جتنے آفس ہیں سب کو ایک ایک کاپی روانہ کی گئی ہے اور اونس سے یہ استعمال کی گئی ہے کہ میں نے اپنے سرنشتہ میں یہ یہ چیزیں کی ہیں - اسکے خلاف کوئی چیز پائی جائے تو اسکی اطلاع مجھے دیں - مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اسکے باوجود آج تک کسی آنریبل میرس نے یا کسی اور صاحب نے کوئی شکایت نہیں کی اور آج اس ہاؤس میں یہ کہا جا رہا ہے کہ وقت پر کام نہیں کیا گیا - میں اب بھی یہی کہوں گا کہ اگر کوئی درخواست پیش ہو جائے تو میں نے ایسا انتظام کیا ہے کہ ( ۱۷۸ ) گھٹٹے کے اندر اس کا تصفیہ ہو جائیگا - اگر ایسا نہ ہو تو مجھے اطلاع دیجائے اور میں اسکا انتظام کروں گا - اگر کوئی اطلاع ہی نہ دے تو عہدہ داروں کی اطلاع کے مطابق اور آنریبل میرس کے سکوت سے میں یہی نتیجہ نکالوں گا کہ کام ٹھیک ہو رہا ہے - آنریبل میرس کی ذمہ داری میری ذمہ داری سے کچھ کم نہیں ہے - اسکو یہی پیش لظر رکھنا ضروری ہے -

ایک چیز یہ یہی کہی گئی کہ آبکاری کا خرچ دن بدن زیادہ ہوتا جا رہا ہے - میں پیشجاہتا ہوں گہ خرچ کس تباہی سے بڑھا ہے، اسی پر غور نہیں کیا گیا ہے - اسوقت چو

اخراجات میں وہ فی رواہ ایک آئندہ تین سالی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی محکمہ ایسا نہیں ہے جسکے ذریعہ سے اپنی زیادہ آمدی وصولی ہوتے کے باوجود اسکا خرچ اتنا کم ہو۔ آبکاری کا نظم و نسق التہائی ثنا ب کے ساتھ چل رہا ہے۔ میں نے جب اس پر غور کیا تو کروڑباری تجربہ رکھنے کی وجہ سے بھی اسپر بہت تعجب ہرا۔ آبکاری اور جنگلات کے محکمہ کا انتظام دلی اسما انتظام نہیں ہے لہ کھر پہنچ ہرجائے۔ بہ جنگلات کا انتظام ہے۔ دوسرے سریشتوں کے انتظام کے مہل نہیں ہے۔ اسیں صرف دفترت کا ہی کام نہیں ہے بلکہ جسمی محنت ڈبھی دخل ہے۔ گزشتہ سال کے مقابلہ میں جو اضافہ خرچ ہوا ہے اسکو دیکھیں نو معلوم ہوئا لہ دس ہزار روپیہ تاؤب رائٹرس کی خریدی کیلئے رکھئے گئے ہیں۔ اس سے زیادہ کوئی انفافہ نہیں ہے۔

آبکاری کی بالسی سے متعلق اعتراض کیا گیا ہے اور بہت سی منضاد باتیں کہی گئی ہیں۔ ٹری ٹو دی ٹپر (Tree to the tapper) کی اسکیم کو منسوخ کرنے کے متعلق اعتراض کیا گیا ہے۔ یہ وہ چیز ہے جسکو میرے دوستوں کے مقابلہ میں میں نے پہلے ہی محسوس کیا تھا۔ میرے دوست کہہ رہے ہیں کہ بائی الکشن کے اغراض کیلئے میں نے وہ اسکیم پیش کی تھی اور ایلکشن حیثیت کے لئے اس قسم کے سلوگنس (Slogans) لکھنے لگئے ہیں۔ لیکن میں ریکارڈ سے ثابت کر سکتا ہوں کہ اس کو روپی عمل نہ لائے کیلئے کن کن بازیوں اور اشخاص کی جانب سے کوشش کیتی ہے۔ میں ان اخبارات کے کنشکس (Cuttings) پیش کی سکتا ہوں جنکے ذریعہ اپوزیشن پارٹی نے اس اسکیم کے خلاف پروپگنڈا کیا ہے۔ اس اسکیم کو روپی عمل لائے کیلئے جنگلوں اور وینگل کے مسافر بن گلوں میں میں نے مقام کیا اور آئندہ دس تراشن والوں کو وہاں بلایا۔ میں نے تقہیم کی تو اون لوگوں کو یہ سمجھایا گیا کہ رنگا رینڈی آبکاری کے سامنے ہیں اور انکی باتوں پر عمل کر کریں تو تم لوگ تباہ ہو جائیں گے۔ وہ بیس روپیہ بر کوئی درخت دینا چاہیں تو تمہیں دس روپیہ ہر لینا چاہئے۔ اس طرح سے میری اور ہمارے ناظم، نائب ناظم، انسپکٹر اور غیرہ کی کوششوں کے باوجود غلط پروپگنڈہ کر کے ہماری کوششوں کو نام کا بنانے کی کوشش کیتی۔ عہدہ داروں میں سے ایک آدمی ایسا ہوا ہو گا جو یہ سمجھتا ہو کہ اس طریقہ میں نقصان ہے۔ کیونکہ جہاں ہزاروں کی تعداد اسکی حمایت ہو سکتی ہے وہاں ایک آدمی عہدہ دار ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ حیثیت جمومی مجھے اپنے عہدہ داروں پر اطمینان ہے کہ ”درخت تراشن والے“ کی جو اسکیم ہے اوس کو روپیہ عمل لائے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ اسکیم کی مخالفت کی جائیگی۔ لیکن مخالفت کے باوجود ہم اس اسکیم کو روپیہ عمل لائے کی مدت رکھتے ہیں۔ البتہ گزشتہ مرتبہ یہ ہوا کہ جب میں اس اسکیم کو روپیہ عمل لائے کے لئے کیا تو لوگوں میں کچھ غیر معمولی پروشاںی بھی پیدا ہو گئی تھی۔ پارش نہ ہونے کی وجہ سے کمیت سو کو کچھ تھے۔ زراعت نہیں ہو رہی تھی۔ عوام کہرا رہے تھے۔ اوس کے علاوہ کمیٹی میں یہ اسکیم، آہان کو منتظر ہوئی اور مجھے سال تھم ہوتے ہیں پہنچ صرف (۱۰) روپیہ میں اس کو نافذ کرنا تھا اس لئے عجلت میں کام کیا گیا جس میں دوختوں کی فروختگی کے سلسلہ میں گیا تو جہاں میں نے ایک درخت کی قیمت (۲) روپیہ لکھا وہاں پر درخت (۱۰) روپیہ میں مانگا گیا اور جہاں (۲) روپیہ قیمت لکھا گئی وہاں (۰) روپیہ

میں مانگا گبا۔ اس طرح ہارا مذاق اڑا با گبا۔ مجھے ان لوگوں کر سمجھائے کے لئے کافی موقع نہ مل سکا۔ اس لئے ان وجوہات کی پاٹ دریہ اسکیم روپہ عمل نہ لائی جاسکی۔ آنر بیل مجب فار اپا گزوہ نے جو کچھ کہا مجھے اون کی نیک نیتی در بھروسہ ہے۔ ممکن ہے آپ ویسے نہ ہوں لیکن آپ کے برونو ویسے نہیں۔ انہوں نے علی الاعلان اتنے آپ کرپی۔ ڈی ایف۔ کے کارکن کمہ کر ہمارے سامنے اس اسکیم کے نلاف پروگرمنڈ کیا۔ اگر چیکہ گزشتہ سال کے مقابلہ میں اس سال ذہنیتیوں میں کافی تبدیلی پیدا ہو گئی۔ اس کے بہش نظر میں امید کرتا ہوں کہ آیندہ اس قسم کی حرکتیں نہ ہونگی۔ ہم یقیناً اس اسکیم کو روپہ عمل لاسکینگے بہ شرطیکہ خدا بھی ہماری مدد کرے۔

شریعتی اروٹھہ کلادیوی (آلر)۔ آپ اگر درخت کی قیمت (۰۰) روپیہ رکھئیں تو یقیناً یہ اسکیم فیل ہو جائیگی۔

شری کے۔ وینکٹ ونگا ریٹی۔ ہم ایک طرف پروہیبیشن کو مانیں اور دوسری طرف یہ بھی دیکھیں کہ زیادہ آمدی ہو تو ایسا نہیں ہر سکتا۔ ہم متضاد ہاتوں کو ساتھ لیکر نہیں چل سکتے۔ نہ ایسے مضاد خیالات رکھ کر کوئی کام ہم کرسکتے ہیں۔ اگر ہم کو ذمہ داری قبول کرنے ہے تو کسی ایک طریقہ کو اختیار کرنا پڑیگا۔ اگر چیکہ میں اس کا حامی ہوں کہ پروہیبیشن لایا جائے۔ لیکن میں یہ نہیں کرسکتا کہ ایک طرف پروہیبیشن کے لئے کوشش کروں اور دوسری طرف لوگوں سے یہ کہوں کہ زیادہ پیو اور زیادہ پسے دو۔ آپ کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ کہیں کسی درخت کی قیمت (۰۰) روپیہ لکھی گئی اور کہیں کسی درخت کی قیمت (۰۱) روپیہ بھی لکھی گئی۔ آپ اسکیم کی ہو ری تفصیلات نہیں جانتے۔ اس وجہ سے ایسی غیر صحیح پیز کمہ رہے ہیں۔ مجھے تو ایک طرف گورنمنٹ کے سامنے یہ ذمہ داری بھی قبول کرنی تھی کہ آمدی میں کوئی کمی نہ ہو اور دوسری طرف یہ بھی بتانا تھا کہ اس سے عوام کو بھی زیادہ فائدہ ہو گا۔ میرا یہ سلوگن (Slogan) تھا کہ درمیانی آدمی جو فائدہ حاصل کر رہا ہے وہ فائدہ راست طور پر تراشنے والوں کو ہو۔ یہ پیز عمل میں لائی جاسکتی ہے۔ لیکن ان ہاتوں کو نہ سمجھہ کر اعتراض کیا جا رہا ہے۔ مجھے یہ بھی دیکھتا تھا کہ آبکاری کی آمدی میں کمی نہ ہو اور دوسری طرف عوام کو بھی فائدہ ہو۔ اگر میں اس میں روپیہ آٹھ آنے کی کمی کر دیتا تھا وہ بھی مشکل تھا اور اگر دوسری طرف میں رقم بڑھاتا تو یہ اعتراض کیا جاتا کہ رنگاریٹی نے زیادہ رقم حاصل کریں کے لئے اس نعرہ کا ڈھونگ رچا یا ہے۔ اس لئے یہ کوشش کیکھی کہ معاملات میں جو هر اجھا ہوتا ہے اوس رقم کا اوسط نکال کر فی جھاؤ آٹھ آنے کی کمی کیکھی۔ لازماً اس کا نتیجہ یہ ہو جاتا تھا کہ درمیانی آدمی کو منافع کم ہو کر تراشنے والوں کو زیاد، فائدہ ہو جاتا تھا۔ چنانچہ وہاں کے بعض لوگوں نے اس اسکیم کو ویلکم کیا۔ جب انہیں یہ تفصیلات سمجھائی گئیں تو انہوں نے اسکی تعریف کی۔ سیامی پارٹیوں کے جو کارکن مخالفانہ پروپگنڈہ کرتے ہیں اون کو تو سامنے آئے کچھ پہیجا۔ کچھ سوالات انہوں نے کثیر۔ لیکن جب ان کو تفصیلات سمجھائی گئیں تو وہ قائل۔

ہرگز من - گوں سے - اس سے دن - لیکن دھوستوں کی تعداد ہب کم بھی بھی ملار اج جے حاصل نہیں نہیں ہے جسے دھرستوں کو قبول کر کے تو ایک عدالت مددی سے جو بھی ہے۔ اور وہ جسے ان دھرستوں کو نامسطور کیا گیا۔ میں سے دیہ میں سے نہیں بلکہ میں کے سعی پر دوڑا ناکھجئے۔ حکومت خاتمی شے۔ سے نہیں سے اسے روپ مدل لانے کی گوئیں لون - میں آپ بوسدھ سے مددی سے ایجاد - روپ مدل لانے کے لئے اگر بھی مسکلات اور بھائیوں مدل میں شے میں۔ سے میں وہیں سرلکری ہیں۔ ان اسکم کو روپیہ عمل لانے کے مددھ میں کے سماں نہیں ایک سماں ساحر نے بھی سادھے بڑے ہو حکومت اوس کے شے سے۔ ملکر میں۔ سے دیہ اسکم اسی وقت روپیہ عمل لانی حاصل کیے ہیں۔ اسکم کے شے سے اسی وقت روپیہ عمل لانی حاصل کیے ہیں۔ اسکم کے شے سے اسی وقت روپیہ عمل لانی بھی نہیں۔ کسی کے نہیں سے وہ تک ایسی میں گریبیوں نہیں۔ جب اے امر کا اطمانت ہو جاؤں تک بیویہ اسکم اچھی سے درروپیہ مدل لانی جسکی کی۔ اس وقت میں ہوا ہے کہ اگر زید ذہنی معاملہ نہیں ہے وہ اے۔ نہیں کریا ہے سروہ نہ صرف اسکی جائیداد ضبط کر لی جاتی ہے ملکہ ناؤں ہاں اور مردوں سے۔ سی اثر ریا ہے۔ لیکن حب میں اسکم روپیہ عمل لانی حاصل کی سر نے ناؤں ہاں اور بھیں ٹیکا۔ صرف ایک ادمی ہی اس سے مافر ہوئا۔ خراہ بخرا اس کے سعین وہ بھایا جاتا ہے۔ اے اسکم کو روپیہ عمل لانے کیلئے سوامی اسہا صریوی ہے او بھی اندھے ہے آئندہ سال تک عوام اس سے اپھی طرح واقف ہو جائے گے۔ اور یہ اسکم روپیہ مدل لانی جاسکتی ہے۔

کہ دیسے تھے میں جو اعراض ناگاہے اوس کے متعلق میرا کہنا ہے کہ کہ احمد نے حب دسا۔ وہی ہے۔ اگر آپ کو یہ طریقہ سنتے نہ ہو دوسرے احکام وضع کیا ائے۔ اوس کی مادی دچکتی ہے۔ لیکن موجودہ احکام کی خلاف ورزی نہیں ہو سکتی۔ ہم نے "ڑی نہ دی نا۔" کی جو اسکم منثور کی ہے اگر اوس بر عمل کیا جائے تو گندہ دینے کا طریقہ ختم ہو سکتا ہے۔ اس کے سوا "ڈی اور طریقہ نہیں ہو سکتا۔ اگر اس اسکم بر عمل نہیں ہو عم بوجگے دیے رہا ہڑیا۔"

ایک طرف ہرے استنام بیس روپے ایک لئے کوئی کوشش حاصل ہے میں نہیں کہہ سکتا کہ نہ نس جانتے ایک لئے کوئی کوشش حاصل ہے۔ دوسری طرف ہماری مسکلات میں اضافہ لیا جاتا ہے۔ نہ نہیں جانا ہے نہ حدر آباد میں سندھی کی جو دکانیں ہیں انہیں شہر سے اہر کر دیا جاتے۔ اگر ایسا لیا جائے تو آدنی کم ہو لر بیس بچس لاکھ ہو جائیں گی۔ تاہم ہید آیا۔ اور سکدر آباد کی دہنوں کو شہر سے باہر رکھ کے سلسلہ میں میں ایک اسکم مرتب کر رہا ہوں۔ تو اوس کا کیا اثر ہو گا۔ عقریب یہ اسکم پیش کیجا یہی ہے۔ لیکن نتیجہ کیا ہو گا؟ بجائے ایک کروڑ کے آدنی ۲۰ لاکھ کی رہ جائیں گی۔ دوسری دوکانوں کو ناہ۔ نکالیے کے سلسلہ میں بھی ستیہ گرہ اور مختلف قسم کی دھمکیاں دیکھیں۔ یہ تو ایسی باتیں ہیں کہ جن بر عمل کیا جانا درست نہیں۔ لیونکہ اگر اس بر عمل کیا جائے تو آدنی میں کافی کمی ہو جائیں گی۔ میں رائچور گیا تھا۔ وہاں تین دوکانوں کو شہر سے باہر کرنے کے لئے کچھ گزروں کیجئیں۔ میں سنے جب اس سلسلہ میں معافون کیا تو

یتھے چلا کہ ان دوکانوں کو نبديل درنے کے لئے معمول وجو عات نہیں ہیں - البتہ ایک دکان کی حد تک یہ معلوم ہوا - اس نو تبدیل کرنا ضروری ہے - لیکن وہ دوکان آئندہ سال کے ہر اج سے پہلے تبدیل نہیں ہر سکنی - مبینے خود وہاں کے بینے والروں سے اس بارے میں پوچھا کہ ان کی لبا رائے ہے - انہوں نے کہا کہ جب ہمارے کاؤن کے بڑے لوگ یہ چاہتے ہیں یہ دکان شہر کے باہر رہے تو اسکو باہر کر دیجئے اور ہم وہیں جا کر پیشئیں گے - شہر حیدر آباد میں دونین دکانوں کو مسدود درنے کے متعلق درخواستیں پیش ہوئی تھیں - جب ان دوکانوں پر مسدود کر دیا گیا تو اس کا نتیجہ یہ نکلا لہ گھر گھر سیندھی پکنے لگ گئی - اس پر وہاں کے لوگوں نے کہا کہ اس سے تو ہمارا ناک میں دم آگیا - میں نے اس سلسلہ میں ناظم صاحب سے ، آریہ سماج والوں سے کانکریس سے اور وہاں کے دیگر پبلک اداروں سے دریافت کیا - سب نے اس چیز کو تسلیم کیا لہ دکان بند ہو جانے سے ہر گھر میں سیندھی شراب بک رہی ہے -

شری کے - وینکٹ رام راؤ - اگر سیندھی کی بجائے نیرے کی دکانیں کھولی جائیں نو اچھا ہوگا -

شری وینکٹ رنگاریڈی - اس بارے میں بھی ایک درخواست میں ہے پاس ہوش ہوئی ہے - ( Laughter ) نظام آباد کے ایک صاحب راج شنکر گورڈ جو ایک ال - ال - بی - میں انہوں نے نیرہ کی دوکان کھولنے کے متعلق درخواست دی ہے - عنقریب وہ دکان قائم ہو جائیگی آپ حضرات بھی اوس سے استفادہ حاصل کر سکتے ہیں - Laughter  
شری بھی - ہنمٹ راؤ - کیا گاندھی بھوون کے بازو نیرے کی دوکان قائم کرنے کی اجازت دیکھی ہے ؟ ( Cheers ) Laughter

شری وینکٹ رنگاریڈی - یہ دکان پی - ڈی - ایف آفس کے بالکل متصل قائم ہو گی - ڈپارٹمنٹ میں افیشنیس سے کام ہورہا ہے یا نہیں اس کے متعلق بھی کہا گیا ہے - گزشتہ مال ایکٹویر ، نومبر اور دسمبر کے مہینوں میں ( ۲۰۵۹ ) مقدمات خلاف ورزی کے سلسلہ میں دائٹ ہوئے اور اس مال ( ۶۲۸۰ ) مقدمات دائٹ ہوئے - ان کے متعلق تحقیقات کیجا رہی ہے - ان تینوں مہینوں میں ( ۷ ) سو مقدمات کا اضافہ ہوا - اس سے معلوم ہو گا کہ ہمارا حکم آنکھ پنڈ کر کے کام کر رہا ہے یا افیشنیس سے کام کر رہا ہے - ۱۱۳۴ عہدہ داروں پر مقدمات چلائے گئے جن میں سے ایک ستمتم ( ۷ ) انسپکٹریں اور ( ۲ ) سب انسپکٹریں ہیں - نلگنڈہ کے متعلق کہا گیا کہ وہاں زیادہ افیشنیس سے کام نہیں ہورہا ہے - میں نے جو فیگرس ( Figures ) ابھی بتائے ہیں اون میں نلگنڈہ کے انسپکٹروں اور سب انسپکٹروں کی تعداد بھی شامل ہے - ہم فرشتہ تو نہیں کہ مس بکچے ایک دم کر بھیں - انسانی بس کی حد تک جو کچھ کام کیا جاسکتا ہے وہ کیا جا رہا ہے - آپ اگر قریب سے ہماری کوششوں کو دیکھتے تو میں سمجھتا ہوں کہ میرے ڈیمانڈ ہر کوئی کٹ موشن پیش ہی نہ ہوتا - Laughter

حالانکہ میں نے اس کی دعوت دی تھی اور میں نے اپنی کارگزاری کی مطبوعہ:

کیاں بھی آرجن سپرس کو دی ہیں۔ جنگلات کی نسبت میں ۶۱ اور ۶۲ فصلی کے اعداد شلانا ہوتے ہیں اور فسیں جنگلات کے (۶۲۵) مقدمات اور فسیں (۷۹۲۶) کے مقدمات میں دوان اور جرمانہ کیا گیا۔ منہ ۶۱ میں (۲۰۵۰) روپیہ اور منہ ۶۲ میں (۲۰۰۰) روپیہ قوان و جرمانہ وصول ہوا۔ ہاؤس کو معلوم ہو گا اور یہ کوئی واڑی بات نہیں ہے کہ نواس اکشن کے بعد جنگلات بریاد ہوئے اسکا انسداد کیسے ہوا؟ میں نے منک مرکزی عالیٰ کے ان جملہ درختوں کی گوشوارہ بنادیا ہے۔ ان کی پیڑوں پر جنکر درخت کئے گئے ہیں میں نے تعریف کیا ہے۔ اس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ کتنے درخت تھے اور کتنے کٹ گئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں اس کام کی اہمیت کو وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جو اس کام کا تجربہ رکھتے ہیں۔

**شی. گوپیڈی گانگارےڈی (نیمرل-آام) :-** کیا آپنے سوچ یہ تہکیکاں کی ہیں؟

**شری وینکٹ رنگاریڈی**۔ میں اگر کوئی فرشتہ بھی ہونا تو یہ پورا کام اکیلانہ کر سکتا۔ ایک نظام بھی نہیں کرو سکتا۔ ڈویزنل آفیسر بھی نہیں کرو سکتا۔ ان کثیر ہوئے درختوں کا رجسٹر تیار کروادا گیا ہے جس کے دیکھنے سے معلوم ہو گا کہ کس نمبر کا درخت کتنا ہے۔ اس سے آسانی سے تنقیح ہو سکتی ہے۔ چنانچہ میں نے خود اس رجسٹر کو دیکھا کہ ان مقامات پر پہنچا اور ان درختوں کو تلا ہوا ہایا۔

**شری وی۔ ڈی۔ دیشپاندھے**۔ کیا آپ نے سربراہیز وزٹ (Surprise Visit) کی ہے؟

**شری وینکٹ رنگاریڈی**۔ سربراہیز وزٹ سے کوئی چیز معلوم نہیں ہوئی۔ رجسٹر لیکر ان افسروں کے ساتھ جا کر ہی دیکھنا پڑتا ہے۔

سیندھی کی نسبت یہ بھی کہا گیا کہ اس میں کلورو ہائیڈریٹ ملائکر قروخت کی جاتی ہے۔ اسے معلوم کرنے کے لئے حال ہی میں ایک الہ ایجاد ہوا ہے۔ ایسے (۵) الے منگوا کر ہر مہتمم کے پاس دیدنے گئے ہیں۔ یہ الے سب انسپکٹر اور انسپکٹر کو بھی دیکھ کی جویں ہے۔ لیکن رقمی قلت کی وجہ سے اس جویں پر عمل نہ ہوسکا۔ اگر یہ الے سب انسپکٹر اور انسپکٹر کو سربراہ ہو جائیں تو سیندھی میں کلورو ہائیڈریٹ ملانا بالکل بند ہو جائیگا۔

**شری انت دیڈی** یہ الے کب دئے گئے ہیں؟ نظام آباد میں تو ایسا کوئی الہ نہیں آتا۔

**شری وینکٹ رنگاریڈی**۔ یہ الے آکر دو ڈھائی ماہ کا عرصہ ہوتا ہے۔ اس پر تمہریہ کیا گیا۔ اور انہیں تقسیم ہو کر تقریباً ایک مہینے کا عرصہ ہوتا ہے۔

**شری بھی**۔ ہمنت راؤ۔ اس الے کی کیا قیمت ہے؟

**شری وینکٹ رنگاریڈی**۔ اسکی قیمت (۰۔۰) روپیہ ہے۔

ایک عام اعتراض بہ کیا گیا ہے کہ انسدادی ندایر کے لئے ۱۰ لاکھ روپیے کی کمیائش رکھی گئی ہے جسکی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ آنکاری کے درخت عموماً جنگلوں میں ہوتے ہیں، مکانوں میں یا سڑکوں پر نہیں ہوتے۔ ہر ضلع میں فلاٹینگ اسکواڈ انکی تنقیح کا کام کرنا ہے۔ اسکے اخراجات ہوتے ہیں۔ اگر اس پر اتنا روپیہ خرچ نہ کیا جائے تو آب کو اترے کروڑ روپیہ کی آمدی ہو ہی نہیں سکتی۔

میں سمجھتا ہوں کہ میں نے بہت سے اعتراضات کا جواب دیدیا ہے۔ اب میں فرداً چند اعتراضات کا جواب دیتا ہوں۔

آنریبل ممبر فارکھم نے یہ اعتراض کیا کہ جنگل کے محاصرے میں جانور داخل ہوتے ہیں تو انہیں پکڑ کر پنجیر ڈوڈی میں ڈال دیا جاتا ہے۔ اس بارے میں پنچرائی کے قواعد ہیں اور فی جانور آنے چرانی کی فیس لی جاتی ہے اور قواعد کے لحاظ سے عمل ہوتا ہے۔

శ్రీ వినక్త రంగారియి—అడవులలోనికి పెళ్ళకోయనాన్నాలు చేస్తున్నారు.

شری وینకٹ رنگاریయి۔ اگر کسی نے ایسا کیا ہے تو وہ مجرم ہو گا۔

شی. گوپیडی گانگا رెడ్డి:- پہلے (۱۲) آنے فیس لی جاتی تھی۔ اب (۸) آنے لی جا رہی ہے! کیا فیس میں کمی ہوئی ہے؟

شری وینకٹ رنگاریయి۔ جی نہیں، آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ آنے فیس زراعتی جانوروں سے لی جاتی ہے اور غیر زراعتی جانوروں سے ۱۲ آنے فیس بچراہی فی جانور لی جاتی ہے۔ اس شرح میں نہ تو کمی ہوئی ہے نہ زیادتی۔ بعض چوکیداروں نے جانوروں کی چرانی کی فیس وصول کر کے اوسے خود اپنے جیب میں رکھ لیا تھا، جنہیں معلوم ہونے پر بطریف کر دیا گیا۔ اگر جانور کی چرانی کی فیس ادائی جائے تو اس کے لئے چشمی لینا ضروری ہوتا ہے تا کہ یہ معلوم ہو کہ پنچرائی کی فیس داخل کی گئی۔

دوسرा اعتراض پہ کیا گیا کہ رعایا کو ضروریات کے لئے لکڑی مانی چاہئے۔ میں نے ایک سوال کے جواب میں بھی اس کی نسبت کھا ہے۔ میرے اس پورٹ فولیو کا جائزہ لینے کے بعد مجھے پہ خیال ہوا کہ ان چامیوں کو دور کرنا چاہئے۔ کاشتکاروں کو لکڑی مانی چاہئے اور بکریوں کے چرانے کا انتظام ہونا چاہئے۔ گلموہ کے معاوضہ کا بھی مجھے خیال ہوا۔ میں نے ایسے تختہ بنائے ہیں کہ کاشتکاروں کو قیمت پر الات زراعت کے لئے لکڑی اور کافی بھرائی دینا چاہئے۔ جنگلات سے تختے آچکے ہیں۔ اس کے لئے بلاکس (Blocks) بنائے گئے ہیں۔ انکے لحاظ سے قیمت لیکر لکڑی فروخت کی جائیگی۔ بکروں کو جنگلوں میں چرانے کی اس لئے مانافت ہے کہ وہ جنگلات کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ درختوں کے کونپل کھا لیتے ہیں آنریبل ممبر فار آپا گوڑہ نے کہا۔

کہ چوکیدار روپ لیکر چوری سے بکروں کو چھوڑتے ہیں۔ اس سلسلے میں جیسا کہ میں نے کہا بلاکس دکام بورا نہیں ہوا ہے۔ میں ہر دوسرے چوتھے روز ٹیلیفون پر اس کی نسبت دریافت کرنا ہوں۔ مسکن ہے ہفتہ عشرہ میں اس کا بھی انتظام ہو جائیگا۔

ایک آئریبل ممبر نے کہا کہ ایک تجربہ کار صدر المهام کی موجودگی میں بلا نمبر اندازی درخت کیسے تراپے جا رہے ہیں۔ یہ میرے تھوڑے بہت تجربہ ہی کا نتیجہ ہے کہ اتنی گرفتاریاں ہوئی ہیں۔ اور ایسی حرکتوں کا انسداد ہو رہا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ جو تیوڑی بہت خامیاں باق رہگئی ہیں وہ آئریبل ممبر کے تعاون سے دور ہو جائیں گی۔

ایک اعتراض یہ کیا گیا کہ بعض اراضیات پر جہاں نہ تو گھاس ہوتی ہے اور نہ جنگل کاشت کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ بات دراصل یہ ہے کہ جنگلات خود بغود تھوڑے سے عرصے میں تو اگ نہیں جاتے۔ اس کے لئے ۳۰۔۰ مال کی مدت درکار ہوتی ہے۔ اسلئے اگر کسی جگہ اس وقت جنگل نہ ہو تو یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ وہ علاقہ جنگلات کے تحت نہیں ہو سکتا اور پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ آئریبل ممبر جس زمین ہر جنگل یا گھاس تک نہوں نا بیان کرتے ہیں کیا وہ زمین کاشت کے لئے موزون ہو سکتی ہے۔ اس لحاظ سے یہ اعتراض درست نہیں ہو سکتا۔

یہ بھی الزام لگایا گیا کہ ۱۹۵۴ع کے مقابلہ میں آج آبکاری کی آمدنی بہت بڑھ گئی ہے۔ یہ ثبیک نہیں ہے۔ میں مستقر داموں دینے کے لئے تیار ہوں پسروطیکہ آپ اجازت دین۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آمدنی کا ایک چوتھائی حصہ رشتہ میں چلا جاتا ہے۔ میں یہ جانتا چاہتا ہوں کہ کس حساب سے یہ معلوم کیا گیا۔ اگر آئریبل ممبر کو یہ راز معلوم ہے تو وہ اس کا انکشاف کر دیں تاکہ میں اس کا انسداد کرسکوں۔

لچھا بہر کے واقعہ میں جو (۳۰۰) درخت پر امد کئے گئے ہیں اس سے (۲۷) ہزار روپیے وصول ہوئے جسکی نسبت میرا یہ خیال ہے کہ یہ ایک چوتھائی رقم ہے۔ امن کا حصہ یہ ہے کہ میں نے وہاں اپنے ایک ملاقات آدمی سے اتنا کہدیا کہ ہمارے عہدہ دار وہاں جو جو کام کرتے ہیں اسکی بھی اطلاع دیں۔ چنانچہ انہوں نے اطلاع دی کہ آپ کے انسپکٹر نے (۱۰۰) درختوں کا پنچانہ کیا ہے، جو بلا نمبر ہیں۔ اس پر میں نے مہتمم کو حکم دیا کہ مجھے اس پنچانہ پر یہ وہ خود تحقیقات کریں۔ مہتمم صاحب نے تحقیقات کر کے (۱۶۰) درخت بلا نمبر اپنے پنچانے میں بدلائے۔ مجھے اسکی اطلاع بھی خانگی سے ملی۔ اس پر میں نے ناظم صاحب فلاٹینگ اسکواڈ کو حکم دیا کہ وہ پنچانہ کریں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے پنچانہ میں (۲۱۰) درخت بدلائے۔ میں نے اس پر بھی اعتدال نہ کرتے ہوئے یہ حکم دیا کہ وہ اپنے سب آدمیوں کو ساتھ لے جا کر تنقیح کریں۔ چنانچہ انہوں نے بعد میں اپنی یورٹ میں (۲۰۰) درخت بدلائے۔ میں نے امن اختلاف پر یہ وہ میں نے بعد میں اپنی یورٹ میں (۰۰۲) درخت انسپکٹر، مہتمم، فلاٹینگ اسکلوڈ میں کو روانہ کیا۔ انہوں نے درخواست کی کہ اس

کام کے لئے مہینہ دو مہینے کا عرصہ چاہئے ۔ میں نے اسکی اجازت دی اور کہا کہ لال رنگ لیکر ب ۱ - ب ۲ - ب ۳ - کے نشانات درختوں پر لگائیں ۔ جب انہوں نے پنچھانہ کیا تو تین ہزار درختوں کا پتہ چلا جسکا ٹری ٹیکس (Tree Tax) تقریباً ۳۔ ۰ ہزار روپیے ہوتا ہے ۔ لیکن دراصل جو محصول ادا کیا گیا ہے وہ بہت کم ہے ۔ ایسا کیوں ہو رہا ہے ، میں یہ معلوم کر رہا ہوں اور سزاً وہاں کے سب انسپکٹر کو ہر طرف کر دیا گیا ہے ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ اگر آنریبل منسٹر خود جانتے تو شاید درختوں کی تعداد چار ہزار ہو جاتی ۔

شری وینکٹ رنگاریڈی ۔ اگر میں جاتا تو اتنے بھی برآمد نہ ہو سکتے کیونکہ میں ویسی جسمی محنت نہیں کر سکتا جس محنت سے کہ ایسے درخت برآمد ہو سکتے ہیں ۔ میں کچھ عقلی کام کر سکتا ہوں ۔ لیکن جھاڑ جھاڑ پہر نا میرے پس کی بات نہیں ۔  
(Cheers)

ایسی سچی بات کا مجھے اعتراف ہے ۔ میں نے یہ حکم دیا ہے کہ آئندہ سے ایسی کوئی غلطی نہ ہونے پائے ۔ لیکن اگر اس جگہ آنریبل سبیر ہوتے تو شائیڈ سولی کا حکم دیتے ۔ چھوٹے اور بڑے مستاجرین کا ذکر بھی یہاں کیا گیا ہے ۔ کہا گیا کہ بڑے مستاجرین اور کنٹراکٹرس کے ساتھ رعائت برقراری ہے ۔ میں ان دونوں میں کوئی امتیاز نہیں کرتا ۔ اگر مجھے سے پہلے ایسی کوئی رعایت کی گئی ہو یا استیاز برداشت گیا ہو تو میں اس سے واقف نہیں ہوں ۔ اسکے علاوہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ غربیوں کے معاملہ فوراً ہراج کئے جاتے اور بڑے آدمیوں کے معاملہ کو ہاتھ نہیں لگایا جاتا ۔ اس ضمن میں میں نے یہ حکم دیا ہے کہ حتی الامکان مکرر ہراج نہ کیا جائے بلکہ مہینہ دو مہینہ کی مہلت دیجائے تاکہ اس سے آمدی میں یا ہراج کی رقم میں زیادہ فرق نہ بڑے ۔ لیکن اگر یہ اندازہ قائم کیا جائے کہ وہ شرارت سے دیدہ و دانستہ ایسا کر رہے ہیں اور انکی نیت سرکار کو نقصان پہنچانے کی ہے تو ان پر تشدد کیا جائیگا ۔

ایک عجیب بات یہ کہیں کئی ہے کہ عادل آباد میں فارسٹ کا کام شروع کیا گیا ہے جو صداقت سے بعد ہے ۔ جو جاگیرات شریک حالصہ ہوئے ہیں اور چون پہلے داروں کے حقوق دیتے چا رہے ہیں ، اس پر قانون صحراء کے لحاظ سے غور کیا جاتا ہے چنانچہ آپ دیکھنے کے ہر اعلان میں حقوق پنہ داران کی صراحة کی گئی ہے اور جو نقشہ اسکے ساتھ منسلک کیا جاتا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ اطراف واکناف کون ہیں اور ۔ ۔ ۔

شری انداپا گری بسپا (کششگی) اسپیکرسر ۔ آبکاری کے بارے میں ایک واقعہ عرض کرنا ہے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ اس وقت واقعات یا ان کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی ۔

شری وینکٹ رنگاریڈی۔ شرض دوسرے بھی اعتراضات به تبدیل الفاظ قریب ایسے ہیں۔ اسلئے ہر آنریبل ممبر کو انفرادی طور بر جواب دینا غیر ضروری سمجھتا ہو۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ کشمکش ڈبارمنٹ میں جو ریشنچمنٹ کامسٹلے ہے اس بارے میں جواب دیجئے۔

شری وینکٹ رنگاریڈی۔ کشمکش ڈبارمنٹ میں علاحدہ شدہ (۱۰۰۶) اشخاص میں سے ۱۶ گزٹیڈ، نان گزٹیڈ درجہ اول (۹۰۹) اور درجہ ادنی (۸۸۱) کی تحقیف عمل میں آئی۔ انکے بارے میں شائد آنریبل ممبر نے یہ خیال کیا کہ ان میں کو میلس ٹیکس میں جذب کیا جائیگا۔ لیکن وہاں اس ڈبارمنٹ کے بھٹ کی گنجائش کے لحاظ سے انہیں جذب نہیں کیا جاسکا۔ جتنے لوگوں کو وہاں جذب کرنے کی گنجائش تھی انہیں وہاں جذب کیا گیا اور ماں لوگوں کے لئے جملہ دفاتر کو حکم دیا گیا ہے کہ مخلوعہ جا ندادوں پر کشمکش کے لوگوں کو جذب کیا جائے۔ علاوہ ازون بعض ایسے عہدوں دار اور اعلیٰ کارجو دوسرے دفاتر سے حق عود باقی رکھکر اس مکملہ میں منتقل ہوئے تھے انہی جگہ واپس ہو گئے ہیں۔ اسکے باوجود یہی ابھی جن لوگوں کو ملازمت نہیں مل سک انکے بارے میں پبلک سرویس کمیشن اور امیالمنٹ اسچینچ کو لکھا گیا ہے چیتک کشمکش ڈبارمنٹ کے لوگوں کو دفاتر میں بہرق نہ کرلیا جائے نئے اشخاص کا رکھومنٹ (Recruitment) نہ کیا جائے۔ اسکے علاوہ اکونٹنٹ جنرل کو یہی لکھا گیا ہے کہ کسی نئی آمدی کی تنخواہ ایصال نہ کی جائے۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ ۱۰۰۶ علاحدہ شدہ اشخاص میں سے اپنک کتنے اشخاص کو نوکری ملے ہے؟

شری وینکٹ رنگاریڈی۔ اس وقت تعداد میں ہے پاس نہیں ہے۔ لیکن میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ کسی شخص کو یہی یکار نہ رکھنے دینے یا اسکو ملازمت مہیا کرنے کی ہوئی پوری کوشش کی گئی ہے۔ اب میں معزز ممبران سے استدعا کرتا ہوں کہ جو کٹ موشن پیش کئے گئے ہیں وہ واپس لے لیں اور ڈیاننس منظور فرمائیں۔

*Mr. Speaker : I shall now put the motions for reduction of grants to vote.*

*Shri Ankushrao Ghare : I beg leave of the House to withdraw all the cut motions standing in my name.*

*All the motions standing in the name of Shri Ankushrao Ghare were, by leave of the House, withdrawn.*

#### DEMAND No. 3—STATE EXCISE DUTIES.

##### THE TREE-TO-TAPPER SCHEME AND EXCISE DUTIES.

*Shri G. Sreeramulu : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.*

*The motion was, by leave of the House, withdrawn.*

NON-IMPLEMENTATION OF TREE-TO-THE TAPPER SCHEME

*Mr. Speaker* : Since Shri Buchiah, against whom the next cut motion in the list stands, is absent, I shall put his motion to vote.

The question is :

“That the grant under Demand No. 3 be reduced by Rs. 100.” The motion was negatived

POLICY REGARDING AUCTIONS

*Mr. Speaker* : Since Shri Mohd. Abdul Rahman, against whom the next cut motion in the list stands, is absent. I shall put his motion to vote.

The question is :

“That the grant under Demand No. 3 be reduced by Rs. 100.” The motion was negatived.

CORRUPTION IN EXCISE DEPARTMENT

*Shri P. Vasudev* : Mr. Speaker, Sir, I want my cut motion to be put to vote.

*Mr. Speaker* : The question is :

“That the grant under Demand No. 3 be reduced by Rs. 100.” The motion was negatived.

EXCISE ADMINISTRATION IN NALGONDA DISTRICT

*Shri B. Dharmabiksham* : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn

CONTRACT SYSTEM IN EXCISE DEPARTMENT.

*Shri K. Venkatrama Rao* : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

ADULTERATION AND POISONOUS DRUGGING OF TODDY AND LIQUORS

*Shri K. Ananth Reddy* : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

1042 19th March, 1953. General--Budget Demands for Grants

Demand No. 4 Stamps lack of Superintendence in the Stamps Department.

*Shri Ankush Rao Ghare* : I beg leave of the House to withdraw my cut motion the motion was, by leave of the House, withdrawn.

#### DEMAND NO. 5 FOREST.

In efficiency and corruption in the Forest Department. in Nirmal Taluk.

*Shri Gopidi Ganga Reddy* : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

#### WORKING OF FOREST DEPARTMENT IN WARANGAL DIST.

*Shri K. L. Narasimha Rao* : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

#### PROVIDING FACILITIES TO THE PEASANTS REGARDING FOREST PRODUCTS.

*Shri B. Krishnaiah* : Mr. Speaker, Sir, I want my cut motion to be put to vote.

*Mr. Speaker* : The question is :

"That the grant under Demand No. 5 be reduced by Rs. 100." The motion was negatived.

#### WASTAGE OF FOREST WEALTH

*Shri G. Sreeramulu* : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

#### AFFORESTATION IN ADILABAD DISTRICT.

*Shri Daji Shanker Rao* : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

RESUMPTION OF FOREST LAND GIVEN FOR CULTIVATION

• *Shri P. Vasudev* : Mr. Speaker, Sir, I want my cut motion to be put to vote.

*Mr. Speaker* : The question is :

“That the grant under Demand No. 5 be reduced by Rs. 100.” The motion was negatived.

MALPRACTICES OF FOREST RANGERS

*Shri K. Ananth Reddy* : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

HEAVY RISE IN ESTABLISHMENT CHARGES OF THE FOREST DEPARTMENT.

*Shri Ankush Rao Ghare* : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

CARRUPTION IN THE DEPARTMENT

*Shri Gopidi Ganga Reddy* : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

DEMAND No. 9—INTER STATE TRANSIT DUTIES ABOLITION OF EXPORT DUTY

*Shri Udhavarao Patil* : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

RETRENCHMENT IN CUSTOMS DEPARTMENT

*Shri V. D. Deshpande* : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

• The motion was, by leave of the House, withdrawn.

• *Mr. Speaker* : All the motions for reduction of grants have been disposed of. I put the motions for Demands of Grants to vote.

The question is :

“That the respective sums not exceeding Rs. 1,61,06,000 in respect of Demands Nos. 3, 4, 5, 6, & 9 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The demands have the recommendation of the Rajpramukh.”

The motion was adopted.

(As directed by Mr. Speaker the motions for Demands for grants which were adopted by the House are reproduced below. E. D. of L. A.).

#### DEMAND NO. 3.—STATE EXCISE DUTIES.

“That a sum not exceeding Rs. 78,80,000 under Demand No. 3 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh.”

#### DEMAND NO. 4—STAMPS

“That a sum not exceeding Rs. 3,28,000 under Demand No. 4 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh.”

#### DEMAND NO. 5—FOREST

“That a sum not exceeding Rs. 34,88,000 under Demand No. 5 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh.”

#### DEMAND NO. 6—REGISTRATION.

“That a sum not exceeding Rs. 4,24,000 under Demand No. 6 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh.”

#### DEMAND NO. 9—INTER STATE TRANSIT DUTIES

“That a sum not exceeding Rs. 89,86,000 under Demand No. 9 be granted to the Rajpramukh to defray the

several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh.”

*Shri V. D. Deshpande* : Mr. Speaker, Sir, I suggest that we meet again at 5 p.m. in the evening.

*Mr. Speaker* : All right, I have no objection ; but I would like to know till what time the House is going to sit.

*Shri V. D. Deshpande* : We can sit till 8 or 9 p.m. . . . .

*Mr. Speaker* : 9 p.m. will be too late. It all depends on the Members themselves, and they should try to cut short the length of their speeches.

The House then adjourned for recess till Five of the Clock.

The House reassembled after recess at Five of the Clock.

[ MR. SPEAKER. IN THE CHAIR ].

*Mr. Speaker* : Shri Anna Rao Ganamukhi.

*The Minister for Local Govt. (Shri Anna Rao Ganamukhi)* : Sir, I beg to move :

“ That a sum not exceeding Rs. 15,85,210 under Demand No. 24 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh.”

*Mr. Speaker* : Motion moved :

“ That a sum not exceeding Rs. 15,85,210 under Demand No. 24 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh.”

*Shri Anna Rao Ganamukhi* : Sir, I beg to move :

“ That a sum not exceeding Rs. 3,92,600 under Demand No. 44 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh.”

1046 19th March, 1953. General Budget Demands for Grants

*Mr. Speaker* : Motion moved :

"That a sum not exceeding Rs. 3,92,600 under Demand No. 44 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

*Shri Anna Rao Ganamukhi* : Sir, I beg to move :

"That a sum not exceeding Rs. 5,33,440 under Demand No. 46 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

*Mr. Speaker* : Motion moved :

"That a sum not exceeding Rs. 5,33,440 under Demand No. 46 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

*Shri Anna Rao Ganamukhi* : Sir, I beg to move :

"That a sum not exceeding Rs. 3,99,390 under Demand No. 47 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st of day March 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

*Mr. Speaker* : Motion moved :

"That a sum not exceeding Rs. 3,99,390 under Demand No. 47 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

*Shri Anna Rao Ganamukhi* : Sir, I beg to move :

"That a sum not exceeding Rs. 12,69,000 under Demand No. 56 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

*Mr. Speaker* : Motion moved :

“ That a sum not exceeding Rs. 12,69,000 under Demand No. 56 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh.”

*Shri Anna Rao Ganamukhi* : Sir, I beg to move :

“ That a sum not exceeding Rs. 5,74,000 under Demand No. 59 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh.”

*Mr. Speaker* : Motion moved :

“ That a sum not exceeding Rs. 5,74,000 under Demand No. 59 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh.”

*Shri Anna Rao Ganamukhi* : Sir, I beg to move :

“ That a sum not exceeding Rs. 12,86,000 under Demand No. 71 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh.”

*Mr. Speaker* : Motion moved :

“ That a sum not exceeding Rs. 12,86,000 under Demand No. 71 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh.”

*Shri Anna Rao Ganamukhi* : Sir, I beg to move :

“ That a sum not exceeding Rs. 4,28,600 under Demand No. 74 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh.”

1048 19th March, 1953. General Budget - Demands for Grants

*Mr. Speaker* : Motion moved :

"That a sum not exceeding Rs. 1,28,600 under Demand No. 74 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

*Shri Anna Rao Ganamukhi* : Sir, I beg to move :

"That a sum not exceeding Rs. 43,00,000 under Demand No. 77 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

*Mr. Speaker* : Motion moved :

"That a sum not exceeding Rs. 43,00,000 under Demand No. 77 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

*Shri Anna Rao Ganamukhi* : Sir, I beg to move :

"That a sum not exceeding Rs. 12,85,714 under Demand No. 25 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

*Mr. Speaker* : Motion moved :

"That a sum not exceeding Rs. 12,85,714 under Demand No. 25 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

**DEMAND NO. 25 (HEAD OF 12) WELL SINKING  
DEPARTMENT RS. 12,85,714.**

**INADEQUACY OF WELLS IN WARANGAL DISTRICT**

*Shri K. Venkiah (Madhira)* : Sir, I beg to move :

"That the grant under Demand No. 25 be reduced by Rs. 100."

*Mr. Speaker :* Motion moved :

“ That the grant under Demand No. 25 be reduced by Rs. 100.”

#### POLICY AND ADMINISTRATION OF WELL SINKING DEPARTMENT

*Shri Sharangouda Inamdar (Andola-Jeevargi) :* Sir, I beg to move :

“ That the grant under Demand No. 25 be reduced by Rs. 100.”

*Mr. Speaker :* Motion moved :

“ That the grant under Demand No. 25 be reduced by Rs. 100.”

**DEMAND NO. 46 (HEAD OF ACCOUNT—50.C.5)—CITY IMPROVEMENT BOARD—RS. 5,38,440.**

#### UNSATISFACTORY WORKING OF CITY IMPROVEMENT

شری گوپی ڈی گنگاریڈی - مسٹر اسپیکرمر - ڈیبانڈ نمبر (۴۷) میں حسب ذیل کٹ موشن پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں (۰۲۲۸۸۰.) کی جو رقم رکھی گئی ہے اس میں سے ۳۰۰ روپیہ کی کمی کی جائے۔ میں آرائش بلدہ کی غیر تشفی بخش کارکردگی پر بحث کروں گا۔

*Mr. Speaker :* Motion moved :

“ That the grant under Demand No. 46 be reduced by Rs. 300.”

#### ECONOMY IN CITY IMPROVEMENT BOARD

*Shri V. D. Deshpande :* Sir, I beg to move :

“ That the grant under Demand No. 46 be reduced by Rs. 100.”

*Mr. Speaker :* Is this not covered in the previous cut motions ? In what way is this different ?

*Shri V. D. Deshpande :* This cut motion is for discussing economy in City Improvement Board.

श्री वल्लभारात यम्मुखी:- बिन दोनों में कुछ जियादा फर्क नहीं है।

1050 19th March, 1953. General Budget--Demands for Grants

*Mr. Speaker :* There is only difference of words. All right. Cut Motion moved :

"That the grant under Demand No. 46 be reduced by Rs. 100."

#### INCREASE OF RENT ON C.I.B. QUARTERS.

*Shri Abdul Rahman :* Sir, I beg to move :

"That the grant under Demand No. 46 be reduced by Rs. 100."

*Shri Anna Rao Ganamukhi :* Sir, I would like to submit that no receipts—no extra income—have been provided in the Budget as a result of the increase in the rent.

*Mr. Speaker :* Is this not shown in the Budget ?

*Shri Anna Rao Ganamukhi :* Of course it is shown; but what I say is as a result of the increase in rent. No extra income is shown in the Budget.

شری عبدالرحمن - آرائش بلد کے موجودہ کرایہ اور مجوزہ کرایہ پر بحث کروں  
چاہتا ہوں -

*Shri Anna Rao Ganamukhi :* So, it is only to discuss existing rents instead of increase of rents.

*Mr. Speaker :* Motion moved :

"That the grant under Demand No. 46 be reduced by Rs. 100."

DEMAND NO. 47 (HEAD OF ACCOUNT—50. C.9)—  
GARDENS EXCLUDING DISTRICT GARDENS—Rs. 3,99,390.

#### MAINTENANCE OF GARDENS (CITY).

شری کوئی ڈی کنکار یہی۔ سٹر اسپیکر سر۔ میں ڈیکانڈ نمبر (۲۴) میں حسب ذیل  
کٹ موشن پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔ (۲۹۳۹) کی جو رقم رکھی گئی ہے  
اس میں پچاس روپیہ کی کمی کی جائے۔ مٹی کے باغات کے اخراجات کے باوجود میں بھت  
کرونا۔

*Mr. Speaker :* Motion moved :

"That the grant under Demand No. 47 be reduced by Rs. 50."

DEMAND NO. 56 (HEAD OF ACCOUNT 57. C—2-8)—CONTRIBUTIONS AND GRANTS-IN-AID TO MUNICIPALITIES AND LOCAL BODIES—Rs. 12,69,000.

CONTRIBUTION TO HYDERABAD MUNICIPAL CORPORATION

*Shri Udhava Rao Patil* : Sir, I beg to move :

“ That the grant under Demand No. 56 be reduced by Rs. 5,60,000.”

*Mr. Speaker* : What does the member mean ? Does he mean that no contribution should be given to the Hyderabad Municipal Corporation ?

*Shri Udhava Rao Patil* : Whatever I want to say, I shall say at the time of my speech.

*Shri Anna Rao Ganamukhi* : It should be explicit—whether it is grant, loan or contribution.

*Shri Udhava Rao Patil* : As I said, I shall explain this at the time of my speech.

*Mr. Speaker* : Motion moved :

“ That the grant under Demand No. 56 be reduced by Rs. 5,60,000.”

GRANTS TO DISTRICT MUNICIPALITIES

*Shri Daji Shanker Rao* : Sir, I beg to move :

“ That the grant under Demand No. 56 be reduced by Rs. 100.”

*Mr. Speaker* : Cut Motion Moved :

“ That the grant under Demand No. 56 be reduced by Rs. 100.”

DEMAND NO. 59 (HEAD OF ACCOUNT 57—E) CHARGES IN CONNECTION WITH THE VILLAGE PANCHAYATS ACT Rs. 5,74,000.

WORKING OF VILLAGE PANCHAYATS

*Shri K. Ram Reddy* (Nalgonda) : Sir, I beg to move :

“ That the grant under Demand No. 59 be reduce Rs. 100.”

1052 19th March, 1958. General Budget—Demands for Grants

*Mr. Speaker :* Cut Motion moved :

"That the grant under Demand No. 59 be reduced by Rs. 100."

#### WORKING OF PANCHAYAT SYSTEM

*Shri Sharangowda Inamdar :* Sir, I beg to move :

"That the grant under Demand No. 59 be reduced by Rs. 100."

*Mr. Speaker :* This is practically the same as cut motion No. 2 under this demand moved by Shri Ram Reddy. There, it is 'working of village panchayats' and here, 'working of Panchayat system'.

*Shri Sharangowda Inamdar :* I want to speak on the administration of the panchayat system and how far they have progressed.

*Mr. Speaker :* The wording is the same. So, this cut motion, not to be put to vote.

#### INEFFICIENT FUNCTIONING OF PANCHAYATS IN NIRMAL TALUKA

*Shri Gopidi Ganga Reddy :* Sir, I beg to move :

"That the grant under Demand No. 59 be reduced by Rs. 90."

*Mr. Speaker :* Cut Motion moved :

"That the grant under Demand No. 59 be reduced by Rs. 90."

**DEMAND NO. 77 (HEAD OF ACCOUNT—82) CAPITAL ACCOUNT OF OTHER STATES WORKS OUTSIDE THE REVENUE A/C  
Rs. 48,00,000.**

#### INDUSTRIAL HOUSING SCHEME

*Shri V. D. Deshpande :* Sir, I beg to move :

"That the grant under Demand No. 77 be reduced by Rs. 100".

*Mr. Speaker :* Cut Motion moved :

"That the grant under Demand No. 77 be reduced by Rs. 100".

*Shri Anna Rao Ganamukhi* : I want clarification, Sir. Is it the scheme or the working of the Industrial Housing that the subject-matter of the cut motion. I want that it should be made specific.

*Shri V. D. Deshpande* : I want to discuss the working of the Industrial Housing Scheme.

*Mr. Speaker* : Now we shall take up general discussion (*Pause*).

I think no body wants to speak, as none has stood up.

*Shri V. D. Deshpande* : You have laid down a procedure, Sir.

*Mr. Speaker* : No. I wanted to give chance to those people who have never spoken before. Now, I find all the names here are very familiar names.

श्री. गोपीडी गंगारेड़ी :—मिस्टर स्पीकर सर, यहां जो लोकल सेल्फ गवर्नरमेंट मिनिस्टर की जानिबसे हाबुस के सामने जो डिमांड्स रखेगये हैं अनुपर भैने तीन कट मोशन्स पेश किये हैं। अुसके बारे मैं मैं बहस करना चाहता हूँ। पहले मैं ग्राम पंचायतों के बारे मैं कुछ कहना चाहता हूँ। बापूजीने कहा है कि ग्राम पंचायत ही रामराज्य की बुनियाद है। ग्रामपंचायतों से ही ग्रामराज्य कहलाता है। ग्रामराज्य से ही याने ग्रामपंचायतों से ही बुनियाद की और स्टेट की तरक्की होने वाली है। तो हमें अपने ग्रामोंको सुधारना है। और अिसलिये हमारी ग्रामपंचायतें अच्छी तरह से चलनी चाहियें। अगर हमें मकान बनाना होता है तो पहले अुसकी बुनियाद मजबूत करनी होती है, तभी वह मकान टिक सकता है। मकान की बुनियाद तो जमीन होती है। मकान बनाने के लिये पहले हमें अुसको खोदना पड़ता है। अुसमें पत्थर डालने पड़ते हैं। यदि यह बुनियाद मजबूत न रही तो वह मकान कायम नहीं रह सकता सबसे पहले बुनियाद मजबूत होनी चाहिये। अिसलिय हमें अगर अपने देश में रामराज्य कायम करना है तो अुसकी जो बुनियाद ग्रामपंचायतें हैं, वह हमें पहले मजबूत करनी चाहियें। केवल अिलेक्शन प्रॉपोगांडे (Election Propaganda) के लिये यदि ग्रामपंचायतें बनाऊँ जाती हैं और बाद में बुनकी ओर कोई ध्यान नहीं दिया जाता। अिस तरह से ग्रामराज्य स्थापन नहीं होने वाला है। अिससे रामराज्य का रास्ता नहीं निकलेनेवाला है। अिसके बारे मैं हम यह देखते हैं कि ग्रामपंचायतें स्थापन हो कर दोस्ताल होगये। और अेक जम्हूरियत ग्रामों में स्थापित की जाती है। लेकिन अबतक वहां का काम ठीक तरह से नहीं होयरहा है। तहसीक से जो एक बदूल की जाती है वह सेकड़ा १५ रुपये है। लेकिन वह भी अमल में नहीं आरहा है। वहां जो लोग ग्रामपंचायतों के लिये चुनकर आये हैं अन्हें क्या काम करना पड़ता है यह भी मालूम नहीं है और अिसलिये वे कुछ काम नहीं कर सकते। जैसे अेक निर्जीव भूर्ति होती है अुसका अुस पत्थर की भूर्ति कर हमें कुछ बुपयोग नहीं होता। वैसे ही ये लोग खाली बैल रहते हैं। वे कुछ काम नहीं कर सकते। बिन ग्रामपंचायतों के लोगों को ट्रेनिंग के लिये भी कोई गितजाम जमी तक नहीं किया गया है। ग्रामपंचायतों के हाथ में कोई चीज अभीतक नहीं दी गयी है। देहातों में जो कोडवाडे हुवा करते हैं

वे भी ग्रामपंचायतों के अधिकार में नहीं हैं। जिनका अितजाम ग्रामपंचायतों को नहीं भोग्या अमर्गया है। ग्रामपंचायतों के लोगों को ट्रेनिंग देने की बहुत आवश्यकता है। अनुसन्धान विभाग ग्रामपंचायतों का काम नहीं चल सकेगा।

गवर्नरमेंट टैक्सेस बढ़ा रही है। गवर्नरमेंट की कोशिश और इनी नाहिये की ग्रामपंचायतें तरकी करना आरंभ करदें। जिन की अभिवृद्धीसे जनता को जियादा लाभ होगा। जो लोग आज ग्रामपंचायतों के लिये चुनकर आये हैं वे अगर कुछ काम नहीं करेंगे तो आगले अिन्केशन के बहुत लोग सोचेने की अनुन्होंने जिन लोगों को चुन कर भेजाया वे अपने लिये कुछ न कर सके और जिन साल भी वही हाल होगा। यह भी चुनकर आये तो क्या करेंगे? अभी तरह प्रगत होना चाहा तो ग्रामपंचायतों पर लोगों का विश्वास बाकी नहीं रहेगा आज ग्रामपंचायतों को जो काम देहातमें करना है वह नहीं हो रहा है। बापूजी ने बहुत बार देहातों के पायखानों के बारे में कहा है और देहातों के पायखाने के लिये एक स्कीम भी निकाली है। कॉन्फ्रेस के लोग खाली गांधीजी का नाम लेने हैं और सत्य अंहिमा का जप करते हैं लेकिन गांधीजी के अमुलों को अमल में नहीं लारहे हैं। बापूजी ने जो काम करने के लिये कहा है वह जिनसे नहीं होता है।

दूसरी बात मूँझको जो कहनी है वह गार्डन्स के सिलसिले में है। हमारी सरकार ने जो गार्डन्स बनाये हैं अनुकूल हालत कैसी है यह देखने के लिये आपको बहुत दूर नहीं जाना होगा। सिर्फ यहां से १०० कदम और जाओड़ी तो आपको यह बात अच्छी तरह से दिखेगी। यहां नक्की वहां जो जानवर रखे गये हैं अनुकूलों पेटभर स्वाना नहीं मिलता। अनुकूलों के शरीर पर केवल चमड़ा और हड्डी ही रह गयी है। पञ्जिकगार्डन में जो हाथी रखा हुआ है अनुकूल हालत देखें तो मालूम होगा कि अनुकूल के शरीर में मांस तो है नहीं। जिसके बावजूद लोग दो दो आने देकर अनुकूल पर सवारी करते हैं। हम हाथी को तो जानवरों में सबसे बड़ा और कारबामद जानवर मानते हैं लेकिन अनुकूल आहार का अितजाम अच्छीतरह नहीं करते हम अनुकूलों के बहुत तकलीफ दे रहे हैं। खुले जंगल में जो पशु रहते हैं वे जिन हाथीयोंसे जियादा आनंद में रहते हैं। अब तो हम अनुन्होंने यहां पकड़ पकड़कर लाते हैं और फिर अनुन्होंने अच्छा खाना भी नहीं देते। यहां गार्डन्स में जो फुलझाड़ आदि रहते हैं अनुकूल के फल और फुल विना मवायजे के यह गार्डन्स का अितजाम करने वाले जो लोग होते हैं जो सरकारी अफसर होते हैं वे अपने घर लैजाते हैं। जिसतरहसे गार्डन्स का अितजाम भी ठीक तरह से नहीं होरहा है।

अब जो बात मुझे कहनी है वह यह है कि सिटि बिप्रबहमेंट बोर्ड (City Improvement Board) का काम भी ठीक तरह से नहीं होता। काफी भुकामात पर ये घर बनाने का काम गुल्तेहारों को दिया जाता है। और जिसमें काफी पैसा खर्च होता है। जिसका अद्वेष यह होना चाहिये कि गवर्नरमेंट और भजदूरों को जियादा फायदा हो। जिसके बर खिलाफ जो गुल्तेदार है अनुन्होंने को जियादा फायदा हो रहा है। गवर्नरमेंट और भजदूरों के बीच में आज जो यह गुल्तेदार। अभिलम्बनकर बैठा है अनुकूलों जाय तो दोनों का फायदा होगा। गवर्नरमेंट और भजदूरों को दोनों की सहकार से काम करना चाहिये। मैं पूछना चाहता हूँ कि अरसे में बैसे किसने मकान जिस बोर्ड ने बनाये है?

सिटि बिप्रबहमेंट बोर्ड की जो बैडवहजरी कमेटी होती है अनुमें जियादातर जो नौन आँकड़शियल में करूँ लिये जाते हैं अनुमें कोप्रेसबालों की तादात ही जियादा होती है। और जो कौप्रेसी लोग जिस

बोर्ड मे होते हैं वे जिन्हें कानून के भवय अनुसार नाजायज कायदा लेते हैं। यह हमने जनरल अिलेक्शन्स में भी देखा और याद-जिन्हें कानून मे भी देखा। लोगोंमे कहाजाना है कि आप हमे ब्होट देंगे तो मकान दिलायेंगे। अभीमे काफी गिफारीम चलती है। जिसकी गिफारिस हो असी को मकान मिलने का अिमकान है। और जिनको अिमकी बहुत जस्तरत होती है अनुनको मकान नही मिलते। है कुछ तो असे लोग भी हैं जिनके बड़े बड़े जारी वंगले होने पर भी सिटि विप्रूव्हेमेट बोर्ड से घर ले लेते हैं। और अपने नाम पर अने गव्वकर जियादा किए पर दूसरे को देते हैं और जियादा किराया वसूल करने की कोशिश करते हैं। ऐसी हालतें को कोणन रोकने की जरूरत है। जिसमे पार्टीवाजी नही लानी चाहिये। तब ही यह ठीक नग्न मे चल सकेगा वरना यह काम ठीक तौरसे न चल सकेगा।

यह सिर्फ बल्देमें ही नहीं हो रहा है जिने और तालुकों में भी यिस तरह के सिटि अप्रोब्हमेंट बोर्डस बनाने चाहिये। जिन गरीब लोगों को वर न नहीं है अनुको यिस स्कीम से लाभ होजायेगा। लेकिन यिस प्रकारका बोर्ड निर्क मिटि में ही रहने से जियादा फायदा न होसकेगा। और फायदे के मुकाबले में जो अवधारणात यिस बोर्ड पर हो रहे हैं वे जियादा हैं। तेलगु में एक कहावत है (००३६४१-३००३७५८५८३) याने दोशाओं से अचार ही जियादा है। याने फायदा कम अखराजात जियादा। यह तरीका विल्कृष्ट ठोक नहीं है। मे प्रार्थना करूँगा कि जितनी बातें मैंने कही हैं मिनिस्टर साहब अन सदका तदाका बस्त जवाब दे। और मैं यह भी अमीद करता हूँ कि मिनिस्टर जी सिर्फ जबाब ही नहीं देंगे बल्कि अमरर अमर भी करेंगे। जितना कहकर मैं अपनी तकरीर खत्म करता हूँ।

شری عبدالرحمن - مسٹر اسپیکرسر - سابقہ حکومت نے تم اسٹھاٹ لوگوں کے رہنے کے لئے محکمہ آرائش بلدے کے توسط سے چند مکانات بنائے تھے۔ ان مکانات کی تاریخ یہ ہے کہ پہلے تو تعمیر شدہ ان تئے مکانات میں لوگ رہنے کے لئے تیار ہی نہ ہوتے تھے، کیونکہ اس زمانے میں عام مکانات کے کراٹے ان سے تم نہیں۔ لیکن سروشہ آرائش کی کوشش سمیجئی کہ لوگ ان سرکاری مکانوں میں رہنے شکرے۔ اسکے بعد جنگ کا دور آیا۔ پولیس ایکشن کے پھرے اور بعد ان مکانات کی مانگ پڑھنے لگی۔ کیونکہ جنگ کے دوران میں خانگی مکانات کے مالکوں کی نیتوں میں فور آگیا۔ کراپوں میں انہوں نے اضافہ کیا۔ کیونکہ ان میں بیسہ پیدا کرنے کی حرص سیدا ہوئی۔ نسبتاً مکانوں کے کراٹے بڑھ گئے۔ گورنمنٹ نے مکانوں کے کراپوں میں اضافہ اور تخلیہ کی الجھنوں پر کثروں کے لئے رٹ کنٹرولر مقرر کیا۔ آج بھی یہ دفتر کام کر رہا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ بہاں کی آبادی میں کافی اضافہ ہوا ہے۔ لوگوں نے آرائش بلدے کے مکانوں پر اسلئے بھی توجہ کی کہ ان مکانوں کے کراپوں خانگی مکانوں کے کراپوں سے کچھ کم معلوم ہوئے۔ پسکن بعد میں اس سروشہ کو بھی ساہوکاری کی حرص داشتگیر ہوئی۔ وہ منافع اور سود کے لالج میں مکانوں کے کراپوں میں مزید اضافہ کرنا چاہتی ہے۔ یہ سنکر بہاں کے پلک لیڈرس اور اخبارات نے متعدد طور پر حکومت سے مختلف قراردادوں کے ذریعہ یہ طالیبہ کیا کہ وہ اس مجوزہ غیر منصفانہ کراپوں میں اضافہ کی تعویز کو روک دے۔ اگر یسا ہوتو یہ عوام دشمنی کے مترادف ہوگا۔ اسلئے کہ آجکل ہر چیز گران ہے۔ اور یہ مکانات کم استطاعت رکھنے والے لوگوں کی سہولت کی خاطر بنائے کئے ہیں۔ عوام نے بھی اس بدلی میں کافی احتجاج کیا۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جہاں عوام کسی چیز کے

بارے میں احتجاج نہیں وہاں حکومت کو بھی یہ ضد ہو جاتی ہے کہ اس احتجاج کے خلاف وہ عسکر نہیں - عوام کی خواہیں کو دیکھتے ہوئے حکومت نے انہیں فیصلے پر اڑئے رہنا شروعی سمجھا - اس سلسلے میں مختلف محلوں کے لوگ متفرقہ طور پر ملکر اس اسمبلی کے سامنے جلوس کی سکل میں آنے والے تھے تاکہ آنریبل منسٹر اور سپرس کے سامنے اپنی مشکلات کو رکھیں - لیکن میرے اور انہیں چند دوستوں کے مشورہ پر یہ جلوس روپ نہیں کیا - اندھہ میں ہے کہ اگر حکومت انہی کسی متناسب بالیسی کا اعلان نہ کرے تو عوام انکو دف کریں گے۔

غرض مکانات کے بارے میں حکومت کا جو نظریہ ہے وہ موجودہ حالات میں غیر منصفانہ ہے - مکانات کے کرانے کافی بڑھائے جا رہے ہیں - آغا یورہ کے مکانات کا کراہی توفیق مکان (۱۵) روشنے رکھا گیا ہے جو بہت زیادہ ہے - اس بروجہ کی ضرورت ہے۔

میں آنریبل لوکل سٹاف گورنمنٹ منسٹر کے علم میں یہ بات بھی لانا چاہنا ہوں - کہ محکمہ آرائش بلده تخلیوں کے ذریعہ مکانات کے مسئلہ کو حل کرنا چاہتا ہے محکمہ آرائش بلده کے قانون کے لحاظ سے یہ عمل صحیح نہیں ہے - ایک اور بات جو بھی آنریبل وزیر کے علم میں لانی ہے وہ یہ کہ مکان میں کراہیہ دار کے ساتھ اسکے بیوی بھی ، بھائی بھتیجے اور دوسرے رشتہ دار رہتے ہیں - اگر اتفاقاً کراہیہ دار کا تبادلہ کسی دوسرے مقام پر ہو جائے یا کسی اور وجہ سے اسکو دوسری جگہ جانا ہڑے تو آرائش بلده کے قانون کے تحت اس کراہیہ دار کے متعلقین جو اسی مکان میں بعض حالات کی بنا پر رہ جاتے ہیں وہ ناجائز قابضین قرار دیدے جاتے ہیں - میں نے معزز منسٹر صاحب کے پاس اس سلسلے میں نمائندگی کی ہے اور ناظم صاحب آرائش کے علم میں بھی بھی بھی بات لانی ہے - اسید ہے کہ اس مسئلہ پر ہمدردانہ غور کیا جائیگا - لیکن میرا مطالبہ یہ ہے کہ بالیسی کے طور پر اس اصول میں تبدیلی ہونی چاہتے ہیں - یہ ایک دو مکانوں کا وقعتہ نہیں بلکہ خود منسٹر صاحب نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ ایسے (۱۱۲) نوٹس چاری ہوئی ہیں جسکی وجہ سے لوگ پریشان ہیں - حکومت کو چاہتے ہیں کہ اگر واقعی کراہیہ دار کے عزیز کسی مکان میں رہتے ہوں تو اس عزیز کے قائم پر مکان کا کراہیہ نامہ منتقل کر دیے - یہ مناسب ہوگا - اس سے پہلے بھی منہ ۳۵۶ وی میں یہاں کے اس وقت کے چیف منسٹر میں زا اساعیل نے اس رعایت کا اعلان کیا تھا کہ اس وقت یعنی منہ ۱۳۵۶ میں جو لوگ مکانات پر قابض تھے وہ انہیں ناموں سے آرائش بلده کے حق میں کراہیہ نامے تکمیل کر لیں - اسی طرح اگر آج عوامی حکومت عوام سے ہمدردی رکھتی ہے تو کم از کم اس بات کا اعلان کر دیے کہ عوامی حکومت کے جائزہ لئے کے وقت جو لوگ مکانات پر قابض تھے وہ انہیں ناموں پر کراہیہ ناموں کی تکمیل کر لیں - اس سے آج سیکڑوں لوگ جو ان مکانوں میں رہتے ہیں - انکی بیچنے دور ہو جائیگی۔

دوسری بات جسکا میں نے پہلے بھی ذکر کیا ہے یہ ہے کہ دو چار مکانوں کا جیراً تخلیہ کرایا ہے مکانات کا مسئلہ حل نہیں ہو جاتا - موجودہ آبادی کے لحاظ میں

جتنے مکانات کی ضرورت ہے ان کی تکمیل نہیں ہو جاتی۔ بہ مسئلہ نو اسی وقت حل ہوسکنا ہے جب کہ بڑھتی ہوئی آبادی کے تناسب سے مکانات کی تعداد میں اضافہ ہو اور نئے مکانات بنائے جائیں۔ تباہی سے مسئلہ حل نہیں ہو جانا۔ اس مسئلے میں حکومت کے پاس ایک ناد دامت بھی دیش کی گئی ہے۔ نہ معلوم اس پر کپا عمل ہوا ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ تخلیہ نہ کروانے اور کراہی میں اضافہ نہ کرنے سے متعلق صاف صاف اعلان کر دے تاکہ اس سے عوام میں جو بیچنی پیدا ہو گئی ہے وہ دور ہو۔ مکانوں کے تعلق سے آج آرائش بالدہ کا جو موازنہ ہے وہ ناکاف ہے۔ مجھے علوم ہوا ہے کہ آرائش بالدہ کے موجودہ نظام پر کوئی صاحب نے نئے مکانات کی تعمیر کے لئے (۸) لاکھ روپئی خواہش کی تھی۔ اگر حکومت نئے مکانوں کی تعمیر کے لئے بہ رفتہ دیتی تو اس سے ایک حد تک مکانات کا مسئلہ حل ہو سکتا۔ حکومت نو یولیس اور عوام دشمن یا لیسیوں پر کروڑوں روپیہ خرچ کرنا چاہتی ہے مگر غریبوں کا مسئلہ بالکل نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ اس سال آہک باشی اور داغدوزی کے لئے جو گنجائش رکھی گئی ہے کم از کم اس میں سے کچھ رقم بچائی جا کر نئے مکانات تعمیر کئے جاسکتے ہیں اور ہر سال بھی ایسا ہوسکتا ہے۔ اسکے علاوہ موجودہ مکانات کو انکی موجودہ قیمت پر یا لگت میں سے فرسودگی کے اخراجات منہا کر کے واجی قیمت پر موجودہ قابضین کے ہاتھ فروخت کر دیا جائے تو اس سے بھی کاف رقم گورنمنٹ کو حاصل ہوسکتی ہے جس سے گورنمنٹ نئے مکانات تعمیر کر سکتی ہے۔ اگر موجودہ کرایوں میں اضافہ کیا جائے تو اس سے غریب عوام کی بد دعا حکومت کے ساتھ رہیگی۔ میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل منستر اس پر ہمدردانہ غور کرینگے اور اضافہ کراہی کی جو خبر سننے میں آ رہی ہے اسکو وہ خود کنڈم (condemn) کرنے کی کوشش کریں گے۔

*Shri K. Venkiah :* When I go through the Budget, I find a number of items of expenditure to be spent over the various Departments. The Well-Sinking Department is one of them. But when I go to my constituency, I do not find the amounts shown in the Budget being spent there. When I visit the villages, I get a number of petitions from the people and I pass them on to the Collector or the Tahsildar. Nobody in the villages seems to know the existence of a Well Sinking Department in the Government, because this Dept. is not working anywhere in the Talukas or in the Districts. That is why everything is entrusted to the Revenue authorities. The result is that almost all the applications are submitted to the Tahsildar or the District Collector.

No new wells have been dug by the present Government. A few wells were constructed during the time of the Nizam's Government, but there is no water in those wells now. In most of the villages the Harijans find it difficult to get water from wells. The upper classes do not permit these poor

Harijans to draw water from their wells. The Government is not able to remove this difficulty either through the Social Services Department or through any other Department. Due to this difficulty, the Harijans have to go to some streams or some wells far away from the village, and thus waste most of their energy and time.

I submitted applications not only for providing wells for the Harijans but for other castes also. There are certain villages which have been ordered to be newly constructed under the Rehabilitation Scheme, but even for these villages the Government did not provide any wells. At some places, these newly constructed areas have been made permanent villages, but they have not been provided with any amount for digging wells nor have wells been dug for the villagers or the Harijans living in that area. I have represented so many times and have sent so many applications to the Tahsildar in this regard, but it was of no avail. I have got my own inward and outward diary for maintaining a record of these things, but when I go to the Tahsil Office and try to find out information about these papers, I do not find them at all in those offices. I do not know what becomes of these papers. No action is being taken to do anything for these poor people, not even for supplying water. If you go to the villages, you will find that in number of these places, there is no water at all. People are crying like anything for water. They are prepared to pay to the Government for supplying any boring machine or for supplying any pump to the people. The other day the Chief Minister was telling us that the Government was supplying 10 boring machines. I wonder whether these 10 machines can do any thing to alleviate the suffering of the people for lack of water. If at least the Government can do something to provide water to the villages, it will have done much for the people. If the Government cannot do this much for the people, I do not know what the people think of the Government.

There are so many Officers in the several Departments of the Government, Collectors, Commissioners, etc. None of these officers try—they do not care to inform the M. L. As. of the constituencies concerned of their tour programmes. I do not know why they should do like that. The M.L.A. of the particular area is expected to know much about the area and he can bring all matters to the notice of the Officers concerned. The Ministers also tour the areas. For instance, I have seen almost all the Ministers here touring in my constituency; but they never inform the M.L.A. of the area about

their tour programmes. When these Officers and the Ministers visit the areas, it is easy for the M.L.As. to contact them and represent to them about all matters. I do not know whether it is the policy of the Government not to inform the M. L. As. about the tour programmes of the Ministers and Officers. I know that in Madras State, the Ministers as well as the Collectors and other Officers are in the habit of informing the M. L. As. of the particular constituencies whenever they tour those areas, and I do not see any reason why the same should not be followed here, so that the matters could be discussed and disposed of then and there. Even the Collectors do not care to do this, probably because they think that the M. L. As. from Telangana especially are in opposition. At least it appears to me that this is their grudge against us. But they invariably contact the Presidents of the Taluka Congress Committees and other Congress people. I do not know why these Government servants are so partial. When the Government wants to do anything to the people, they have to consult each and all and not only certain people and certain communities.

I would again like to stress that Government would be doing immense help to the people if they can order the digging of wells in the villages, because people are badly in need of drinking water. This is so in my own taluka of Madhira.

[MR. DEPUTY SPEAKER IN THE CHAIR]

Another point about which I wish to mention is regarding panchayats. There are panchayats established for 10 or 11 villages in my own Taluka of Madhira and they are not at all working. In addition to these there are some more panchayats to be still elected. Nominations were filed for election to these panchayats in 1949—if I remember right it was November, 1950 or so. But due to some reasons—I do not have time to mention all these matters—these elections have been postponed. One of the reasons was that the other parties, who apprehended that they would not be able to contest the elections and succeed, played some mischief and saw that the elections were postponed on some plea or the other. I have been bringing this to the notice of the concerned Department as well as to the notice of the District Collector and the concerned Officers for the last two years, but no action has been so far taken to conduct these elections. I do not know for how long they are going to postpone these elections. For such simple thing are not able to spend sometime at least to consult the parties concerned over these matters.

1060 19th March, 1953. General Budget—Demands for Grants

In this Assembly, the Ministers appeal for our co-operation. We are ready to co-operate with the Ministers and with the Government, but I am sorry to state that they do not appear to like to have our co-operation when they go out and when the question of the sufferings of the people comes.

I request the Minister-in-charge to take prompt action to send at least two boring machines to Warangal district and supply them to the places wherever necessary. I may again mention here that the people are ready to pay the charges incurred for getting these boring machines.

With these few observations, I conclude my speech.

श्री. अद्धवराव पाटोल :—मिस्टर स्पीकर सर, मैं हैंदराबाद कारपोरेशन के बारे में पहले कुछ बातें कहना चाहता हूँ। यहाँ के म्यूनिसीपल कारपोरेशन के काहोवार के बारे में दूसरे लोग मुझ से जियादा बाकिफ होंगे, यह मैं जानता हूँ। लेकिन मैं हाथुस के सामने सिर्फ यह चोत्र लाना चाहता हूँ कि अिस साल बजट में हैंदराबाद के लिये और ज्वासकर म्यूनिसीपल कारपोरेशन के लिये कितना प्रोविजन ( Provision ) किया गया है। साथ साथ यह भी बताना चाहता हूँ कि डिस्ट्रिक्टस में जो म्यूनिसीपालिटियाँ हैं उनके लिये हुक्मत की तरफ से क्या अभिदाद दी जाती है। अजला की म्यूनिसीपालिटियों का अभी अेक साल हुआ, जिलेवान हुआ है और चंद लोगों के हाथ में उनका कारोबार आया है। अभी अभी अेक बच्चा हुआ असुको ताकत पहुँचाने की बजाय अेक अेकनामिक ब्लाकेड (Economic Blocade) पैदा कर के बुनके सामने मुशिकलान पैदा की जा रही है। अिस साल जिलों को म्यूनिसीपालिटियों के लिये क्यों कोअो प्राविजन नहीं रखा गया? गुजित्ता साल करीब करीब सब्बा चार लाख रुपयों का प्राविजन रखागया था लेकिन अिस माल वह भी नहीं है। अिसके मुकाबले मैं हैंदराबाद में म्यूनिसीपल कारपोरेशन के लिये कितना दिया जाता है? अेकजीक्यूटिव एजीनिअर के आफोस के लिये ५,१३,८८७ रु. दिये गये हैं। हैंदराबाद डेनज बैंड वाटर वर्क्स के लिये १०,५२,०२० रु. तक प्राविजन ( Provision ) है। जो कन्वेयन्स चार्जेस (Conveyance charges) अिस के लिये दरकार होते हैं शायद भी हुक्मत देती है। दोगर किसी के चार्जेस के नाम पर ३५ हजार रुपये दिये जारहे हैं। सिटि गार्डन्स के लिये ४२.३ हजार रेवीन्यू अकाऊंट्स के लिये ४,२५,६४० रुपये रखे गये हैं। यानी हैंदराबाद की आबादी के लिहाज से करीब करीब अेकशताख्य पर ३ रुपये खर्च किये जाते हैं। अितना ही नहीं केपीटलबौटल (Capital out-lay) से भालूम होता है कि मुस्लिमलिक देहात में भी म्यूनिसीपल कारपोरेशन की अभिदाद करने की बहुत कोशिश की गयी है। केपीटल बौट ले ( Capital out-lay ) करीब ३ लाख का होता है। यहाँ हैंदराबाद डेनज के लिये और दूसरे बाटर वर्क्स बैरह के लिये जो बलग प्रिंसेप्स ( Figures ) बताये गये हैं वे हैं ८,१५,००० रुपये बिल्ला भी बस नहीं हुआ। स्पेशल अफवान्स के रूप में २,४०,००० रु. भी हैंदराबाद म्यूनिसीपल कारपोरेशन को दिये जा रहे हैं और अिस रक्कम के बारे में फाइनिअन्स एनिस्ट्रट दाहूब ने बस दिन भंजूरी के लिये बिपांड पेश किया था। यानी कुल ३८,५३,००० रु. की रक्कम मूल्यालिक भवों के दहूत में दी जाती है। ही रक्कम है कि कारोबार बहुत बड़ा है और मुझ ने यिलान्स मी लकड़ी छोने से हैसानाल कारपोरेशन सेल्प

सफीशिअन्ट ( Self-sufficient ) भी हो जाय। अिसके मुकाबले मे जिलों की म्युनिसीपल कमेटिया मतवर्त है, किसी न किसी से अनको हर साल कर्जा लेना पड़ता है। गवर्नरमेंट के कर्जे के अलावा अनको बड़े बड़े लोगों से भी कर्जायलेना पड़ता है। हाल ही मे पडित जवाहरलालजी आये थे अुस बबत रास्ता बनाने कि खातिर कमेटी को हिम्मतचद गांधी नाम के अेक बड़े आदमी से आठ सौ रुपये लिये लेने पड़े। कभी डिस्ट्रिक्ट म्युनिसीपल कमेटीज के नाम ५०-५० हजार रुपये के कर्जेजात है। हाल ही मे नये लोगों के हाथ मे अनका कारोबार आने से अन लोगों के सामने बहुत सी मुश्किलात सी रुपये लिये लेने पड़े। कभी डिस्ट्रिक्ट म्युनिसीपल कमेटीज के नाम ५०-५० हजार रुपये के कर्जे है। हाल ही मे नये लोगों के हाथ मे अनका कारोबार आने से अन लोगों के सामने बहुत सी मुतिजअल हैं। अिसलिये मै समझता हूँ कि हैदराबाद जैसीहसेलफसफीशिअन्ट म्युनिसीपल कारपोरेशन को इलाक के करीब रुपये देने की बजाय वही रक्कम अगर जिलों की कमेटियों को वे सेलफ सफीशिअन्ट होने तक अिमदाद के तौर पर दिये जायें तो जियादा मुनासिब होगा। ड्रेनेज के लिये ७ हजार का खर्च होता है। पलेकिन देहातों के लिये आपने क्या अितजाम किया है? हां अेक चीज 'विकालस योजना' नाम की आजकल निकली है। कहा जाता है कि तुम खुद सफाई करो सड़कें बनाओ। बानी अनाज-पैदा करने के लिये वे जो अपना कीमती बक्त जांया करेंगे वही आप सड़कें और नालियां बनाने और सफाई करने के लिये खर्च कराना चाहते हैं। हैदराबाद शहर के लोगों से मुझे कोअी दुश्मनी नहीं है लेकिन यहां तो मोटरों के लिये सड़कें बनाए जाती हैं और सफाई के लिये हुक्मत खर्च करती है। मैं ऑनरेबल मिनिस्टर साहब से पूछताहूँ कि ग्राम पंचायत के लिये देहात के हर अेक आदमीने सुडकों को तामीर और दुरुस्ती के लिये और सफाई के लिये अेक अेक रुपया दिया है। हैदराबाद के लोगों ने यहां के ड्रेनेज के लिये और सफाई के लिये कितना कान्ट्रीब्यूशन किया है? अंजुकेशन के डिमांड्स को ग्रैंट करते समय यह कहा गया कि सोलह हाबीस्कूल्स के लिये यहां साढे तीन लाख रुपये खर्च होते हैं। मेरा मतलब यह नहीं है कि यहां अंजुकेशन के लिये खर्च नहीं किया जाना चाहिये मेरा अुज सिफ़ अिसिलिय है कि शायद यह सोंचा होगा कि अिस प्रांत की करीब जियादा तर म्युनिसीपल कमेटियां नानकॉप्रेसमेन के हाथ मैं हैं अिसलिये अनको मुश्किलात मैं डाल कर देखें कि हमारी मदद के बिना ये लोग म्युनिसीपल कमेटियां कैसे चला सकते हैं और बाद मैं यह भी कहा जाय कि ये लोग कमेटियां चलाने के लिये नाकाबिल हैं और फिर हुक्मत अनको अपने हाथ मैं ले लें। यह हुक्मत की जरूर खाहिश होगी, क्योंकि अगर अंसा न होता नो अिस साल जिलों की म्युनिसीपल कमेटियों को कुछ कान्ट्रीब्यूशन जरूर दिया जाता।

जिलों की म्युनिसीपल कमेटियों का प्रोफेशनल टैक्सेशन ( Professional Taxation ) का जो तरीका है वह मेरे नुक्तेनिकाह से गलत है। अिसके बारे मैं हर जगह से शिकायत है। जिस मकान का टैक्स ८ रुपये था वह अब ४० रुपये तक बढ़ गया है। अिस चीज से मिनिस्टर साहब भी बाकिकहे। जब अिसके बारे मैं अप्लाईकेशन्स आते हैं कि अिस टैक्स के रेट को रिवाजीज ( Revise ) किया जाय तो रेवीव्यू डिफिकल्टीज ( Revenue difficulties ) को बताकर रिवीजन नहीं किया जाता। खास कर लातूर मैं अिस प्रोफेशनर टैक्स की बड़ी सस्त शिकायत है। बैलगाड़ी चलानेवाले को १६ रु. टैक्स देना पड़ता है जोकि प्री-पुलिस ऑक्शन ( Pre-Police Action ) सिफ़ चार रुपये था। नामिनेटेड म्युनिसीपल कारपोरेशन ( Nominated Municipal Corporation ) ने अुसको ८ रुपये कर दिया है और अिलेक्टेड म्युनिसीपल गमेटी ने अुसी को १६ रुपये कर दिया। पुलिस ऑक्शन के बाद तिजारत अच्छी थी और बड़ीवालों की आमदनी भी काफ़ी बढ़ गयी थी। लेकिन

1062 19th, March 1953. General Budget—Demands for Grants

अेक साल से तिजारत में डिप्रेशन (Depression) आ गया है और अिस बात को खुद फाओनान्स मिनिस्टर ने अपनी बजट स्पीच में कबूल किया है। वंडीबालो ने अिस टैक्स के खिलाफ एप्रेजेटेशन (Representation) किया और सत्याग्रह भी किया। लेकिन वे सत्याग्रह जियादा दिन तक नहीं चला सके क्योंकि जो लोग रोज कमाते हैं और खाते हैं वे जियादा दिन तक हडताल नहीं कर सकते। म्यूनिसीपल कमेटी के चेअरमन के पास जाते हैं तो वे कहते हैं कि यह चीज हमारे हाथ की नहीं है, हुकूमत के पास जाना चाहिये। हुकूमत के पास जायें तो हुकूमत गहरी है कि म्यूनिसीपालिटिया चाहें तो अिसके बारे में रेजोल्यूशन्स पास गर के हमारे पास भेज सकती है। और अुसके बाद हम अिस पर सोच सकते हैं कि पान के ठेलेवाले को छह रुपये टैक्स देना पड़ता है। दूसरी ओक बड़ी अजीब बात अिस टैक्सेशन के सिलसिले में है। वह यह कि मैकिमम टैक्स (Maximum-Tax) ५० रु. है चाहे किसी की तिजारत लाखों रुपयों की हो। यह टैक्सेशन की रीति बिल्कुल गलत है। मै कहूंगा कि जिस तरह से अपने अिनकम टैक्स (Income-Tax) ये के लि छह साढे छह हजार का लेवल (Level) अिस तरह रखा है कि अिस से कम अिनकम पर टैक्स नहीं आहद किया जावेगा अुसी तरह से यह पर भी टैक्सेशन होना चाहिये कि जिस आदमी की आमदनी माहाना सौ या पचास रुपये हो अुसको टैक्स नहीं देना पड़ेगा। अिसी तरह से मकानात पर ग्राम पंचायतों का टैक्स होता है। अुसमें भी टैक्सेशन की पद्धति गलत है। मकान हजार डेढ हजार का हो या लाख रुपये का हो अुस पर सिर्फ ५ है टैक्स रहता है। अिसमें भी ग्रेडेशन (Gradation) होना चाहिये। मै हुकूमत को सुझाव दूंगा कि जिनको ५०-६० रु. बतौर किराये मिलते हैं अुन पर टैक्स माफ होना चाहिये। और जिन लोगों ने अपनी माशी हालत मुल्क कि खातिर बिगाड़ ली अुनको, और जो नीचे के तबके के लोग हैं जिन्हें अपनी जिंदगी बसर करना भी मुश्किल है अुनको ग्राम पंचायत का टैक्स माफ होना चाहिये। हठगांव ग्राम पंचायत में हमारी पार्टी के लोग चुनकर आये हैं। अन्होने ओक रेजोल्यूशन पास कर के मिनिस्टर साहब के पास भेजा था कि यह टैक्सेशन की पद्धति गलत है और अिसमें सुधार होना चाहिये। अुस बक्त अन्होने जवाब दिया था कि अिस टैक्सेशन में हम कोओ तबदीली नहीं कर सकते। अगर आप करेंगे तो हम आपकी आमपंचायत को बरखास्त कर देंगे। अगर मिनिस्टर साहब अिस चीज को महसूस करते हैं कि यह टैक्सेशन गलत है तो अुसको ठीक करना चाहिये।

म्यूनिसीपल कमेटियां डिस्ट्रिक्ट कमिशनर के तहत होती हैं। ओक म्यूनिसीपल कमेटी में अेक अजीब बात हुआ। अभी हाल में जब पंडित जी आये तब वहां के कलेक्टर साहब ने म्यूनिसीपालिटी को बर्गर पूछे १३०० रु. सचं किये। अिसमें म्यूनिसीपालिटी का कोओ भी सेंबर अुनके साथ नहीं था। शायद वहां का सेकेटरी अुनके साथ होगा। म्यूनिसीपल कमेटी ने जब अिस चीज के खिलाफ रेजोल्यूशन पास किया तो अुसको कलेक्टर साहब ने नामंजूर कर दिया। कमिशनर की क्या हस्ती है कि वह म्यूनिसीपालिटी ने जिस चीज को मंजूर किया अुसको नामंजूर करे? म्यूनिसीपालिटी अबाम की नुमाइन्दा जमात है। अुसके कांरीबार में हुकूमत को या कमिशनर को दखल नहीं देना चाहिये अगर दखल दो चाहती है तो मैं अोनरेबल मिनिस्टर से अपील करूंगा कि कम से कम वे अंसी चीज को अनकरेशन (Encourage) न करें।

म्यूनिसीपालिटियो और ग्राम पंचायतों का अिलेक्जन होकर अभी अेक साल हुआ है। बजट की मंजूरी अब तक कभी जगहों पर नहीं हुआ है। अिस तरह से अुसका कांरीबार ठीक तरीके से चलाने में दिक्षित होती है। अगर अच्छी को नियमित करना है तो अुसकी जब नियमित नहीं किया जा सकता।

और जिस तरह से काम रुका पड़ा रहता है। ऐसी बहुत कम ग्राम पंचायतें होंगी जिन्होंने अपना कारोबार चलाने के लिये मुन्तजिम मुक्र किया हो। म्युनिसीपल कमेटियों और ग्राम पंचायतों को जो रक्कम दी गयी है अुसमें कुछ और कान्ट्रीब्यूशन कर के अनुकी मदद करनी चाहिये। ग्राम पंचायतों और म्युनिसीपल कमेटियों को हम स्थानिक स्वराज्य संस्था या लोकल सेल्फ गवर्नर्मेंट Local Self Govt. ) कहते हैं। यहीं एक तरीका है जिससे हम अव्वाम को अपना अँडमिनिस्ट्रेशन चलाने की शिक्षा देते हैं और अनुभव डेमाक्रसी का स्पिरिट पैदा कर सकते हैं। ये संस्थाएं अक तरह की पोलिटिकल ट्रेनिंग देने की पाठशालायें हैं। इस साल के बजेट में अिन तमाम म्युनिसीपल कमेटियों के लिये चार सव्वा चार लाख रुपये रखे गये हैं। लेकिन जैसा कि मैने कहा है दराबाद म्युनिसीपल कारपोरेशन पर लाखों रुपये खर्च होते हैं और डिस्ट्रिक्ट म्युनिसीपलिटीज की तरफ ध्यान नहीं दिया जाता। मैं समझता हूं निहु कूमत की तरफ से जो अिमदाद दी जाती है अुसकी अीब्हन डिस्ट्री-ब्यूशन (Even distribution) होना चाहिये। जो बच्चा अभी रेंगता है अुससे आज ही यह अुम्मीद नहीं की जा सकती कि खड़ा होकर चलने लगे। अुसको तो जियादा मदद दी जानी चाहिये बनिस्बत अनुके कि जो बड़े हो चुके हैं और चलने लगे हैं। अितना कहकर मैं अपनी तकरीर ख म करता हूं।

شرنی کئے رام ریڈی - سٹر امپیکر سر۔ میں نے ولیج پنجابیوں کے بارے میں ایک کٹ مشن پیش کیا ہے۔ اسکا مقصد یہ ہے کہ پنچاہیت ایکٹ (Panchayat Act) کے تحت جو بورڈس (Boards) قائم ہوئے ہیں انکی کارکردگی کیا ہے، اس میں کوئی عوامی فائدہ مضمون ہے یا نہیں، اس میں حکومت اور عوام کس حد تک ذمہ دار ہیں ان سب کے متعلق میں اس ہاؤس میں کچھ عرض کر سکوں۔ سنہ ۱۹۸۰ع سے قبل یہاں ایک جاگیرداری حکومت تھی۔ اسکے بعد آزادی حاصل ہوئی اور کانٹی ٹیشن کے تحت اعلان کیا گیا کہ اڑالٹ فرنچائیز (Adult-franchise) کے تحت کاؤنٹ میں پنچاہیتیں قائم کی جائیں گی۔ اس ایکٹ میں یہ پراویزن (Provision) رکھا گیا کہ ۵ روپیہ اور تین فیصد لوکافنڈ کی رقم خرچ کی جائیگی۔ حیدر آباد کی حکومت نے اپنے پروگرام میں (۱۰۱۲) ولیجس میں پنچاہیتی بورڈس قائم کرنا طے کیا۔ روپورث کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس پروگرام کے منجملہ (۳۲۱) پنچاہیت بورڈس قائم کئے گئے۔ یہ معلوم نہیں کہ آج کی حکومت کیسے ذمہ دار ہے؟ حکومت بورڈ کے پاس ذمہ دار ہے یا لیچسلیچر کے پاس ہمیں ٹھیک طور پر اس کا اندازہ نہیں ہو رہا ہے۔ روپورث میں کہا گیا ہے کہ پانچ لاکھ روپیوں کے پراویزن سے پنچاہیتوں کے قیام کا پروگرام کیتے گئے ہے۔ مگر صاف طور پر یہ نہیں بتایا جا رہا ہے کہ پنچاہیتوں کے قیام کے لئے فلاں رقم کی منظوری دیکھی تھی اور اسیں یہ کام ہوا ہے۔ اگر ہم کچھ اعتراض کریں تو کہا جاتا ہے کہ اپوزیشن پارٹی آخر روپورث کرنے کے لئے ہے۔ اپوزیشن کی خاطر اپوزیشن کیا جاتا ہے، وغیرہ میں حکومت سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ اپنی فرائض پر ایر انجام دے رہی ہے؟ حکومت اور عوام میں ربط پیدا کرنا چاہئے۔ ہر دیہات کے مزدور اور عوام یہ سمجھو رہے ہیں کہ ڈیموکریسی (Democracy) کے نام پر جدید نکس عائد کئے جا رہے ہیں۔ نکس کے ذریعہ پسے وصول کر کے اسے

لوگوں برخیج کیا جا رہا ہے جو حکومت کو خوش کرنے والے ہیں۔ حکومت کی پارٹی سے میرا سوال ہے کہ اب تک لا نئے روپے جو خرچ نہیں کئے گئے اسکی کیا وجہ ہے؟ اگر حکومت خرچ کرنا نہیں چاہتی ہے تو آخر اسکا کیا مقصد ہے؟ اپنے مقصد کی وضاحت حکومت کیوں نہیں کر دی؟ رسماً طور پر بحث بیس کیا جاتا ہے کہ موشنس آتے ہیں۔ ان میں سے بعض وہ ڈرا (Withdraw) کر لئے جاتے ہیں۔ اور بعض کو ووٹ کے لئے رکھ کر لائٹ (Lost) ہو جاتے ہیں چلئے، بحث منظور ہو گیا۔ ہماری مثال تو ایسی ہے جیسے کہ ایک بنا۔ وہ بھی اتنے حساب کتاب ٹھیک طور پر رکھتا ہے۔ آپ نے عوام کے پیسے کو کس طرح خرچ کیا ہے؟ کیا عوام کے نمائندوں کو یہ پوچھنے کا حق حاصل نہیں ہے؟ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہاتھی کے دانت ہیں جو صرف دکھانے کے میں کسی کام کے نہیں۔ نمائش کے ہیں اور دھوکے کے ہیں۔ ولیج پنجابیوں جہاں ہیں وہ بوجھتی ہیں کہ وہ کریں تو کیا کریں؟ اسکو پیسے نہیں ملتا اور جو پیسے ملتا ہے وہ براۓ نام اسٹیٹ پنک میں جمع رہتا ہے۔ کیوں یہ نہیں کہدیا جاتا کہ آپ کے لئے کچھ نہیں ہے؟ عوام کو کیوں دھوکے میں رکھا جانا ہے؟ اگر یہی صورت حال پورا رہے تو عوام آپہ بروکسٹر بھروسہ کریں گے؟ میں منسٹر صاحب متعلّقہ سے کہونا کہ وہ جب دور ہے اُنہیں نو عوامی نمائندوں سے ملیں، اون سے تبادلہ خیال کریں، وہاں کے لوگوں کی خیوریات کو معلوم کریں اور انی پارٹیاٹی (Partiality) کا ثبوت نہ دیں۔ اتنا فرض ہے کہ لوگوں سے ملاقات کیں۔ صرف یہ تصور کر لینا کہ اپنی بارٹ کے لوگوں سے مل لینا کافی ہے۔ ٹھیک نہیں ہے۔ عوام کی ضرورتیں کیا ہیں، ایک شخص سے درافت کر کے نہیں معلوم کرنا چاہئے بلکہ مختلف نظر معلوم کرنا چاہئے۔ تمام پہلک نمائندوں سے درافت کرنا چاہئے کہ انکی ضرورتیں کیا ہیں۔ صرف اپنی بارٹ کا، اپنی جماعت کا اور اپنی حکومت کا ہی خیال رکھیں تو عوام کو یہ سمجھنے کا موقع ملیں گا کہ ہمارا ووٹ ہم نے غلط استعمال کیا۔ اس طرح ہارا فیوجر (Future) کچھ بھلا نہیں ہوا۔

آخر میں میں کہوں گا کہ آڑپل منسٹر فار لوکل ساف گورنمنٹ یہ واضح کریں کہ گزشتہ سال بحث میں جو رقمیات رکھی گئی تھیں وہ کیوں صرف نہیں کی گئی اور اسی خال جو پڑاویزن رکھا گیا ہے وہ کم کیوں رکھا گیا ہے۔ اسکے متعلق مناسب جواب ہے کہیں۔ جو کام کیا جاتا ہے ہری ہری کتابوں کی شکل میں چھاپ کر اُدھر تا اُغئر منٹ (Advertisement) کی خاطر نہیں کیا جانا چاہئے۔ حققت میں کوام پہچاپتوں کا جو مقصد ہے اور اسکے جو فائدے میں وہ عوام تک پہنچ جاؤں۔

ڈسٹرکٹ بورڈز (District Boards) کے متعلق ایک آڑپل سیر نے جنک کائنٹی ٹیونسی سے میں واقع نہیں ہوں لہیک کہا ہے کہ اصلاح کے پیوس کی حالت بہت خراب ہے۔ سمجھا جاتا ہے کہ یہ بورڈس حکومت کے رسم و کرم ہو تو نہ ہیں۔ لیکن ایسا نہیں ہوتا چاہئے بلکہ ہرام کا یہ حق نہ کہ وہ حکومت سے کمپریوشن کا ہمالیہ کریں۔ چاکرہ زارانہ حکومت کو ہمایے میں بورڈس کو غصہ کیا جاتا

تھا۔ آج کی حکومت کے متعلق تصور یہ تھا کہ اس زمانے میں سہولتیں زیادہ ملینگی۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ سہولتوں کو ختم کرنے کی کوشش کیجا رہی ہے۔ جبکہ میجا رٹی کانگریس کی نہیں ہے وہاں ناسنین کا طریقہ اختیار کیا جاتا ہے۔ اور جہاں سمجھتے ہیں کہ کانگریس کی میجا رٹی ہے تو وہاں خاموشی اختیار کیجا رہی ہے۔ جناب منسٹر صاحب نے نلگنڈ کے متعلق رقم دینے کا وعدہ فرمایا تھا، لیکن اس شرط کے ساتھ کہ جب پچھلی رقم صرف ہو جائیگی تو مزید رقم دیجائیگی۔ گویا حکومت اس طریقہ سے دھوکہ دیکر عوام کا بھروسہ حاصل کرنا چاہتی ہے۔ جب آنبل منسٹر کو اس کے متعلق توجہ دلائی گئی کہ نلگنڈ کے لئے جو رقم رکھی گئی ہے وہ کم ہے تو انہوں نے یہ فرمایا کہ جو رقم دیگئی ہے وہ خرچ ہونے کے بعد مزید رقم دیجائیگی۔ ہمارا منشا یہ ہے کہ جب عوامی حکومت آگئی ہے تو عوامی نظریہ سے گورنمنٹ چلنا چاہئے۔ پہلے ہی عوام پر ٹیکس کا بار زیادہ ہے اب اور یہی ٹیکس عائد کئے جا رہے ہیں۔ لیکن میں کہوں گا کہ عوام زیادہ ٹیکس برداشت کرنے کے قابل نہیں رہے۔ اگر مزید ٹیکس عائد کئے جائیں گے تو عوام میں نہ رجحان بیدا ہوگا عوامی حکومت کا مقصد عوام سے زیادہ ٹیکس حاصل کرنا ہے۔ اس وقت ہر جگہ ٹیکس لگائے گئے ہیں۔ موثر پر ٹیکس۔ گازی پر ٹیکس۔ حجام پر ٹیکس۔ دھوپ پر ٹیکس۔ کھبیت پر ٹیکس۔ گھر پر ٹیکس، غرض ہر چیز پر ٹیکس عائد کیا گیا ہے؟ عوامی حکومت کا مقصد عوام کی سیوا (سکا) کرنا ہے۔ لیکن ہماری حکومت عوام سے زیادہ سے زیادہ پیسہ حاصل کرنا چاہتی ہے۔ یہ پیسہ بھی جو ٹیکسوں کے ذریعہ وصول ہوتا ہے وہ صرف الامنیتیں (Administration) کو یہ اطمینان ہوتا چاہئے کہ عوامی حکومت جنتا کی بھلانی کے لئے کچھ کر رہی ہے۔ میں حکومت سے یہ عرض کروں گا وہ ان سب باتوں پر سنجدہ گئی سے غور کرے۔ اتنا کہکر میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

## ಶ್ರೀ. ಶರಣಗೌಡ :

ಅಧ್ಯಕ್ಷ ಮಹಾತ್ಮರೇ, ನಾನು ನೆನ್ನ ಕಟ್ಟಾಮೋಣವ್ಯವಹಾರಿ ಮಾತನಾಡುತ್ತೀರು. ಕಲ್ಪಿಗೆ ಜಿಲ್ಲೆಯಲ್ಲಿ ಈಗಾಗಲೆ ಚುನಾಯಿತವಾದ ಗ್ರಾಮ ಪಂಚಾಯತಗಳು ಬಹಳ ಕಡವೆ ಇದ್ದು, ಅವುಗಳು ಸರಿಯಾಗಿ ಕೆಲಸ ನಡೆಸುವ ಸ್ಥಿರತ್ವ ಇಲ್ಲದೆ ಇದ್ದುದರಿಂದ ಗ್ರಾಮ ಸುಧಾರಕೆಯ ಕಾರ್ಯ ಸರಿಯಾಗಿ ನಡೆದಿಲ್ಲ ಎಂಬ ಸಂಗತಿಯನ್ನು ಮಾನ್ಯ ಸಾನಿಕ ಮಂತ್ರಿಗಳ ಗಮನಕ್ಕೆ ತಂದುಕೊಳ್ಳಬೇಕಂದಿದ್ದೇನೆ. ಎಲ್ಲ ಹಳ್ಳಿಗಳಲ್ಲಿ ತೀವ್ರವಾಗಿ ಗ್ರಾಮ ಪಂಚಾಯತಗಳನ್ನು ಸ್ಥಾಪಿಸಬೇಕು ಮತ್ತು ಫೇರ್ (Fair) ಚುನಾವಣಗಳು ನಡೆಯಬೇಕು. ಚುನಾಯಿತಯ ಸದ್ಸೂರಿಗೆ ಕಾರ್ಯ ನಡೆಸಿ ಸರಿಯಾದ ಕಲ್ಪನೆಯನ್ನು ಒಟ್ಟು ಮಾಡಿಕೊಡಲು ಉಗಾಗ ಸಭೆಗಳನ್ನು ಕರೆಯಬೇಕು. ಪಂಚಾಯತ ಅಧಿಕಾರಿಯು ತನ್ನ ಪ್ರವಾಸದಲ್ಲಿ ಪಂಚಾಯತ ಮೊಂಡಿಗಳಿಗೆ ಭೇಟಿಕೊಂಡ್ರಾಗ ಆಶನಿಗೆ ಕೆಲಸದ ಪ್ರಗತಿಯ ಒಗೆ ಸರಿಯಾದ ಮಾಹಿತಿ ಕೊಡಬೇಕು. ಅವುಗಳ ಅಧಿಕ ಪರಿಸ್ಥಿತಿಯನ್ನು ಸುಧಾರಿಸಲು ಸರ್ಕಾರವು ಹೆಚ್ಚು ಹಣವನ್ನು ವೆಚ್ಚು ಮಾಡುವುದಕ್ಕೆ ಸಿದ್ಧಿನಾಗಬೇಕು. ಕಂದಾಯಿದ ಇಲ್ಲಿ ಹಣವನ್ನು ಪೂರ್ತಿಯಾಗಿ ಕೊಡಬೇಕು. ಕಡವೆ ಬಿದ್ದ ಹಣವನ್ನು ಕರೆದ ಮೂಲಕ ವಷಣಿ ಪೂರಿಸಿ ಸುಧಾರಣೆ ನಡೆಸಬೇಕು.

ವಿಕೆಂದರೆ, ಹಲ್ಮಿಗಳು ತಿಕ್ಕಣ, ಅರೇಂಗ್ರಾ ಸ್ವಚ್ಚತೆ ಇತ್ತೋದಿ ದೃಷ್ಟಿಗಳಿಂದ ಹಿಂದುಳಿದಿನೆ, ಭಾರತದ ಏಳಿಗೆ ಗಾ, ಮದ ಸುಧಾರಣೆಯನ್ನ ವಲಂಬಿಸಿದೆ,

నువ్వు జలే గళల్లి నున్నిపూలిప్పగళు సరయాగి కెలస వూడుక్కిల్లి. ఆదుదరింద అష్టగళ బగి యొగ్గుకై వుగళన్ను క్షేర్వాళ్లబేకు.

ಕೆಲವು ಜಿಲ್ಲೆಗಳಲ್ಲಿ ಹರಿಜನರಿಗೆ ಬಾವಿಗಳೇ ಇಲ್ಲ. ಹೈದರಾಬಾದ್ ಸರಕಾರವು ಈ ಬಗ್ಗೆ ತೀವ್ರವಿಚಾರವಾಡಿ ಕಾರ್ಯನಡಿಸಬೇಕು. ಹಂಡಿನ ಸರಕಾರದವು ಹೊಲಿಂಗ್‌ರೆ ಸಂಪೂರ್ಣ ಹೆಚ್ಚೆ ದೂರ  
ಕೂಡ ಮಾಡಿಗರಿಗಾಗಿಯೇ ಹೆಚ್ಚು ಬಾವಿಗಳನ್ನು ಕಟ್ಟಿಸಿ ಕೊಟ್ಟಂದರಿಂದ ಹೊಲಿಯಿರಿಗೆ ಬಹಕ ತಾಂತ್ರಿಕವಾಗುತ್ತಿದೆ.

ಹೊಲೆಯರೂ, ಮಾಡಿಗೊ ಕೂಡಿಯೇ ಬಾವಿಯ ನೀರನ್ನು ಉಪಯೋಗಿಸುವಂತೆ ಪ್ರಯತ್ನಿಸಿ ಮಾಡಬೇಕು. ಇಂದಿನ ಸರಕಾರಕ್ಕೆ ಅದು ಅನಾಧ್ಯವಾಗಿದ್ದರೆ, ಕೊನೆಗೆ ಅವರಿಗೆ ನೀರನ್ನು ಮಾಡಿಕೊಡಬೇಕು.

సురపుర తాలూకినల్లి నిరిన కోరకి చేబ్బగురువుదరింద ఆదన్న దూర వదలు నమ్మి సరకారపు ప్రయత్న మాడబేకు. ఇష్ట ఆరికే మాడికొండు, నాను నన్న భాషణవన్న మగిశుత్తేసి.

شری دابی شنکر - سٹر اسپیکر سر - ذئر کٹ لوکل بورڈ کی میونسپالٹیز کیلئے  
گورنمنٹ کی جانب سے جو کنٹریوشن ( Contribution ) دیا جانا چاہتے وہ  
اس سال کے بیٹھ میں بالکل بدھن کیا گیا ہے۔ کیا بیٹھ میں گنجائش نہ رکھنے کی  
یہ وجہ ہے کہ جنرل الکشن کے بعد سے جو میونسپل الکشن ہوئے ہیں ان میں اکثر  
جگہوں پر نانے کانٹریس باریوں کے ممبر میں کامیابی ہوئی ہے اور میونسپالٹیز دوسری  
جماعت کے لوگوں کے ہاتھوں میں چلی گئی ہیں؟ جیسا کہ آنریل ممبر فار عہان آباد  
میں کھانا کیا اسکی یہ وجہ ہے نہ بچہ کو بڑھنے نہ دیا جائے اور اسکو فوراً حتم کیا جائے۔  
کیا اسی طرح میونسپالٹیز کو بھی آپ ( وزیر طرح حتم کرننا چاہتے ہیں تاکہ ان کے لئے  
چنانچہ ہی نہ ہونے پائے؟ اسکے علاوہ جو میونسپالٹیز قائم ہوئے ہیں انکے پاس روپیہ  
بھی بہت کم ہے اور اسکے باوجود میونسپالٹیز کیلئے کنٹریوشن بھی بیٹھ میں پروائیڈ  
( Provide ) نہیں کیا گیا ہے۔ اسکا مطلب سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ آپ  
میونسپالٹیز کا چنانچہ نہ جسمیوریت کے طریقوں پر چاہتے ہیں اور نہ جو میونسپالٹیز قائم  
ہوئے ہیں انہیں اچھی طرح کام کرنے کا موقع ہی دینا چاہتے ہیں۔ لیکن دوسری طرف  
حیدر آباد میونسپل کارپوریشن کیلئے گورنمنٹ کی جانب سے بہت زیادہ کنٹریوشن دیا  
گیا جسکے لئے بیٹھ میں گنجائش فراہم کیکری ہے۔ حیدر آباد سی میں جہاں تجارت  
زیادہ ہوتی ہے اور جہاں زیادہ تر مالدار لوگ مستقر ہیں۔ وہاں تو گورنمنٹ کی جانب سے  
اندا زیادہ کنٹریوشن دیا جاتا ہے لیکن ڈسٹرکٹ کی میونسپالٹیز کیلئے یہ گنجائش  
فراہم نہیں کیجاتی۔

**श्री. अष्टाराव गणमुखी :-**डिस्ट्रिक्टस म्यूनिसिपालिटीज को भी ग्रैंट्स दिये गये हैं।

شروعی دایسی شنکو - جی ، ہان میں اس طرف بھی اشارہ کرونا کا میونسپالٹیز کلائی جو رقم گرانش کے طور پر دیجات ہے اس کا کیا حال ہے میں آپکو اکسلیٹیٹی میمورنڈ  
) سے پڑھ کر سنتا ہوں - Explanatory Memorandum )

“ Half of this assistance is treated as grant and shown under this head while the other half is treated as interest free loan and shown under advances.”

یعنی جو رقم دیجاتی ہے اسکی نصف رقم سپر میونسپالٹی کو دوبارہ ادا کرنا یوتا ہے ۔ میں یہاں عادل آباد کی میونسپالٹی کا ذکر کروں گا جہاں کانگریس کا ایک بھی رکن چنان میں نہیں آیا ہے ۔ وہاں اس چنان سے پہلے جو میونسپالٹی تھی اسکی تمام رقم بیکار کاموں میں صرف کیگئی اور جب ہم نے اسکا جائزہ لیا اسوقت صرف پانچ ہزار روپیہ ہمارے حوالہ کئے گئے ۔ حالانکہ اس میونسپالٹی کا کرنسی ۸۰۔۰ ہزار روپیہ بقا یا ہے ۔ پولس ایکشن کے بعد جو حکومت یہاں قائم ہوئی اسکو چاہئے تھا کہ ان لوگوں سے جن کے ذمہ اتنی رقم باقی تھی وصول کریں اور اس سے وہاں کے عوام کے مفاد کے کام کئے جائے ۔ مگر وہاں ایسا نہیں کیا گیا ۔ آج ہمیں عادل آباد میونسپالٹی کا جائزہ حاصل کر کے صرف و مہینے کا عرصہ ہوتا ہے ۔ لیکن اسیں بھی ۳۰۔۰۵ ہزار روپیہ وصول کرنے کی کوشش کیگئی ہے ۔ اور حکومت کی جانب سے بار اسکا مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ پہلے اسکے قرض کی ادائی کا انتظام کیا جائے ۔ جب ہم حکومت کے قرضہ کی ادائی کیلئے ٹیکس عائد کرنا چاہتے ہیں تو ٹیکس بغير حکومت کی منظوری کے عائد نہیں کئے جاسکتے اور نہ حکومت منظوری دینے کیلئے تیار ہے ۔

( Misuse ) اسکے علاوہ میں کلکٹریس کس طرح اپنے اختیارات میں یوز کر رہے ہیں اسکا تذکرہ بھی ہاؤس میں کروں گا ۔ اس ضمن میں میں چند مثالیں ہاؤس کے سامنے رکھوں گا جن سے ظاہر ہو گا کہ کلکٹریس اپنے اختیارات کے غلط استعمال سے کس طرح کام میں روڑے اٹکا رہے ہیں ۔ میونسپالٹی ڈولمنٹ پلان ( Development Plan ) کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایک مکان تعمیر کرنے کی اجازت دیتی ہے ۔ لیکن کلکٹریس منظوری کو اپیل میں نامنظور کر دیتا ہے ۔ ایسی ہی ایک دوسرا مثال میں ایک اور مکان کی تعمیر کی اجازت جو ڈولپمنٹ پلان کے تحت نہ دیجائی چاہئے وہاں کلکٹریس کی جانب سے منظوری دیگئی ہے ۔ اس سے ظاہر ہے کہ کلکٹر کا جو روپیہ رہا ہے وہ گورنمنٹ کیلئے قابل غور ہے ۔ میں نے آنریبل منسٹر سے اس ضمن میں ملاقات کی تو انہوں نے کہا کہ ” ان میں بہت زیادہ ادمینیسٹریشنیو کیپاسٹی ( Administrative Capacity ) ہے ۔ ڈولپمنٹ پلان کے خلاف منظوری دینا اور پلان کے موافق منظوری نہ دی جانا کہاں تک درست ہے ، میں سمجھو نہ سکا ۔ کیا یہی کلکٹر کی ادمینیسٹریشنیو کیپاسٹی ہے ؟ کیا یہی ادمینیسٹریشنیو ابیلٹی ( Administrative Ability ) ہے کہ کام میں خواہ خواہ روڑے اٹکائیں ؟

ایک اور بات جسکا میں ذکر کروں گا وہ یہ ہے کہ الکشن ہونے کے بعد کانگریس کے معززین سے ہم نے اپیل کی آپکو میونسپالٹی کا سابقہ تجویں ہے ، آئیے ۔ آپ اور ہم سب مل کر کام کریں اور ایک ایسی میونسپالٹی قائم کریں جس سے عوام کو زیادہ زیادہ فائدہ پہنچ سکے ۔ لیکن انہوں نے جاف اٹکا کیا اور بجا ہے اسکے کہ وہ ہماری مدد کرنے ۔ انہوں نے کہا کہ ہماری پارٹی کی گورنمنٹ ہے ۔ ہم تمہارے ساتھ نہیں بلکہ کلکٹر

مل سکتے ہیں۔ حال یہ ہو یو گورنمنٹ کی امداد اور کوآئریشن کے بارے میں کیا کچھ  
نہیں کہا جاسکتے؟

ایک اور مثال میں دونوں جس سے واضح ہو کا کہ کس طرح کانگریس کے لوگ اور  
لکٹر غلط طریقہ سے عمل نہ رہے ہیں۔ عادل آباد میں وہاں کے مارواڑیوں نے ایک  
دھرم شالہ بنانے کی اجازت بولیں ایکشن سے چاہے لے رکھی نہیں۔ انہوں نے کس طرح  
یہ اجازت حاصل کی۔ اسے تو مجھے تھے نہیں دیونکہ ہیں معلوم ہوا کہ اس زمانہ کی  
گورنمنٹ نے نہیں سی۔ آئی۔ ذی نو ہیجیر کانکٹر کی اس منظوری کے بعد تحقیقات کروائی  
تھیں کیونکہ لکٹر کے روپہ کے متعلق شبه نایاب گیا تھا۔ لیکن آج یہ حالت ہے کہ  
چنی ہوئی میرنساٹی کے باوجود اور ڈولپسٹ ملان کے نفسہ کے خلاف بھی کچھ نہیں  
کیا جاسکا۔ اس دھرم شالہ کی زمین ناجائز طریقہ سے حاصل کی گئی ہے۔ پلان کے تحت  
یہ بتلا بگا ہے نہ فلان انڈسٹریل ایریا ( Industrial Area ) ہوگا  
اور فلان مارٹ بیس ( Market place ) ہوگی وغیرہ۔ لیکن اسکے  
باوجود دھرم شالہ کی زمین اور اسکی تعمیر کی اجازت کیسے دیکھی، قابل غور بات ہے۔  
اس کارروائی کی ایک بہت موٹی فائل ہے جسکو ملاحظہ کرنے کے لئے میں نے آنریبل  
منسٹر سے پارٹی رُو مسٹ ( Request ) کی ہے۔ میرے پاس اسات کا  
بُورا بُوت ہے نہ اس زمین نوں طرح حاصل کیا گیا ہے۔ وہاں مارواڑیوں کا ایک  
گروپ ہے جو آنریبل منسٹر کو غلط فہمی کا شکار کر رہے ہیں۔

شی. اخناواراٹ گणمۇخی:- “ گلستانہ کا شکار کر رہے ہے ” یہ جو بیان کا پیछے اور تراجمہ ہے ।

( شری دابی شنکر - یہ ان پارلیسٹری ( Unparliamentary ) الفاظ تو نہیں ہیں - )

شی. اخناواراٹ گणمۇخی:- انجینئرنگ میٹنگ تھیں تو، کم از کم مسٹر غلط فہمی کا  
( Reflection ) ہے کہ میں گلستانہ کا ریکورڈ ہے رہا ہے ।

شری دابی شنکر - میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ ” آنریبل منسٹر غلط فہمی کا  
شکار ہو گئی ”، اس میں رفلکشن کی کوئی بات نہیں۔ یہ میں ان لوگوں سے متعلق کہہ رہا  
ہوں جو آنریبل منسٹر کو غلط باور کرانا چاہتے ہیں۔

اسکے بعد میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میونسپالیٹیز کو کنٹر بیبوشی نہیں  
دیا جاتا اور جو بھی رقم دیجاتی ہے اسکی ادھی رقم واپس کرنا پڑتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ  
جیسا کہ آنریبل مسٹر فارعہن آباد نے کہا کہ ہر جگہ جہاں میونسپالیٹیز اپوزیشن جماعتیں  
کے ہاتھوں میں چل گئی ہیں ایک خاص پلان کے تحت یہ عمل کیا جا رہا ہے کہ  
انہیں کنٹر بیبوشی نہ دیا جائے۔ اور انہیں کس طرح کام نہ کرنے کے لئے تداہیز کی جا رہی  
ہیں وہ قابل غور ہیں۔ لہذا میں آنریبل منسٹر سے اپیل کرنا کہ چنانچہ کے ذریعہ  
آنی ہوئی میونسپالیٹیز کے خلاف جو اقدامات اتنا ہائے جا رہے ہیں اور کانکٹر کے ذریعہ  
انہی اختیارات کو غلط طور پر استعمال کیتے ہوئے کام میں ورثے الکارے ہیں اس جانب

تجھے دین۔ عادل آباد میں نو نہ حالت ہے کہ وہاں کے سکرٹری صاحب میونسپالی کے معاملات کے لئے بہت ہی کم وقت دیتے ہیں اور جب ان سے میٹنگ لائند (Attend) کرنے کے لئے کہا جانا ہے تو وہ صاف کہنے ہیں کہ میں لوکل بورڈ کا بھی سبز ہوں۔ مجھے کلکٹر کے مانہ جانا ہے۔ جب ان سے وقت دیتے کے لئے کہا جانا ہے تو وہ علوں الاعلان کہتے ہیں کہ آنکو ایسے سوالات کرنے کا کثری حق نہیں ہے۔ ہاؤس میں ۱۰۰ ہم سے کوآدیشن چاہا جانا ہے لیکن درحقیق گورنمنٹ اور میونسپالیٹی کے کیا تعلقات ہیں، آنریل منسٹر اس پر غور فرماسکرے ہیں۔ لہذا میں امید کر رہا ہوں کہ آنریل منسٹر انچارج ان تمام بدعنوانبوں کو دور کرنے کی دینشن فرمائیں گے اور میں یہ بڑی امید کرنا ہوں کہ عادل آباد کے اس کبس کی طرف جس کا میں فی ذریں یہ خاص نرخہ دیجائیں گے تاکہ عوام کی شکایات رفع ہوں۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ منسٹر اسپیکرسر۔ مجھے پڑنے افسوس کے ساتھ ہے کہنا پڑتا ہے کہ میں ہمارے منسٹر فار لوکل سلف گورنمنٹ کے ہانہوں میں میونسپل ڈیموکریسی (Municipal democracy) کو محفوظ نہیں پاتا۔ اور میں یہ محسوس کر رہا ہوں کہ جب نک وہ اپنے خیالات اور رویدہ میں بنیادی طور پر تبدیل نہ کریں حیدر آباد میں میونسپل ڈیموکریسی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اس ضمن میں ایک صرتباً مجھے ان سے بات چیت کرنے کا موقع ملا جس کے لئے میں انکا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ پرستی (Personality) دے بہت اچھے ہیں اور انہوں نے میرے ساتھ اچھا بر تاؤ کیا۔ لیکن وہ رجعت بسناء ہیں اور انکے خیالات بہت ہی فرسودہ ہیں کیونکہ میونسپالیٹی کے تعلق سے انہوں نے کہا کہ یہ تو ڈیلیگنڈ باڈیز (Delegated Bodies) ہیں۔ میونسپالیٹی سو اجیہ (swarajy)

کی سمت میں ہارا پہلا قدم ہوا کرتا ہے۔ لیکن آنریل منسٹر کہتے ہیں کہ یہ تو ڈیلیگنڈ باڈیز ہیں۔ اور وہ جو کچھ کہنیگے اسے مانتا چاہتے۔ جس طرح ایک مالک اپنے نوکر کو دبائے رکھتا ہے اسی طرح وہ بھی میونسپالیٹی کو دبانا چاہتے ہیں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آج حالات ایسے ہیں جن میں ہم نہ صرف پنج راج کی باتیں کرتے ہیں بلکہ اسی کے اصولوں پر ہم کام کرنا ہے۔ نیز جب ہم بنسن لیسی (Business Committee) میں بحث مباحثہ کرتے ہیں تو اس وقت یہی گورنمنٹ کے نمائندے کوئی ایسی بات نہیں کہتے جس سے یہ ظاہر ہو: کہ وہ الکشن کے اصولوں کو رواج دینا چاہتے ہیں۔ میں تو یہ تصور کرتا ہوں کہ حکومت الکشن کو ایک پیانک (Panic) خیال کریں ہے اور وہ الکشن کے نام سے ڈرجاتی ہے۔ پہلے تو حکومت جماعت یہ خیال کرتی تھی کہ وہ گاندھی اور نہرو کے نام پر ہر جگہ الکشن جیت لینگے۔ لیکن آج الکشن کے کیا نتائج ہیں، اس کا ہاؤس کو علم ہے۔

شی. رتنلال کوڈےوا (فاؤنڈر) :—  
شی. رتنلال کوڈےوا اور کوڈیٹن میں ک्यا ہو رہا ہے؟

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ جو کچھ ہو رہا ہے، ہم جانتے ہیں۔

شی. امणاراواں گणمحلہ :—میسٹر سپیکر سار، کٹموزان ہٹاٹھیگ کے وارے مے ہے۔ اور وہ س پہلے سے آخیر تک دوسرے ویژوؤں پر بھی کی جا رہی ہے۔ کیا اونرےول مئور کو ایسا کی ایجادت میں سکتی ہے؟

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ میں اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے اپنے خیالات اپنے در رہا ہوں۔ میں بھی لچھہ ناریٹری پریکشن ( Parliamentary Practice ) جانتا ہوں۔

شی. امणاراواں گणمحلہ :—کٹموزان ٹاؤن کر میٹلیک مسالوپر وہ س ہو رہی ہے۔ کیا سپیکر ساہب ایسا کی ایجادت دے دے ہے؟

مسٹر ذیشی اسکر۔ یہ پہلے ہی سے طے شدہ ہے کہ کٹ میٹن پر جنرل ڈسکشن ( General discussion ) ہر سکتا ہے۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ میں اپنی فیکٹر ( Personal factor ) کو دریاں میں لائے بغیر لوکل میلف گورنمنٹ منٹر سے یہ ادا کیا کہنا چاہتا ہوں کہ اس اصول میں پیادی طور پر تبدیلی کرنی بڑی گی۔ میں نے نامزدگی کے بارے میں قانون دان لوگوں کی بھی رائے لی۔ انہوں نے بھی اسکی مخالفت کی۔ اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ نامزدگی کا یہ اصول نہ تو کاپینہ کے سامنے لایا گیا اور نہ بارٹی میں اس پر ڈسکس ( Discuss ) کیا گیا۔ یہ جمہوری اصول کے خلاف ہے۔ لکھر کو جو حقوق دئے گئے ہیں اس کے لحاظ سے میونسپالٹیز کے ہاتھ پر باندھ کر رکھدئے گئے ہیں۔ اس طرح وہ اپنا کام کس طرح چلا سکتے ہیں اور انہوں نے عوام کو جو ایڈین دلاتی ہیں وہ سن طرح ہو ری کر سکتے ہیں۔ میجرائی سے جو پارٹی آئے خواہ وہ کوئی ہو اسکو ہو رے حق ملے چاہئی۔ اور اس طرح لسٹر کٹ ہو رہا ( District Boards ) اور میونسپالٹیز کو جہاں تک مسکن ہو جمہوری طریقے پر چلانے کی کوشش ہوئی جائے۔

دوسری بات یہ کہ ان کو جو گرانٹ یا کنٹریبیوشن دیا جاتا تھا وہ روک دیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ حیدرآباد اور سکندرآباد شیز میں تو کسی کنٹریبیوشن ( Contribution ) یا امداد کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن اصلاح کے میونسپالٹیز جو کمزور حالت میں ہیں انکو کنٹریبیوشن نہ دیا جانا مناسب نہیں۔ یہ بات بھی عجیب سی معلوم ہوئی ہے کہ ان سے ٹوینین کیلر فنڈ ( Dominion Cadre Fund ) کے طور پر آمدنی کا سائز ہے بارہ فیصد حصہ کاٹ لی جاتا ہے۔ میرے پاس ناندیڑ اور عادل آباد دو مقامات کے بیش ہیں۔ ناندیڑ کے بیٹھ میں سائز ہے بارہ فیصد کے حساب سے ( ۳۹۰۰۰ ) روپیے منہا کر لئے گئے ہیں۔ اسی طرح عادل آباد میں ۱۲-۱۳ ہزار روپیے منہا کر لئے گئے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ بھی میں ڈیسین کیلر فنڈ کے طور پر کوئی رقم نہیں ل جاتی۔ ایک طرف تو یہ سائز یا بارہ فیصد رقم کلکھ جاتی ہے اور دوسری طرف کنٹریبیوشن بند کر دیا گیا ہے۔

شی. امणاراواں گणمحلہ :—کٹموزان کا ٹاؤن کر میٹلیک پہلو سے بارہ کیا گیا ہے۔

شری وی۔ ڈی۔ دلشپانڈے - پچھلے سال بنایا گا ہے - شائد میرے سمجھنے میں غلطی ہوئی ہو - میں بھر اسکو ریفر (Refer) کروں گا - غرض یہ کہ سارے ہمارے فیصلہ رقم کاٹ جاتی ہے جیکہ انہیں ہر طریقہ سے امداد ملتی چاہئے -

ٹبکریشن کے بارے میں بھی مجھے کچھ کہنا ہے - میں عثمان آباد ناندیڑ اور اورنگ آباد گبا تھا - ٹبکریشن نالیسی کے تحت فلاٹ (Flat) طریقہ ہر درزی دھوپی حجام اور دوسرا سے دھندے کرنے والوں پر پروفیشن ٹبکس (Profession Tax) لگا دیا گیا ہے - میونسپالیٹی کے لئے گرینڈ ٹبکریشن (Graded Taxation) کا جو طریقہ ہونا چاہئے اس کی گنجائش نہیں رکھی گئی ہے - اس کے لئے پراویزن (Provision) کیا ہے - ہونا چاہئے - عادل آباد کے سلسلے میں سیسے پاس ایک کیس ہے - میں اس سلسلے میں آنریبل منسٹر سے سلکر بات چیت کروں گا - میں انہیں یاد دلانا چاہتا ہوں کہ ناندیڑ میں شرناڑتھیوں (Sharnarathis) کو سیول ہسپتال کے سامنے جگہ دی گئی تھی - پلاننگ کے لحاظ سے وہ دھرم شالہ دوسری جگہ Shift (Shift) ہونا تھا اور وہ علاقہ میونسپالی کو ملنا چاہئے تھا - لیکن اس کے لئے الگ الگ حلے کئے گئے - میں نے اس کی مثل دیکھی ہے - اس میں دھرم شالہ کو شفت کرنے کے کوئی احکام نہیں ہیں - لیکن اسکو شفت کرنا چاہتر ہیں - آنریبل منسٹر لوکل سلف گورنمنٹ اس جانب توجہ دیں -

ول سنکنگ ڈپارٹمنٹ کے بارے میں مجھے یہ کہنا ہے کہ یہ ڈپارٹمنٹ (۲۵) سال سے کام کر رہا ہے اور اب تک اس میں کوئی (۶) ہزار باؤلیاں کھدوائی ہیں - پروگرام کے مطابق پچھلے دو سال میں اس ڈپارٹمنٹ کو (۱۰۰) باؤلیاں کھد وانا چاہئے تھا - جس کے لئے (۲۴) لاکھ روپیے منظور کئے گئے تھے - سابقہ حکومت نے یہ طے کیا تھا کہ ریاست حیدرآباد کے (۸) ایسے اضلاع میں جو فیامن ایریا (Famine area) میں ہیں اور جہاں ۲۵ انج سے نم بارش ہوئی ہے باؤلیوں کی ضرورت ہے - اس کے لئے رقم منظور کی گئی - لیکن انسوس کی بات ہے کہ کافی رقم اسٹاپلشمنٹ (Establishment) پر ہی صرف کی جاتی ہے اور کتوں کھد وانے (رہت کم خرچ کیا جاتا ہے) کیا اس طرح کوئی مقید تجھہ کی توقع کی جا سکتی ہے؟ ایک اور بات یہ ہے کہ ریاست حیدرآباد کے دو تین ہزار دیہاتوں میں اس ڈپارٹمنٹ نے نئی باؤلیاں کھدوائی پا ہر ان باؤلیوں کی درست کرولئے کام کیا ہے - لیکن ابھی ریاست کے ۲۲-۲۳ ہزار دیہات ایسے ہیں جہاں اس ڈپارٹمنٹ کی پہنچ تک نہیں ہوئی ہے - مسکن ہے میسٹے اعداد بالکل صحیح نہیں - کچھ کمی زیادتی مسکن ہے - اس لئے کہ ہمیں تو بالکل صحیح فیکریں (Figures) نہیں مل سکتے - ہمارے تحت تو گورنمنٹ کے محکمے نہیں ہیں - بہر حال مجھے حکومت سے یہ کہنا ہے کہ ابھی ہزاروں دیہاتوں میں اس ڈپارٹمنٹ کی پہنچ نہیں ہوئی ہے - میں ہٹوارا ہ اور تلنگانہ کے علاقہ اور خصوصاً قحط زده علاقوں میں اس محکمہ کو زیادہ توجہ کے ماتھے کتوں کھدوائی چاہئے -

اندھریل ہاؤسنگ اسکم (Industrial Housing Scheme) کے بارے میں عدم اعتقاد کی تحریک پر مباحثہ کے دوران میں یہی خیالات کا اظہار کیا گیا ہے -

اس کے لئے زمین خریدی گئی۔ حکومت ہد نے بھی اس کے لئے گرانٹ دی ہے۔ بتایا گیا ہے نہ سارے آئے لا کو روپہ خرچ کیا گیا اور (۳۰۰) مکانات بنے ہیں۔ لیبر کوآرٹیو سسٹم (Labour Co-operative System) کے ذریعہ (۱۰۵) مکانات صنعت نگر میں اور (۲۰۰) چکڑ دل میں بنائے جا رہے ہیں۔ انکے پاس سرمایہ نہیں ہے اور حکومت نبی کسی فنڈ سے مدد نہیں دیتی۔ جب تک حکومت مدد نہ دے اور نگرانی نہ کرے یہ کام نہیں ہر سکتا۔ جو رقم دیکھی ہے وہ ناکاف ہے۔ حکومت ہند نے اس کام کے لئے (۲۰) لا نہ روپیے کانٹریبیوٹ (Contribute) کرنے ہے۔ یہ رقم بالکل ناکاف ہے۔ میں حکومت سے اپل کرونا کا ہے وہ اس پر خور کرے تاکہ زیادہ گھروں کی تعمیر کا انتظام ہو سکے۔

واٹر ورکس (Water Works) کے سلسلے میں (۱۲۸۶۰۰) ہے منظور کئے گئے تھے جو پچھلے سال اورنگ آباد اور ہنگولہ پر خرچ کئے گئے۔ جوہر انسوس کے ساتھ لہنا پڑتا ہے کہ ہمارے "گماشتر" حساب کتاب نہیں نہیں رہتے۔ سعاف لیجھتے، میں آنریبل چیف منسٹر ہی کا لفظ استعمال کر رہا ہوں۔ انہوں نے اسی تھا کہ وہ اپنے آپ کو عوام کا گماشتہ سمجھتے ہیں۔ جب وہ اپنے آپ کو عوام کا گماشتہ سمجھتے ہیں تو انہیں چاہئے کہ عوام کے سامنے ہوئے حسابات رکھیں۔ ہاؤس آف بیبلس کے سامنے جب بیٹھ آتا ہے تو سارے حسابات رکھے جائے چاہیں۔ ہم یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں نہ اورنگ آباد اور ہنگولہ میں واٹر ورکس پر اتنی رقم خرچ کر رہی ہے تو یہ اس طرح خرچ ہوئی۔ یہ سوال اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ اتنی رقم خرچ ہونے کے باوجود وہاں لوگوں کو پانی برابر نہیں مل رہا ہے۔ آنریبل لیڈر آپ دی ہاؤس اس وقت یہاں نہیں ہیں۔ لیکن میں ان سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ عوام کا پسہ اس طرح خرچ کیا گیا ہے۔ عوام کے نمائشوں کے سامنے اس خرچ کا ہونا پورا حساب کیوں نہیں آتا؟ اس طرح اندھیرے میں رکھ کر بیٹھ پر ہماری رائے لینا نامناسب ہے۔

سی۔ آف۔ بی کے سلسلے میں بیٹھ میں ہو رہا منس کوارٹرس (Poor men's Quarters) اور سلم کلیرنس (Slum clearance) پر (۲۲۸۰۰) روپیے کا خرچ بتایا گیا ہے۔ کیا حکومت یہ مناسب نہیں سمجھتی کہ اسکے اعداد کی تقسیم ہاؤسمن کو پہنچانے جانی چاہئے؟ عوام کے نمائشوں کو اس سے واقف کرایا جانا چاہئے۔ یہ سلم کلیرنس کیا ہے، اسکی وضاحت ہوئی چاہئے۔ اور اگر ایسا نہ ہو تو ہم اسکے خلاف ووٹ دینگے۔ امید کی جاتی ہے کہ آنریبل منسٹر فار لوکل ساف گورنمنٹ اس پارٹی میں وضاحت کر دے گے۔

گارڈنس (Gardens) وغیرہ کے سلسلے میں میں رائے دینا نہیں چاہتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ شاہ منزل کے گارڈن کا خرچ کم کر دیا گیا ہے۔ باغ، عالم پر جو خرچ ہوتا تھا وہ وسا ہی برقرار ہے۔ بلازم، رینیائنسی گارڈن ضروری ہے یا غیر ضروری؟

میں اس بارے میں وائے دینا نہیں چاہتا - لیکن یہ ضرور کرونا کہ اگر کوئی خروج غیر ضروری ہے تو حکومت کو چاہتی کہ اس پر یقیناً غور کرے۔ اور اسے کم کرے۔

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

گرام پنجائز کے بارے میں مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ میں نے دیہاتوں میں دیکھا ہے کہ اکثر پنجائز میں الکٹڈ میپس ( Elected Members ) بجائے نامینیٹڈ میپس ( Nominated Members ) ہیں - میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ نامینیٹڈ میپس ہی کو پنجائز میں لیا گیا یا الکشن نہیں کرانے کرنے، بالکل میرا مقصد یہ ہے کہ پنجائز کے سلسلہ میں جو الکشن ہوئے ان کی ہو ری ہیاسنی ( Publicity ) نہیں کی گئی جسکی وجہ سے دیہاتوں کے لوگ اس سے واقع ہی نہ ہو سکے کہ گرام پنجائز کیا چیز ہے۔ اس کا تبیغہ یہ کہلا کر بہت سے نامینیٹڈ میپس پنجائز میں شریک کر لئے کرے۔

اسکے علاوہ کئی مقامات پر پنجائز کے گرانٹس لیس ( Lapse ) ہو گئے ہیں۔ گرانٹس لیس نہونا چاہتے تھا، کیونکہ جب فنڈس نہونگے تو پنجائز میں قیام کے لئے کوئی کام نہیں کیا جاسکے گا۔ اسلئے میں یہ عرض کرونا کہ جس طرح آنریبل فینانس منسٹر نے شیڈولڈ کاشش کے لوگوں کے لئے یہ سہولت دی ہے کہ اگر فنڈس اس سال خروج نہ کئے جاسکیں تو دوسرے سال انکو یوٹیلائز ( Utilise ) کیا جاسکتا ہے اس طرح گرام پنجائز کے سامانہ میں بھی عمل ہونا چاہتے۔

آخر میں میں یہ عرض کرونا کہ میں نے اپنی تقریر میں کچھ سخت الفاظ استعمال کئے ہیں تاکہ گرام پنجائز کا تھیک طور پر کام چل سکے اور جو بدعنوایاں ہو رہی ہیں وہ نہ ہونے پائیں، کیونکہ گرام پنجائز نہانگ، راج ( स्थानیک راج ) کے لئے پہلا قدم ہے اور ہم ان اصولوں پر چل کر سورجیہ ( स्वराज्य ) قائم کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر ایسا نہیں کیا گیا تواب ہم اسکو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں کہ آپ گرام پنجائز میں نامینیشن رکھ کر ان کے لئے رقمی گنجائش فراہم نہ کر کے ان کو اسٹارو ( Starve ) کر لئے رہیں۔ ان چیزوں کو روکنے کے لئے ہم ہر ایک انسان کے لئے تیار ہیں چاہے، اس بارے میں ہمیں لوکل گورنمنٹ منسٹر پر غریب عدم اعتقاد ہی کیوں نہ لانا پڑتے۔ اسلئے میں یہ وارننگ ( Warning ) دیتے ہوئے ( Muncipal Democracy ) یہ اپیل کرونا کہ ڈیوپسیل ڈیمو کریسی ( Municipal Democracy ) کو قائم کرئے اور محفوظ رکھئے کے لئے ہو ری پوری کوشش کی جائے۔

*Shri M. S. Rajalingam (Warangal) : Mr. Speaker, Sir, I rise to express my common agreement with certain points that have been raised by the hon. Member from Ippaguda.*

As far as the Dominion Cadre Fund is concerned, I am of the view that the Government has to reconsider the whole issue in the light of the representations that have been made by the Warangal Municipality and, perhaps, according to the consensus of opinion prevailing in certain other Municipalities also so as to further the cause of democracy in Local

Bodies and to make them self-sufficient. In this connection, the reasonable contributions that the R.T.D. and Railways can make to the Municipalities will have to be taken into consideration. Apart from this, it is also necessary to consider the question of handing over electricity departments wherever they are in the hands of P.W.D. or any other semi-Government departments to the Municipalities in order to enable them to have sufficient funds. So, as far as this issue is concerned, I am partly able to see eye to eye with the hon. Member for Ippaguda though I am not in a position to agree with him regarding the issue of nomination. If the idea of proletarian dictatorship can further the cause of democracy, I do not see any reason why we members on this side of the House should in any way feel ashamed to say that part of the nominations is going to further the cause or pattern of our democracy. No doubt, in certain cases nominations and elections are complimentary to each other; but I am afraid, the pattern of democracy envisaged by the hon. Members of the Opposition—rather by a section of the Opposition Members—is totally different from what we Members on this side of the House are envisaging; and as such I am confident that this system of nomination is not in any way detrimental to the cause of real democracy. As far as the essence of the matter is concerned and as far as the pattern of democracy which we are visualising is also concerned, I do admit that this principle of nomination as is being adopted at this juncture must cease; but at the same time, we should take into consideration the time-factor. I have no doubt in my mind that at this juncture there is dire necessity of having nominations if we want to further the cause of real democracy which does not lead to any sort of dictatorship. If we change our policy at this stage, as suggested by some hon. Members of the Opposition, I am afraid, we will be indirectly contributing to that pattern of democracy which the Members on the other side of the House are visualising. I should say that it is not democracy in its true terms; it is only a sort of dictatorship—if I may say so, it is a proletarian type of dictatorship—or something of a new democracy. Therefore, with this little bit of difference, I entirely justify the stand taken by the Government. I repeat that we should not be ashamed of having taken to the process of nominations if our intention is only to end it at a later date.

*Shri V. D. Deshpande:* The Members of the Treasury Benches opposed the system of 50% nominations in the previous regime. Does the hon. Member remember that?

*Shri M. S. Rajalingam* : I do remember it, Sir, I have not forgotten the commitments which we have made to the public. I should say that the conception of democracy we had at that time is the same as we are having now and as I said to further the cause of democracy we should not feel ashamed to take to the process of nominations just as my hon. friend is not ashamed to take to proletarian dictatorship to further the cause of his conception of democracy. So, when we have taken to the process of nominations after understanding the real conditions of our State, we should implement them with a determined will—instead of throw in the country into confusion or anarchy—; and when we feel this as reasonable we should carry it out with courage. I have not forgotten those commitments or the reaction which we had to the system of nominations then ; perhaps, I might have reacted more bitterly than my hon. friend from Appa-guda.

Thank you.

**श्री. अण्णाराव गणमुखी** :—मिस्टर स्पीकर सर, अभी ग्राम पंचायतों के और दिगर विभागों के बारे में ऑनरेबल मेंबर्स ने जो अंतराजात किये हैं अनुके मैं जवाब दूगा। जो पंचायेत हमारे पास आज कायम है और जिनके अिलेक्शन हो चुके हैं अनुकी तादाद कुल (१०१२) है। आज जो यह १०१२ पंचायतों कायम होचुकी हैं अनुके बारे में मैं यह अर्ज करना चाहता हूँ कि बाकी तौर पर बहुतसे पंचायतों का काम ठीक तरह से नहीं चल रहा है। जिसके बहुत से वज़हात हैं। सिफ़र यह कहना की गवर्नर्मेंट ठीक तरह से काम नहीं कर रही है, या गवर्नर्मेंट के मुलाजिम ठीक काम नहीं कर रहे हैं यह सही नहीं है। गवर्नर्मेंट जिसके लिये जितनी जिम्मेदार है अनुनीहि पब्लिक (Public) भी जिम्मेदार है। और असुके जो नुसारिंदे जिस असेंबली में अिलेक्ट (Elect) होकर आये हैं वे भी जिम्मेदार हैं।

यह अंतराज भी किया गया है कि गवर्नर्मेंट ने जिन ग्राम पंचायतों को १५ परसेंट सबसिडी (Subsidy) देने के बारे में निवार्य किया है। लेकिन यह सबसिडी अभी तक बहुतसी पंचायतों को नहीं दी गयी है। मैं जिस बात को काफी हृदृतक भानता हूँ। जिस सबसिडी की तरफ ऑनरेबल मेंबर्स विश्वारा कर रहे हैं वह सबसिडी आगरचे की गवर्नर्मेंट ने अनानुन्त (Announce) की लेकिन कठीं जगहों पर गवर्नर्मेंट बुझे नहीं दे सकी। लेकिन जिसके बारे में मुझको कोई अहसास ही नहीं है अैसा कहना सही नहीं है। मुझे जिस बात का पूरा पूरा अहसास है कि जियादा से जियादा अधिमदाद पंचायतों को मिलनी चाहिये। मैं भी पंचायतों को जियादा से जियादा अधिमदाद दिलाने की कोशिश कर रहा हूँ। लेकिन फायनान्सियल स्ट्रिंगेंसी (Financial Stringency) की वजह से जियादां रक्कम नहीं मिल सकी। यह अंतराज किया गया कि बजेट में पंचायतों के लिये रक्कम रखी गयी थी, लेकिन वह नहीं दी गयी। मैं अर्ज करूँगा की यह बात सही नहीं है। आप १९५१-५२ और १९५२-५३ के आदाद देखें तो आपको मालूम होगा कि १९५१-५२ में ५ लाख

रुपये दिये गये और १९५२-५३ में ८ परसेंट दिये गये हैं। कहीं पर वह रक्कम पंचायतों को मिल चुकी हैं तो कहीं यह रक्कम अभी पहुँचती है। नहीं लेकिन जिले या तहसील की ट्रेजरी में तो पहुँच यह रक्कम पहुँच गयी है। कहने का मतलब यह है कि जितनी रक्कम मंजूर की गयी थी वह यहां से तो रिलीज (Release) कर दी गयी है और अब वह सब जगह पहुँचाही जायेगी। मैं यह नहीं कहता की यह काम काफी हुवा है। फिर भी फूल नहीं तो फूल के पत्ते ही सही कुछ न कुछ काम तो जरूर हुवा है। पहले ३७७ ग्रामपंचायतों में १५ परसेंट सबसिडी दी गयी है। जिस कि कुल मेकदार कुछ ७४ हजार होती है। यह जो सबसिडी पंचायतों को दी जाती है वह अनुके खर्चों के लिहाज से हीं जाती है। जिस तरह अबतक ७४ हजार रुपये पंचायतों के नाम से जमा करदिये गये हैं। वह पंचायती को अनकरीब ही दिये जायेंगे।

कहा जाता है की सरकार पंचायतों को ठीकतरह से काम करने के लिये महोलत बहुत नहीं पहुँचारही है। जॉन सटुअर्ट मिल नामका एक फेमस अकॉन्टैमिस्ट (Famous economist) था असने कहा था कि डेमोक्रसी (democracy) में सर्वहृष्ट या मिनिस्टर दोनों को भी ट्रेनिंग देना जरूरी है। असके बिना डेमोक्रसी तरकी नहीं कर सकती। सर्वहृष्ट वर्गों का ट्रेनिंग का काम तो हमारा है। लेकिन यदी यह समझा जाता है कि पंचायतों को पूरी तरह चलाने का काम गवर्नर्मेंट का ही है तो मैं साफ तीर पर यह कहना चाहता हूँ कि यह विधाल बिलकुल गलत है। पब्लिक का भी यह फर्ज है कि जिस काम में गवर्नर्मेंट की जियादा से जियादा हेल्प (Help) करें। जो लोग पब्लिक के रिप्रेटेटिव्ह (Representatives) बनकर जिस असेंडली में आये हैं अनुका यह फर्ज हो जाता है कि ग्राम पंचायतों के लिये अन्हें अव्वाम को ट्रेनिंग दे और गवर्नर्मेंट और पब्लिक के कोओपरेशन (Co-operation) से यह काम होना चाहिये।

मैंने एक बार ५०, ५५ मवाजियात का दौरा किया था। असमे मैंने कुछ पंचायतों को देखा। काफी पंचायतों को १५ परसेंट सबसिडी दी गयी थी और वह अनुके पास पहुँच चुकी थी। यह जो रक्कम जिनको मिली हैं असके बारे में मैंने पूछा कि क्या आप जिसका जिम्मेदारी कर रहे हैं या सिफ़ कीदी में ही वह रक्कम जमा पड़ी है? वहां जो लोग बैठे थे असमे से बहुतों ने कहा कि जो रक्कम हमको दी गयी है असे हम अभीतक खर्च नहीं कर सके हैं। वहां बाजू में एक साहब बैठे थे। वे पंचायत के कोओर तो नहीं थे। अन्होने कहा कि पुरोहित का काम सरकार कर सकता है। गवर्नर्मेंट जिमदाद दे सकती है। लेकिन संतानोत्पत्ती का पैदा करना काम आप पर मनहसिर है। वह तो आपको ही करना चाहिये। देहाती तरीके से असने कहा। जहां गवर्नर्मेंट ने सबसिडी दी है वहां अच्छी तरह से खर्च करने की जिम्मेदारी तो वहीं के लोगों पर होती है। वे ही असे कर सकते हैं। गवर्नर्मेंट तो, सिफ़ पंचायतों को स्टार्ट (Start) करने काम कर सकती है। लेकिन पंचायतों का हे दु डेअडमिनिस्ट्रेशन (Day-to-day Administration) हक्कमत अपने ही जुम्मे नहीं ले तो सकती। और असकी जिम्मेदारी सरकार की नहीं हो सकती। ग्रामपंचायतों के बारे में तो यह भी कहा गया की अनुकी तरफ कोओर व्यान नहीं दिया जारहा है। लेकिन यह सही नहीं है। ग्रामपंचायतों को नेगलेक्ट (Neglect) नहीं किया गया है। गवर्नर्मेंट बराबर अनुको मदद कर रही है। और बहुतसी पंचायतें तो अपनी जिम्मेदारी ही से सहके भी बना रही हैं। पी. इल्यू जी की तरफ से अनुको जिमदाद, भी दी जा रही है। जिस तरह बहुत सा काम पंचायतों ने हमारे सामने कर दिखा है। अगर कोई

कस्ट्रक्टिव क्रिटिज़िजम (Constructive Criticism) किया जाय तो असुसेपंचायतों का कायदा होगा।

अिसके बाद जो दूसरा अंतर्गत किया गया की वह आरायथ बल्दे के मुतालुक था। अंक ऑनरेबल मेंबर फॉर मल्कोगेठ ने अपनो तवरीर में सी. आय की के बारे बहुत कुछ कहा। अन्होने सी. आय. वी. ब्लॉक मिलने के बारे में भी जिकायत की है। और यह भी कहा की सी. आय. वी. ब्लॉक में बहुत से लोग नाजायज तरीके पर रह रहे हैं। अिसकिये दूसरे लोगों को जगह नहीं मिलती है। तो यह जो लोग नाजायज तरीके पर रह रहे हैं अनुको वहां से निकालना चाहिये। मैं यह अंजन करूगा की स्टिडिएशन्स बॉर्ड के कुछ कावायद होने हैं और अन पर अमल करना हमारा कर्ज होता है। जो नाजायज तरीके पर घरों का काव्या लेकर बैठे हैं अनुको तो निकालनाही पड़ेगा। लेकिन जो लोग बहुत गरीब हैं अनके बारे में अलवधा बहुत ड्राइस्टिक स्टेप्स (drastic steps) नहीं लिये गये हैं। अिस संबंध में यह बहुता की ३०, ३० पेस्ट सी. आय. वी. ब्लॉकम में नाजायज तरीके पर बेदखलियां अमल में आ रही हैं गलत है। आज चार हजार के करीब सी. आय. वी. ब्लॉकम हैं अनमें से बहुत ही थोड़ी जगहों पर बेदखलिया हुआ है।

बाज ऑनरेबल मेंबरमें सी. आय. वी. ब्लॉकम के रेट ( Rent ) में जो अिजाफ़ा किया गया है अनुको बारे में भी अंतराज किया है। रेट में अिजाफ़ा किया गया है, यह बात सही है। पहले जो रेट मुकर हुवा था वह कॉपिटल कॉस्ट ( Capital Cost ) पर सोनकर के तय किया गया था। अस समय कॉपिटल कॉस्ट कम होने से कम कियाया रखा गया था। और रेट का रेट ( Rate ) लो ( Law ) था। आज जो भी रेट में अिजाफ़ा किया गया है अनुको जो रेट ( Rate ) है वह दूसरे घरों के मुकाबले में तो काफ़ी कम है। अिसमं अंक बान यह है की जो ( अं ) और ( वी ) ब्लॉकम हैं अन्हीं का किराया बढ़ाया गया है। ( अं ) और ( वी ) ब्लॉकम में जो लोग रहते हैं वे जियादा तर मिडिल क्लास के हो होने हैं। अन पर अिनका जियादा बार नहीं पड़ेगा। ( मी ) और ( डी ) क्लॉस में रेट में कोओ अिजाफ़ा नहीं किया गया है। ( अं ) और ( वी ) ब्लॉक में रेट में अिजाफ़ा करने के बाद और अिन पर अिलेक्ट्रिफिकेशन चार्जेस ( Electrification Charges ) बॉटर चारजेस ( Water Charges ) अमेनिटिज ( Amenities ) और डेव्हलपमेंट चारजेस ( Development Charges ) अिन मवकी अंकरेज कास्ट ( Average Cost ) मालूम किया जाता है और कॉपिटल कास्ट ३५ लाख के करीब लगाया गया है। अिन सब होने के बाद गव्हर्नमेंट को जो नेट-अिनकम होता है वह ४ परसेंट से जियादा नहीं होता।

जब यह रेट बढ़ाया गया तो यहां के टेनर्टस असोसियेशन सेभी पूछा गया था। और बून लोगों की यह राय रही की अब वी. रेट-स बहुत जियादा नहीं है। जो यकानात बॉर के पहले बनाये गये हैं अनुका रिव्हैल्युअशन (Revaluation) भी करा लिया गया है ताकि सही तौर पर रेट असेस (Assess) किया जा सके। रिव्हैल्युअशन के बकत कॉस्ट बॉक दी लैन्ड (Cost of the Land) डेव्हलपमेंट कास्ट सिच्युअशन अन्ड साबीट (Situation and site) के बारे में विकास किया गया अिनके बाद रेट के रेट्स ( Rates ) में अिजाफ़ा किया गया है। वैसे ब्लॉकम १०० के करीब हैं अिनमें रेट का अिजाफ़ा किया गया है। और यह जो अिजाफ़ा हुवा है वह बिल्कुल रिसेनेट ( Reasonable ) है। गव्हर्नमेंट जो रक्षण अिनवेस्ट ( Invest ) करती है अस पर सिक्के ४ परसेंट का मुकामा हासिल करती है। मैं समझताहूँ की मह मुकामा कियाकर नहीं हूँ।

यिसके बाद सी. आर्य. वी. एकटीविटीज ( Activities ) के बारे में और गुजिश्ता साल जो मकानात बनाये गये हैं अुसके बारे म सबालात अनुशये गये हैं। में अर्ज करना कि मकानात बनवाने का प्रोग्राम ( Programme ) गुजरता साल नहीं था। अब अिसके लिये पैमा प्रोवार्डीड ( Provide ) किया जारहा है। कुछ जमीन भी अंकवायर ( Acquire ) की गयी है। और करीब १२ सौ मकानात बनाने की स्कीम गवर्नर्मेंट के सामने है। साथ साथ यह भी अर्ज करना चाहता हूँ कि सिटी अम्प्रूवमेन्ट बोर्ड के जो डिवाइट्स हैं वे फार्मानान्स मिनिस्टर के हाथ में हैं। मैं अनुसे अस्तुद्वारा कराया कि वे अ सुमे से कुछ रक्कम दे तो मकानात बन सकते हैं। अगर ( १२ ) सौ नहीं तो कम से कम ( ५ ) सौ बना लेंगे। फार्मानान्स डिपार्टमेंट को अंग्री ( Agree ) कराने का सबाल है। इंडस्ट्रियल हाउसिंग ( Industrial Housing ) प्रोग्राम है वह सी. आर्य. वी. के जुम्मे है। और सी. आर्य. वी. का टेक्नीकल स्टाफ ( Technical Staff ) पूरा ओवरवर्क्ड ( Over worked ) है। रेंट कलेक्शन ( Rent Collection ) का जो स्टाफ है अुसमें हर चार सौ मकानात के लिये एक कलेक्टर मुकर किया गया है और पूरे मकानात के लिये एक नाजर है। अेस्टॉब्लिशमेंट ( Establishment ) का खर्च कुछ जियादा नहीं है। जैसा कि कहा जाता है कि फुजूल पैसा खर्च हो रहा है, यह सही नहीं है। अिसके बाद गुजिश्ता साल के मुकाबले में कम से कम ३० परसेंट अेस्टॉब्लिशमेंट का खर्च कम किया गया है और कुछ जाखिदादें जिनकी मंजूरी फार्मानान्स डिपार्टमेंट ने दे दी थीं वे भी फिलअप ( Fill-up ) नहीं की गयी। अिसके अद्दावा अगर गवर्नर्मेंट को किसी जियादा स्टाफ का अलम हो जाये तो अुसको दूसरी तरफ नवदोल कर के अंबजार्ब ( Absorb ) करने की भी स्कीम है।

सिटी अम्प्रूवमेन्ट बोर्ड के बारे में तो अतेराज करने की कोओ बात नहीं है। मकानात तो आधिदा बनाये जायेंगे और अनुका किराया भी रीजनेबल ( Reasonable ) है। अुसमें निकायत करने की कोओ गुंजाइश नहीं है। हर चीज की मेरीट ( Merit ) देखकर फैसला करन की कोशिश की जाती है। जब कभी किसी मामले को रिप्रेजेन्ट ( Represent ) किया जाता है तो अुसकी तरफ पूरा ध्यान दिया जाता है। अिन्डस्ट्रीमिनेट पालिसी ( Indiscriminate Policy ) किसी जगह भी अडाप्ट ( Adopt ) करके किसी आदमी को घरसे निकालने की हमारी स्कीम नहीं है।

श्री. क्वी. डी. देवपांडे :- मैं कुछ तफसीलात चाहता हूँ। पिछले साल हमने एक बिल हाउसिंग कारपोरेशन के बारे में पास किया था। और यह जो इंडस्ट्रियल हाउसिंग स्कीम है वह अुससे अलग है। अिसके लिये हमें सेंटर से फंड भिलनेवाला है। चूंकि अिसको हम मंजूरी देनेवाले हैं जिसलिये।

श्री. अण्णाराव गणमुखी :- मैं अुसका जवाब जब बक्त आयेगा तब दूँगा। मदिरा के ऑनरेवल मेंबर ने वेल सिंकिंग डिपार्टमेंट के बारे में अतेराज किया जैसा कि ऑनरेवल लीडर आफ दी अपो-जीशन ने कहा हैर साल फैमिन रिलीफ फंड से कुछ रक्कम अलाहिदा रखी जाती थी और अिस महकमे के बरिये अनु अिलाकों में बावलियां बनाओ जाती थी जहां २५ विध से कम बारिया होती है और गरमी में जहां लोगों को पानी की तकलीफ होती है। लेकिन गुजिश्ता साल के जनरल रेवीन्यू ( General Revenue ) से पैसा प्रोवार्डीड ( Provide ) किया जा रहा है। अब अिसका जालकुक फैमिन रिलीफ फंड से नहीं रहा है। मैं अिस संबंध में यह भी बताऊँगा कि बरंगल और करीमनगर की बाबलियों का वेल सिंकिंग डिपार्टमेंट से कोजी तास्लूगक नहीं है, क्यों कि वहां वेल-सिंकिंग डिपार्टमेंट का प्रोग्राम ही नहीं है। करीमनगर और बरंगल के डिस्ट्रिक्ट बोर्ड में अंद

वावलियां खुदवाने के लिये भिकानिया की थी। त्रिसके लिये करीब १६ हजार का रक्कम मंजूर की गयी है। वर्षात् में ३१ वावलिया बैल-निकिग डिपार्टमेंट को नगफ में खुदवाई जा रही है। बीड़ जिले के लिये १ लाख ६० हजार के करीब रक्कम मंजूर हुआ है। त्रिस डिपार्टमेंट के के अनन्म नामंल और्कीविटीज (Normal activities) के अन्नावा त्रिसके द्वारा अंकी विटाऊंभाई है। बैल-सिकिग डिपार्टमेंट के पास वावलिया खोदने के जो गाथन हैं वे त्रियादा हैं अमलिये बीड़, परम्भनी जिलों में जहा पानी की विनियत है वहा वावलिया वनाने की स्कीम गवर्नरमेंट के सामने है। त्रिस लिहाज में त्रिस डिपार्टमेंट के लिये जो शाहद लाख का प्रोवीजन है अम्मसे जितनी चीजे आ सकती है वह हर माल की जायेगी और नर्सरीनृ ३०० वावलिया त्रिस साल बनेगी।

**अंक भाननीय सदस्य:**—वावलिया वनाने की स्कीम में क्या और गावावाद डिस्ट्रिक्ट भी शामिल किया गया है?

श्री. अण्णाराव गणमुखी—हर बैल-निकिग डिपार्टमेंट के नहत नहीं है। वहाँ के डिस्ट्रिक्ट बोर्ड ने कुछ भिकानिया की थी और जुगने लिये अलग रक्कम मंजूर हो चुकी है। त्रिस तरह से औरगावाद बीड़ परम्भनी प्रादि में जो वावलिया का काम है वह अम्मके नामंल और्कीविटीज में शामिल नहीं है। लेकिन अब त्रिस डिपार्टमेंट को अम्मके नामंल और्कीविटीज में हटाकर अंक और जनसी के तौर पर अस्तेवाल लिया जा रहा है। जूरा डिस्ट्रिक्ट बोर्ड के पास त्रिस काम के लिये लोकल जिजीनिअस द्य और कम्पटर्म और जम्मरी भागन भी नहीं है अमलिये बैल-निकिग डिपार्टमेंट की नगफ यह काम दिया गया है। यह जो प्रांथिजन है वह वाकी नोर पर कम है क्योंकि वावलियां तो बहुत कुछ खुदवानी हैं। अमलिये यह वहा जा सकता है कि बैल-निकिग डिपार्टमेंट का काम नशफाओवर्ष नहीं है। प्रोट्र-क्टेड वाटर भवाजियान को मालार्म दर्शने का ममला है। अम्मके लिये आज फाझीनाम्स जितना कम है कि आज वह काम त्रियादा नहीं कर सकता।

मदिग के अनन्देवन मेंवर ने कहा कि जब मिनिस्टर दौरे पर जाते हैं तो हाअम के सदस्यों को विसकि अनिला तक नहीं दी जाती। मैं यह बताना चाहता हूँ कि आम तौर से जिस जिलाके में मिनिस्टरों का दोगा होता है अम अधिकार के मेंवरों को अनिला दी जाती है। मुझकिन है, ऑनरेवल मेंवर को पता न होने में या और दिसी काश्म से अनको अनिला न मिली ही। सदस्य अपोजिशन पार्टी के हों या और किसी पार्टी के हों अनमें त्रिम दृष्टि से भेदभाव करने की गवर्नरमेंट की या मिनिस्टरों की बिल्कुल मन्दा नहीं है। इस नी जाहते हैं कि हर मेंवर को मिनिस्टर के दौरे की अनिला दी जानी चाहिये। ताकि अम अधिकार के हालात मिनिस्टर को आसानी से मालूम हो सके। ऑनरेवल मेंवर के जिस संझेशन (Suggestion) को तो वेलकम (Welcome) करना चाहिये। लेकिन डेप्यूटी कलेक्टर्स के दौरे के बारे में मुझे कुछ कहना नहीं है। क्योंकि वे हर तालुके में हर वक्त दीरा करते रहते हैं और अनके लिये हर सदस्य हर बदल जिनिला देना भी नामुमकिन होगा। यह भी कुमोद नहीं की जासकती की ऑनरेवल मेंवर अपने स्थान पर हमेशा रहेंगे और डेप्यूटी कलेक्टर से मिल सकेंगे।

जिसके बाद म्यूनिसीपलिटीज के बारे में बहुत कुछ कहा गया है। हैदराबाद म्यूनिसीपल कारपोरेशन को को कान्दीम्बूझन (Contribution) जिस वक्त मिल रहा है अम्मके बारे में कुछ स्पष्टात्मक करना चाहता है। हैदराबाद म्यूनिसीपल कारपोरेशन के बहुत से क्लेम्स (Claims)

गवर्नर्मेंट के पास फार्वर्ड ( Forward ) कर दिये गये हैं। ममलन् आवडाय ड्यूटी है। यह ड्यूटी कारपोरेशन समूल नहीं करती बल्कि दुकूमत वसूल करती है। जब हम अनुका पैसा लेते हैं तो अुसका बकाया भी वह क्लेम कर सकती है। हैदराबाद वाटर वर्स और ड्रेनेज पी इन्डिया, डी. के त्रहत है। यहां सिमेंट की जितनी भी सड़कें बनी हैं वह सब गवर्नर्मेंट के अवगतान से बनती है। कारपोरेशन के पास अितना पैसा भी नहीं है कि वह अन चीजों को खुद कर सके। और दूसरी बात यह भी है कि यह अिस रियासत को केपीटल सिटी ( Capital City ) है। अिस लिहाज से भी कारपोरेशन को कुछ सहोलतें देना जरूरी है।

सिटी अिम्प्रूवमेंट बोर्ड ( City Improvement Board ) के बारे में बनाया गया है कि वह कारपोरेशन के हवाले करना चाहिये। गवर्नर्मेंट कारपोरेशन से अमका कुछ अिनकम हासिल करती है जिसलिये कारपोरेशन अिस अिनकम के कुछ हिस्से का मुस्तहक है। फिर भी अिस साल यह सबाल हमने केबीमेट सब कमेटी की तरफ सोंप दिया है। वह सांचेंगी कि अिसके फार रीचिंग कान्सी-क्वेन्सेस ( Far reaching consequences ) क्या होते हैं और गवर्नर्मेंट के रेवान्यू पर अिसका क्या असर होगा। अिन सारी बातों के बारे में कन्सीडरेशन ( Consideration ) हो रहा है। सच कहा जाय तो कान्ट्रीब्यूशन की यह चीज नभी नहीं है। पुराने जमाने से यह चीज यहां चली आ रही है।

कुछ सदस्यों ने यह भी कहा कि अिस बजट को रूरल बायस ( Rural bias ) नहीं है। और अिसको अर्बन बायस ( Urban bias ) है। कुछ अर्बन बायस जरूर है, अिसको तो मुझे भी तसलीम करना पड़ेगा। अिस सिटी की रिकावायरमेंट्स ( Requirements ) बहुत जियदा हैं। यहां की अिलेक्ट्रिक्सिटी के बारे में जो रक्कम रखी अधी है अुसके बारे में कहा जाता है कि अिसमें गवर्नर्मेंट क्यों कान्ट्रीब्यूट करती है। बात यह है कि अिलेक्ट्रिक कंपनी आधे अवराजात देती है और गवर्नर्मेंट आधे अवराजात बदालत करती है। अिसकी बजह यह है कि रातभर यहां अिलेक्ट्रिकिटी अलावी जाती है। औसी हालत में अिसकी पूरी जिम्मेदारी कंपनी पर डालना ठीक नहीं है। मिकांदग-बाद में अतराफ के कुछ अिलाके हैं जहां पर कुछ सेनीटरी स्टाफ हैं जिसके लिये करीब ७७ हजार रुपये की जरूरत है। और गवर्नर्मेंट अिसदाद के तीर पर कुछ रक्कम दे रहा है ताकि वहां पर भी कुछ काम किया जा सके।

म्युनिसीपालिटियों के बारे में अेक बहुत बड़ी शिकायत यह की गयी कि जितनी म्युनिसीपल कमेटियां अपीजीशन पार्टी के हाथ में हैं अनुके साथ दुकूमत की तरफ से कुछ बास ट्रीटमेंट ( Treatment ) किया जा रहा है। मैं नहीं समझता कि यह सही है। आदिलाबाद के मेंबर ने और लीडर भी अपेजिशन ने कहा कि म्युनिसीपालिटी के कारोबार में क्लेक्टर साहब बहुत जियदा बदालिलत करते हैं। लेकिन मैं तो ऐसा नहीं समझता औनरेबल मेंबर फार अदिलाबाद से मेरी जी बात चीतहु थी थो बुसको अन्होंने अलग ढंग से हाथुस में बतलाया है। यहां के क्लेक्टर साहब के बारे में मैंने अनुसे यह कहा था कि क्लेक्टर साहब बहुत काबिल आदमी है वे कम से कम कानून के खिलाफ कभी काम करेंगे ऐसा मुझे नहीं लगता। मैंने यह कभी नहीं कहा था कि क्लेक्टर साहब नाकारात्मक आदमी है। अिसलिये वे यिका बजह अिटरफिवर ( Interfere ) कर रहे हैं या करते हैं। क्लेक्टर साहब को म्युनिसीपल कमेटी के बारे में बहुत से कांट्रोलिंग पावर्स ( Controlling Powers ) हैं। तामूल और बाईयोप के बारे में अुसके पास बहुत से मूराफे हैं। गवर्नर्मेंट को

जानिव से ही ये ओरतयागत अनुसको वह अनुसको दिये गये हैं। कान्स्टीट्यूशन के तहत मैंने कहा था कि ये पावर्स स्टेट को डेलीगेटेड ( Delegated ) हैं और ये हुकूमत की तरफ से म्युनिसीपालिटियों को दिये जाते हैं। कान्स्टीट्यूशन से असके बारे में कल्करन्ट लिस्ट बनाओ गयी है जिसमें वह बताया गया है कि स्टेट गवर्नर्मेंट अपने तहत क्या पावर्स रखने चाहिये और किन पावर्स (Powers) को वह डेलीगेट कर सकती है। अगर असका इंटरप्रिटेशन (Interpretation) दूसरे तरीके से आपने किया हो या आपके प्रोग्रेसिव (Progressive) विद्यालान का जो रग है अनुस नमूने का रंग देकर अगर अस की चीज के बारे में किस प्रकार कहा जाना है तो मेरे पास असका कोओ जबाब नहीं है। असके साथ साथ म्युनिसीपालिटी पर कुछ रिस्ट्रिक्शन्स (Restrictions) हैं। अस संबंध में कलेक्टर को कुछ पावर्स दिये गये हैं। म्युनिसीपालिटी में नामिनेशन की पालिमी है। लेकिन आपको भालूम होगा कि जो आकार अव असल में है वह अस गवर्नर्मेंट का बना हुआ नहीं है। असमें मैंने या किसी और शक्ति का या लीडिं आफ दी अपोंजिशन का भी हाथ नहीं है। अब अस अक्ट में तरभीम लाने का सबाल है। की अनिजार कर रहा हूँ की क्या अस की तरभीम की जायेगी।

**एक माननीय सदस्य :**—क्या हुकूमत तरभीम लानेवाली है?

**श्री. अण्णाराव गणमुखी :**—जब अनुसके लिये समय आयेगा या गवर्नर्मेंट असकी जल्हरत समझेगी तब तरभीम लायेगी। अभी तो यह पढ़ली मंजिल है। असके बाद नामिनेशन निकाल देंगे। असलिये यह कहना कि नामिनेशन है, असाह है और बैसा है, अस प्रकार की बातें करना आसान है लेकिन हमको तो रिएलिस्टिक ( Realistic ) बनकर कदम बढ़ाना है। हमको युअर स्टेप्स (Sure steps) लेना है। मिस्टर हवा में अड़ना नहीं है। अगर अड़ना भी चाहते हैं तो अड़ु लेकिन बाजू भजवूत रखकर अड़ना होगा। असलिये नामिनेशन का जो तरीका है वह अच्छा है मैं समझता हूँ कि नामिनेशन जो होना है अनुसमें म्युनिसीपालिटियों का फंक्शनिंग (Functioning) अच्छी तरह से होने में काफी भद्दायना मिलेगा। घोड़ा स्टेबल में रहता है।

**श्री. अहरी. श्री. देशपांडे :**—मालूम हुवा है की (३०) या (८०) म्युनिसीपल कमेटीज के लिये नामिनेशन्स होने वाली हैं।

**श्री. अण्णाराव गणमुखी :**—असे (३३०) म्युनिसीपल कमेटीज हैं।

**श्री. अहरी. श्री. देशपांडे :**—तो फिर घोड़ा अभी काफी स्टेबल में है।

**श्री. अण्णाराव गणमुखी :**—नहीं, जो अच्छे अच्छे घोड़े थे वे तो निकल गये हैं, वह तिक्के टैट्टू वाकी रहे हैं। (Laughter).

मैं यह अर्ज कर रहा था कि म्युनिसीपल कमेटी का कारोबार अपोजीशन पार्टी के लोगों की तरफ हो या कौप्रेस पार्टी की तरफ हो, गवर्नर्मेंट को अनुसे कोवी सरोकार नहीं है। लेकिन यह कहना कि अपोजीशन पार्टी से संबंध रखनेवाले मेंबर्स की मेजारीटी में है असलिये अस तरह का बताव हुकूमत की तरफ से होता है मैं समझता हूँ कि यह बिल्कुल गलत है। जहां कौप्रेस की पार्टी पावर में है वहां से भी वित्त तरह की शिकायतें आती हैं। असमें किसी शास पार्टी का कोवी सबाल नहीं है।

साडे बारा फीसदी का जो डोमीनियन कैडर बना है अबके बारे में मैं सोच रहा हूँ। लेकिन एक चीज काबिल गौर यह है कि हमारे पास है दरवावाद मंटप में दूसरे मंटप में यह नहीं है। सेंट्रल सर्विसेस है, लोकल सर्विसेस नहीं है। अिसके अलावा हमारे पास कोर्टीफिकेशन मेंकभी (Codification Section) है, अिजिनिअरिंग डिपार्टमेंट है और टाइन इंजिनियरिंग डिपार्टमेंट है। अबकी तनखावाह के लिये अगर म्युनिसीपलिटी पर यह अिसरार करे कि म्युनिसीपालिटी में हमारे जितने मुश्किलीन हैं अन्हीं के लिये यह रक्खम बच्चे की जाय और बाकी परमेंटेज हमें दे दिया जाय तो दूसरे जो सर्विसेस है ऐसे अिजिनिअरिंग टाइन प्लानिंग बर्गर अबके लिये तनखावाह हम कहा से देंगे? जनरल रेवोल्यू से तो यह नहीं मिलेगा। अिसके अलावा सेक्षन भी है। वह म्युनिसीपल कमेटी के अकाउन्टस आइट करता है। प्लानिंग डिपार्टमेंट है, वो हमको मास्टर प्लान बनाकर देता है। अिन सब डिपार्टमेंट्स को तनखावाह देनी है तो कहा से देसकेंगे? म्युनिसीपालिटीजका हाल में समझता हूँ कि अच्छी नहीं है। अनुको आमदानी के जरिये भी बहुत कम है। टैक्सेशन के बारे में भी बहुत कुछ कहा गया कि गवर्नरमेंट ने क्या टक्सेस अहृद किये हैं। यह भी कहा गया थोड़ी और हजार पर भी टैक्स लगाया जाता है। टैक्स का रेट भी ठीक नहीं है। वह फ्लेट रेट (Flat rate) नहीं है अबमें घेडेशन (Gradation) नहीं है, अिस प्रकार की काँी अतगाजात किये गये। लेकिन अिसके बारे में हमने यह सोचा है कि सारे म्युनिसीपल कमेटीज के प्रेसीडेंट्स को अंक जगह बुलाकर अंक फिजीबल सजेशन (Feasible Suggestion) गवर्नरमेंट के सामने रखा जाय। वे सुझा सकते हैं कि स्लल्स में क्या तरभीम करनी चाहिये, टैक्सेशन किस तरह से कम करना है। जो टैक्सेम वसूल किये जाते हैं वे सब म्युनिसीपल कमेटीज को ही दिये जाते हैं। अगर टैक्सेम ही वसूल नहीं करना चाहते तो म्युनिसीपल कमेटीज का फंक्शनिंग (Functioning) ही बंद हो जायगा। अगर अबको रेशनलाजीज (Rationalise) करना चाहते हैं तो गवर्नरमेंट को कोई अतगाज नहीं है। अगर अंक कमेटी टैक्सेशन का अंक रेट आयद करती है और दूसरी कमेटी दूसरा रेट आयद करती है तो अंक दूसरे में काम्पीटीशन होकर मुफ्सल का कुछ भी काम वह नहीं कर सकेगी। रेट्स फ्ल्याट हो या ग्रेडेड (Graded) अनुमें युनिफार्मिटी (Uniformity) होनी चाहिये। अस्मानावाद के मेंबर ने कहा कि प्रोफेशन टैक्स बहुत जियादा लगाया गया है। हो सकता है कि अिहीजीजुअल केसेस (Individual Cases) में कहीं असी हुआ हो लेकिन मैं यह साफ बता देना चाहता हूँ कि सब म्युनिसीपलिटीज से मैंने दरखास्त की थी कि आप अपनी अंक सबकमेटी कायम कर के गवर्नरमेंट के पास सिफारिश भेजें ताकी टैक्सेस के रिविजन (Revision) में हमें मदद मिल सके बुझ सूरत में हमको कोती तेतराज नहीं है और हम लोगों का आडे आने का भी कोई सबाल बाकी नहीं रहेगा। मैं यह भी बताना चाहता हूँ कि गवर्नरमेंट जो कुछ अंक्षण लेती है वह म्युनिसीपल कमेटीज के अिलेस्ट में ही लेती है। कहीं पर अिहीजीजुअल केसेस में नायिक्साधी हुजी हो और अगर म्युनिसीपलिटी बूढ़े रेक्टीफार्मी (Rectify) नहीं कर सकती तो वह वुसे गवर्नरमेंट के पास पेश किया जासकता है। वैसी कमी केसेस हुपारे सामने आये तो उक्की सब-कमेटी कायम कर के हम असका प्रेरणा कर दें। कड़ापल्ली के ऑनरेक्ट मेंबर ने जिसके बारे में रिपोर्टेशन किया था कि हुमसत कह जि अनहेप्पल (Unhelpful) है। हाथारी बेटीट्यूद बच्ची होने पर भी असकी अपर तनको का जारी हो तो असके लिये हम सजूद हैं। लेकिन हम तो हर अंक ऑनरेक्ट मेंबर का जिसकी कोआपरेशन लेना चाहते हैं। कोई भीष बीट भाक वे (out of way) जाकर या म्युनिसीपलिटी के विटरेस्ट के विलास करने में हामङ्क है और सब मेंबरों को ताम्रक गहो चाहिये।

यहां पर अेक आंनरेवल मेंबर कार जवरगी ने यह अंतराज किया कि शोणापूर मे पानी की बहुत खिल्लत है। अन्होने यह भी कहा कि यहां पर सांग और थेड अेक ही बाबली पर पानी भरते हैं। अिसके लिये अेक ही बाबली रहती है। यह अेक ही जगह तो नहीं रहते हैं फिर भी अेक ही बाबली रहती है। अिसके बास्ते अनुको काफी दिक्कत होती है। अिस लिये सरकार ने वे लोग जहा रहते हैं वही पर बाबलियों का अितजाम करना चाहिये। अनुके लिये दो तीन बाबलिया खोदी जानी चाहिये और असी तरह शोणापूर मे बाटर सप्लाई (Water Supply) का अच्छा अितजाम होना चाहिये। जब मैं दौरे पर गया तब यह कहा गया था कि बाटर बर्क्स की स्कीम पर वहा अमल नहीं हो रहा है। अभी अिस बाटर बर्क्स के बारे में कोओ डिफिनेट (Definite) जवाब नहीं दे सकता। टाबून प्लॉनिंग कमेटी (Town Planning Committee) अिसके बारे में सोच रही है। अेक्सिसक्युटिव्ह अिजिनियर अिसका प्लॉन (Plan) बर्कआउट (Workout) कर रहे हैं कि अिसकेलिये कितना खर्च आयेगा। अिसके बारे में अभी से डेफीनेटली कुछ नहीं कहा जा सकता बाबलियों के न होने के बारे में भी अंतराज है। मैं कह सकता हूँ की बाबलियों मे अिजाफा करने की हम कोशिस करेंगे।

अब मैं समझता हूँ कि मैंने बहुत से पॉइंट्स (Points) अपने जवानी तकरीर में कवहर कर लिये हैं। अलवता अेक जो अंतराज कियां गया है वह अेक्सिसक्युटिव्ह आफिसर के मुताल्लुक है कि यह अेक्सिसक्युटिव्ह आफिसर म्युनिसीपालिटी का कहना नहीं मानते। यह अंतराज ठीक नटी है बात यह है कि अेक्सिसक्युटिव्ह आफिसर म्युनिसीपालिटीज के तहन नहीं है। लेकिन म्युनिसीपालिटीज जो काम करती है या जो कोओ चाज करना चाहती है अनुपर अँक्षन लेना और अनुके रेजोल्यूशन्स या इसिशन्स को अिपलिमेंट (Implement) करना यह काम का अेक्सिसक्युटिव्ह आफिसर क होता है। लेकिन म्युनिसीपल मेंबर्स अिन्डिविज्युअल (Individual) तौर पर कुछ करना चाहते हैं या कुछ दृकुन देना चाहते हैं तो अैमा काम अेक्सिसक्युटिव्ह आफिसर नहीं करेगा यह बात तो साफ है। अेक्सिसक्युटिव्ह आफिसर तो गवर्नमेंट के नहत होता है। गवर्नमेंट और म्युनिसीपालिटीज का काम ठीक तरह से चलाने की गरज से अिन आफिसर को रखा जाता है। अिसलिये अेक्सिसक्युटिव्ह आफिसर और म्युनिसीपालिटी का काम अेक दूसरे के कोपरेशन (Co-operative) से चलना चाहिये। अगर म्युनिसीपालिटी के कहने पर भी अेक्सिसक्युटिव्ह आफिसर जानवृत्तकर किसी चीज को अमल मे न का रहा हो और अगर असे केसम मेरे पास भेजी जायें तो यकीनन् असी गलतियों को मे रेटिफाय (Rectify) करने के लिये तैयार हूँ।

अिसके बाद अब मैं हाबूसिंग (Housing) के बारे में कुछ अर्ज कर देना चाहता हूँ। सिटी बिप्रूच्यूमेंट बोर्ड ने मूजशता साल का क्या किया है मैं असी अब डिटेल (Detail) मे तो नहीं बता सकता क्योंकि अिन कामों के बारे में कोओ पॉल्लेट तो नहीं निकाला गया है। लेकिन मैं सरसरी तौर पर यह कहना चाहता हूँ कि सिटी बिप्रूच्यूमेंट बोर्ड की जानिब से अिस वर्ज जो काम हुवे हैं वे मुक्तालिफ किसम के हैं। बाज जगहों पर सड़के अेक्सटेंड (Extend) भी की गयी हैं। हुवे हैं वे मुक्तालिफ किसम के हैं। बाज जगहों पर सड़के अेक्सटेंड (Extend) की गयी हैं। रोड्स बनाये गये हैं। चंच जगे चर बनाने के लिये लॉन्च अक्षियोशन (Land acquisition) हुवा है। और पुराने घरों का डेवलपमेंट (Development) किया गया है। कहीं कहीं अिलेक्ट्रिफिकेशन (Electrification) और बाटर सप्लाय (Water Supply) का अितजाम भी किया

गया है। अिससे ऑनरेबल मैंबर्स को रक आविडीया (Rough Idea) आजायेगा कि सिटी अप्रूब्लमेंट बोर्ड ने क्या क्या काम किया है। बहरहाल जिस बवत पुण रिव्यू (Review) तो नहीं किया जा सकता अगर फारीनान्स परमिट (Permit) करता जिस वर्ष सिटी अप्रूब्लमेंट बोर्ड ५०० मकान बनाने के अिरादे में यशस्वी हो नकेगा।

अब अिडिस्ट्रियल फायनान्स (Industrial Finance) के तहत जो अिडिस्ट्रियल लेवर हार्ड्सिंग स्कीम (Industrial Labour Housing Scheme) बनाई गयी है अम्मके बारे में कुछ अर्ज करना चाहता हूँ। अिडिस्ट्रियल लेवर हार्ड्सिंग स्कीम के तहत वांचा होनेवाला है अुसके दो तिहाई हिस्सा सेन्ट्रल गवर्नर्मेंट बर्दाशत करनेवाली है और अंक निहाई दिस्मा स्टेट गवर्नर्मेंट को बर्दाशत करना पड़ेगा। अंसा रेशो (Ratio) नय हुवा है। १५५-५२ में सेन्ट्रल गवर्नर्मेंट के २० लाख रुपये और हैदराबाद स्टेट गवर्नर्मेंट के १० लाख रुपये अमे कुल ३० लाख रुपये मिले हैं। अुसमे से १२ लाख हपये खर्च करके ३०० मकानात जो बनाये गये हैं, १५५२ परवरी के प्रोग्राम के तहत अिन घरों को अिलकिटिकेशन ड्रेनेज (Drainage) स्ट्रोट लाओट आर्ड का काम किया गया। खो घर बने हैं अुनको ड्रेनेज का काम अभी तक पूरा नहीं हुवा है। ये ३०० मकानात बनाये गये हैं। अिसमे सिंगल टेननटस और डबल टेननटस अमे दो किमम के हा अुजेम है। गवर्नर्मेंट औफ अिडियाने हाल ही में अंक पॉलिसी अखलयार की है कि मिगाल टेननेट हाअुजेम ही जियादा बनाये जायें। और जो लो-पेड फॉर्टरी वर्कर्स (Low-paid Factory workers) है अुन्ही को ये हाअुसेस दिये जायें। सेन्ट्रल गवर्नर्मेंट अिसके लिये दो निहाई नामक देना है। चुनावें यह अंक प्रकार की सबसिडी ही है। स्टेट गवर्नर्मेंट को जिसमे जियादा खर्च नहीं करना पड़ता है। अनर्येंड बॉलनसेस (unused balances) और कॉरिड ओहर अमौट्स (Carried over amounts) जो जुमला ४३ लाख रुपये के लारीब हैं अुनको खर्च करने के लिये गवर्नर्मेंट ने अंक स्कीम बनाई है। यह ४३ लाख रुपये खर्च करके जिस साल करंट अियम (Current year) में १७२० सिंगल टेनमेंट्स रूपस लेवरर्स के लिये बनाये जायेंगे। बाज मकानान की तामीर आरंभ हो चुकी है बाज घरों की दिवारें मूकमिल हो गयी हैं और बाज के रूपम तैयार हो रहे हैं। अिस तरह से यह काम मुक्तलिफ स्टेजेस पर है।

जहां जहां लेवर कोऑपरेटिव्हज (Labour Co-operative) शुरु किये गये हैं अुसके बारे में भी मैं कुछ कहना चाहता हूँ। यह काम तो बहुत ही अच्छी तरह चल रहा है। और सिटी अप्रूब्लमेंट बोर्ड का अमला अिसमे काम कर रहा है। लेवर डिवार्टमेंट का जाबिट सेक्टरी भी अिसमे है। अिजिनिमर्स, स्पेशलिस्ट्स अंसे सब तरह के लोग अिसमे हैं। अिन लोगों ने अपना अंक फॉइरेशन बनाया है और फॉइरेशन के पूरे लोग अिसमे काम करते हैं। और हपतेबारी पेमेंट्स (Payments) हो रहे हैं। मेडिकल हेल्प (Medical help) भी वर्कर्स को दी जाती है।

जिस किलम के लेवर कोऑपरेटिव्हज अिदिया के दूसरे किसी हिस्से में है या नहीं मुझको मालूम नहीं है। मैंना जियाल है कि यहां यह एका लोकपरियमेंट है। यह कामोंपर्स-ज बहुत पाप्युलर (Popular) बनता रहा रहे हैं। ये ३०० लोगों का अंक मुचिद रहता है। अप्स मन्दिरालियस, मेसोन (Masons) कारपेटर्स लेवर का अंक मुचिद होती है। जाती है। अप्स मन्दिरालियस से योग्य से योग्य समिक्षियंट (Self-sufficient) होती है। जिसमें अंक सम्पूर्ण अप्स मन्दिरालियस बनाये हैं। अप्स लोगों को अप्स लापत्र रुपत्राधी देखते लिये जाते हैं।

गवर्नमेंट ८३ लाख रुपये अिस तरह खर्च करके १३२० मकानात बनाने का अिग्रादा रखती है। आंदिशा बजेट मे जो रक्कम अिसके लिये मिलेगी वह हाअुसिंग स्कीम पर ही खर्च की जायेगी।

आंनरेवल लिडर आंक ओपोजिशन ने लेबर हाअुसिंग कोर्पोरेशन के बारे मे पूछा है। मू अिसके जवाब मे यह कहना चाहना है कि यह बोल्ड स्कीम (Old Scheme) है वह आबुट ऑफ डेट (Out-of-date) है। अिसी को जगह पर लेबर को ऑपोरेटिव्हज की स्कीम आओ है। युनिसियालाटी यह स्टेटप्रटरी वांडीज है और कोपोरेटिव्हज अनुकी अेजन्सीज है। अिडस्ट्रियल हाअुसिंग कोर्पोरेशन यह भी अेक गवर्नमेंट की अेजन्सी है। जैसे गवर्नमेंट की दूसरी मुक्तलिफ अेजन्सीज हुवा करती है हमने भी स्टेट मे अिस तरह की अेक अेजन्सी कायम की है।

आज स्टेट गवर्नमेंट लेबर हाअुसिंग के लिये मेन्ट्रल गवर्नमेंट से जो लोन ले रही है अुसके रि पेमेंट (Repayment) के लिये २५ माल को मूदत रखी गयी है। अिस हाअुसिंग स्कीम के लिये ८३ लाख रुपये रखने गये हैं। अिसमे मजदूरों का बहुत सा फायदा होगा। मैं समझता हूँ कि अिसी विजाहन के बाद आंनरेवल में वर्ष जिन्होंने कट मोशनस पेश किये हैं अनुको वापस लेंगे और मेरे डिमांड्स पास करेंगे।

**شہری عبدالرحمن** - ایوان کے معلومات کی غرض سے یہ باتا جائے نومنا۔ کہ  
کرايدے کے اضافہ کا جوبل ہے وہ ایوان میں لا پا جائیں گے۔

**شہری عبدالرحمن** - ایوان کے معلومات کی غرض سے یہ باتا جائے نومنا۔ کہ  
کرايدے کے اضافہ کا جوبل ہے وہ ایوان میں لا پا جائیں گے۔

श्री. अण्णाराव गणमुखी :—किनाये मे जो अिक्राफा हुवा है वह मे समझता हूँ कि जियादा से जियादा इबल हुवा है। मूर्झिकन है कुछ मकानात मे अिससे जियादा हुवा हो और किसी मे कम लेकिन आंन दा होल (On the whole) वह इबल से जियादा नहीं है। अिससे गवर्नमेंट को जो नेट प्रॉफिट (Net Profit) होगा वह चार परसेंट से जियादा नहीं है।

**Mr. Speaker :** Now I shall put the motions for reductions of grants to vote.

#### INADEQUACY OF WELLS IN WARANGL DISTRICT

**Shri K. Venkaiah :** Sir, I would like my cut motion to be put to vote.

**Mr. Speaker :** The question is :

“ That the grant under Demand No. 25 be reduced by Rs. 100.”

The Motion was negatived.

#### POLICY AND ADMINISTRATION OF WELL-SINKING DEPARTMENT.

**Shri Sharanguoda Inamdar:** Sir, I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

1086 19th March, 1953. General Budget—Demands for Grants

UNSATISFACTORY WORKING OF CITY IMPROVEMENT

*Shri Gopidi Ganga Reddy* : Sir, I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

ECONOMY IN CITY IMPROVEMENT BOARD

*Shri V. D. Deshpande* : Sir, I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

EXISTING RENT ON C.I.B. QUARTERS.

*Shri Abdul Rahman* : Sir, I want my cut motion to be put to vote.

*Mr. Speaker* : The question is :

“ That the grant under Demand No. 46 be reduced by Rs. 100.”

The Motion was negatived.

MAINTENANCE OF GARDENS (CITY).

*Shri Gopidi Ganga Reddy* : Sir, I want my cut motion to be put to vote.

*Mr. Speaker* : The question is :

“ That the grant under Demand No. 47 be reduced by Rs. 50.”

The Motion was negatived.

CONTRIBUTION TO HYDERABAD MUNICIPAL CORPORATION

*Shri Udhava Rao Patil* : Sir, I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

CONTRIBUTION TO DISTRICT MUNICIPALITIES

*Shri Daji Shanker Rao* : Sir, I want my cut motion to be put to vote.

*Mr. Speaker* : The question is :

“ That the grant under Demand No. 56 be reduced by Rs. 100.”

The motion was negatived.

#### WORKING OF VILLAGE PANCHAYATS

*Shri K. Ram Reddy* : Sir, I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

#### INEFFICIENT FUNCTIONING OF PANCHAYATS IN NIRMAL TALUQA.

*Shri Gopidi Ganga Reddy* : Sir, I beg leave of the House of withdraw my cut motion.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

#### INDUSTRIAL HOUSING SCHEME

*Shri V.D. Deshpande* : Sir, I beg leave of he House to withdraw my cut motion.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

*Mr. Speaker* : Now I shall put the Demands to vote. The question is :

“ That a sum not exceeding Rs. 1,20,53,954 be granted to the Rajpramukh to complete the sums necessary to defray the several charges which will come in course of payment during the year ending the 31st day of March, 1954 in respect of Demands Nos. 24, 44, 46, 47, 56, 59, 71, 74, 77 and 25.”

The Motion was adopted.

[As directed by Mr. Speaker, the motions for demands for grants which were adopted by the House are reproduced below—E.D.]

#### DEMAND No. 24—HYDERABAD DRAINAGE AND WATER WORKS DEPARTMENT

“ That a sum not exceeding Rs. 15,85,210 be granted to the Rajpramukh to complete the sum necessary to defray

1088 19th March, 1953. General Budget - Demands for Grants

the charges which will come in course of payment during the year ending the 31st day of March, 1954 in respect of 'Hyderabad Drainage and Water Works Department'."

#### DEMAND No. 44— FIRE SERVICES

" That a sum not exceeding Rs. 3,92,6000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment during the year ending the 31st day of March, 1954 in respect of 'FIRE SERVICES'."

#### DEMAND No. 46—CITY IMPROVEMENT BOARD

" That a sum not exceeding Rs. 5,33,440 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment during the year ending the 31st day of March 1954 in respect of 'City Improvement Board'."

#### DEMAND No. 47—GARDENS (CITY)

" That a sum not exceeding Rs. 3,99,390 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment during the year ending the 31st day of March, 1954 in respect of 'Gardens City'."

#### DEMAND No. 56—CONTRIBUTIONS

" That a sum not exceeding Rs. 12,69,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment during the year ending the 31st day of March, 1954 in respect of 'Contributions'."

#### DEMAND No. 59—VILLAGE PANCHAYATS

" That a sum not exceeding Rs. 5,74,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment during the year ending the 31st day of March, 1954 in respect of 'Village Panchayats'."

#### DEMAND No. 71—CAPITAL OUTLAY ON IMPROVEMENT OF PUBLIC HEALTH.

" That a sum not exceeding Rs. 12,86,000 be granted to the Rajpramukh to complete the sum necessary to defray the charges which will come in course of payment during the year ending the 31st day of March 1954 in respect of 'Capital outlay on Improvement of Public Health'."

DEMAND No. 74—CITY IMPROVEMENT BOARD.

“ That a sum not exceeding Rs. 4,28,600 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment during the year ending the 31st day of March 1954 in respect of ‘City Improvement Board’.”

DEMAND No. 77—CAPITAL ACCOUNT OF OTHER STATE WORKS

“ That a sum not exceeding Rs. 43,00,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment during the year ending the 31st day of March 1954 in respect of ‘Capital Account of other State Works’.”

DEMAND No. 25—WELL-SINKING DEPARTMENT.

“ That a sum not exceeding Rs. 12,85,714 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment during the year ending the 31st day of March, 1954, in ‘respect of Well-Sinking Department’.”

*Mr. Speaker :* Now we adjourn till 3 p.m. tomorrow.

The House then adjourned till Three of the Clock on Friday, the 20th March, 1953.

